

کتاب طب لاجوائے ناب تہاتِ صحت و اعلیت نشان قدم مبارک

پالائستفعلع والتوسل

بِسْمِ الرَّسَّالِ مُحَمَّدٍ

و لفظ  
باسناد تبرکات

من لدن حضرت قذوة العرفان مولانا حافظ شاه صاحب العریضہ حضرت  
فتاویٰ قدس دہلوی قدس اللہ سرہ العریضہ حضرت مولانا حافظ شاه محمد علی صاحب  
فتاویٰ قدس دہلوی قدس اللہ تعالیٰ علی رؤس الطالین و المستوفین

14 19

خاتم النبوة صلى الله عليه وسلم



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً والدين هدىً  
والعلماء أئمةً للدين والدنيا

بمعاون الله العزيز

كتاب طباطب الآداب والاشباح تحت مہیشا قلم مبارک

مستفی

# بالاستشفاع والتوسل بأثار الصالحين وسيد المرسلين

من مملکت

## باسناد تبرکات

من تصنیف مہر وسادہ تین حضرت قدوة العرفاء مولانا فاضل شاہ عبدالغفر صاحب  
الملقب بآقا محمول احمد قادری بلوی تدریس مدرسہ الغفریہ اسی حضرت مولانا فاضل شاہ محمد عمر  
صاحب الملقب بآقا سراج الحق قادری بلوی سلمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مؤلفین

۱۹ سالہ ہجری  
مکتبہ خاتمہ اسلام دہلی

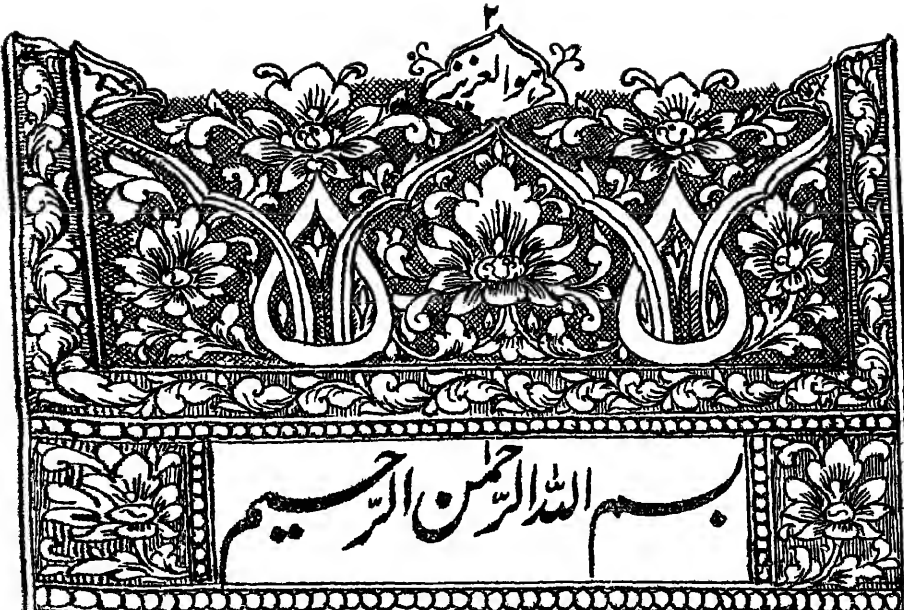
## تفسیر احسن القصص

۷۰۰

ناظرین باتمکین کو بعد سرست اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم نے نہایت سنجیدہ اور کمال روحانیت سے  
 کیا تفسیر صرف اہل اسلام کے فائدہ کی غرض سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اہل حق و اہل  
 کتاب ہم ربانی عالم صدیق ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ جو حقیقت  
 عربی زبان میں ایک مثل تفسیر ہے۔ اگر غور سے دیکھئے تو شریعت، فرائض، عبادت، حلال و حرام، حقیقت  
 کا کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے جو امام ممدوح نے اس تفسیر میں نہ ذکر کیا ہو۔ اس کے علاوہ حضرت  
 یوسف صدیق علیہ السلام کا پورا قصہ جو نہایت تحقیق و تدقیق اور عارفانہ طریق سے لکھا گیا ہے  
 وہ منظر افادہ مضامین تائید نہایت ضروری اور دلچسپ ہے اور جو جنس کہ بہت کم راز بہت  
 کیونکہ اس قصہ میں انفرادیات و حالات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک جماعت  
 شعرا اور بڑے بڑے صحابہ عالیہ مقدار اور تابعین ثلثہ القول کی منقولہ احادیث اور روایات سے  
 نقل کئے گئے ہیں جنکی صحت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ تفسیر مذکور میں اکثر حکایات و واقعات  
 نصیحت و عبرت انگیز اسے پرتاثر شامل کئے ہیں جنکے دیکھنے اور پڑھنے سے اس دنیا کی بے  
 حقیقی اور خدا کے کارساز کی بندہ تواری پیش نظر جاتی ہے اور ایمان و اسما ہمازہ۔ انانہ  
 بالخصوص بعض انبیاء کرام و اولیاء عالی مقام کے حالات اور اخلاص خاص آئینہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
 وسلم کی احادیث اور ارشادات اور بعض نہایت اہم حالات زندگی کے بیان سے یہ موقع یہ اس لیے بہر  
 اثر ہوئے ہیں جنکے دیکھنے اور پڑھنے سے یہ ناممکن ہے کہ انسان گاہ دل کو نور مرست نہ  
 حاصل ہو جائے اور بیاض آئینوں کے انوار جاری ہو جائیں اور کیوں نہ وادل نوبہ قصہ ہی ایسا جو  
 نہایت موثر ہے جبکہ خالق الکلام لفظ احسن القصص سے یاد فرما رہا ہے اور بہر حضرت رحیم اللہ  
 اسکے میں اور انکے اجل صابہ اور ارشاد تابعین اسکے کہ انتہا اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت  
 مفسر اور مدون ہیں اور اس کے ساتھ ہی جلیل القدر اہل راز کی دیکھی کی عرض ہے۔ اس سیرجی میں لکھی  
 ہوتی ہے۔ **المستتر**۔ خادم الطیبا حافظ خواجہ سرفراز الرحمن خان دہلی فرشتخانہ چچ



بقیۃ السلف تجتہ الخلف حامی دین متین حضرت سید المرسلین فخر الامجاد والاقران سلطان الاولین  
 شہید فی سبیل اللہ مولانا حافظ محمد فرید الدین اسکندریؒ نے اعلیٰ علیین ونبیرہ وخدام سجادہ  
 حضرت سلطان الاولیا ویران الاصفیاء مقبول کو نین محبوب خافقین مقرب بارگاہ حضرت احمد  
 جدی ومرتدی حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد العزیز الملقب بہ شاہ مقبول احمد  
 قادری دہلوی اندال اللہ میرٹھ وداست برکاتہ حرمت میں ارباب دانش وبنیش کے ملتسج سے کہ فریولا  
 بعد بالمیت رسالہ حسن البضاعتہ فی ابیات النوال بالجماۃ کے بعض مخلصین حاندان وارانہ ملان  
 اہل صدق وایقان علی الخصوص حضرت خدام بارگاہ عرش اشتباہ قدم مبارک حضرت راسخہ  
 واقع کوٹلہ وورثہ بیرون شہر دہلی نے بیان کیا کہ زمانہ سابق میں بزرگان دین متین وارباب  
 ارادت وعتیقین بحسن اعتقاد وخلوص نیت دوازدہ ماہی حاضری اس دربار شریف کو پایہ شرف و  
 مایہ افتخار جانتے تھے۔ وہ مخلصین متغذین بقضای الہی عالم لغت کو تشریف لیگئے۔ اور جن لوگوں  
 کے پاس اسناد قدم مبارک کی موجود تھیں وہ اسناد بوجہ مرد زمانہ موفور والعلاب عظیم بلوہ غدر  
 کے گم ہو گئیں اور وہ لوگ بھی دجل بہشت ہوئے۔ اب منکرین واہل ہوا کو موقع ملا ہے کہ اعتقاد  
 خود پیش ناواقفین اس قدم فیض شیم کو مافا اللہ بے اہل وخواجہ کہتے ہیں اور بحال وعطو  
 نصایح میں علی رؤس الاشہاد لبثہ ودراس کی اصلیت کا انکار کرتے ہیں حتیٰ کہ مقام صنوف  
 کو بر لفظ پتھر لکھ اور جاضین باعقیدت کو سنگ پرست کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اہل حق  
 وبراہان دینی اس تقریر بیابانہ و جسارت ہر جسارت کو محرف ازراہ ستقیم ہو کر صدق مجرہ سے  
 بالکل منکر ہو گئے۔ ایسے وقت مصعب و زمانہ پیر آشوب میں رسالہ خاص وچرب سیم تبرکات تسلیم  
 علمت آثار مبارک اسناد و محت قدم فیض شیم میں تجہ کو لکھنا و شایع کرنا ضرور ہے۔ راقم آتم نے  
 سنکر کہا کہ احقر کے والد بزرگوار صاحب مولانا محمد فرید الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ



حمید اوس مالک دو جہان خلاق زمین و زمان کو سزاوار ہے کہ جسے بمقتضائے حکمت  
 کاملہ ذوات تقدس سمات انبیاء و رسل کو اعلم بہم السلام کو بادشاہ عباد و مبعوث فرما کر خلعت نبوت  
 و رسالت سے سرفراز کیا اور ثنائی بے انتہا اوس خالق الالہ و الحان کو لائق ہے کہ جسے عنایات  
 خاصہ و تواضع نامے مخصوصہ سے نفوس قدسیہ انہیں حضرات یار کائنات علیہم الصلوٰۃ کو بیات و رات  
 و حجرات باہرہاں چراغ راہ صدق و الیقان کا فرمایا۔ تعالیٰ شانہ و عظم سلطانہ۔ اور درود نامحدود  
 و تحیات غیر محدود اوس سرور انبیاء ہر پہر رسالت بدرہما نبوت صدر نشین ایوان کائنات  
 مشکلی و سادۃ قاب فوسین اداواریکہ آسمانی مع اللہ مبشر مبشر لے لغفر لک اللہ کی تقدیر  
 مئی بہتدی احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ پر کہ جنکو اللہ سبحانہ نے اپنا حبیب خاص و محبوب بااختصاص  
 بنا کر مشرق و بحال پاک لولاک لما خلقت الافلاک و کمربا کریمہ و ما ارسلناک فرمایا صلی اللہ  
 علیہ و آلہ الطاہرین و اصحابہ الطاہرین الی یوم الدین۔ آمال بعد زندہ پیچیدہ زندان کام سچیدان نگ  
 اہم اشرف الطاہرین حافظ محمد عمر الملقب بہ شاہ سراج الحق عفا اللہ عن جرائمہ بن حضرت

فہم سترہ اس مقام فیض التمام میں حاضر ہو کر وعظ و نصائح سے حاضرین کو مستفیض فرما رہے  
 تھے چہاں احترام الانام بھی بابتیاع اقدام حضرات مہوفین آج نیک نھین معمولات پر کار بند ہے چونکہ  
 بہ خدمت صوری آستانہ شریف کی راقم آٹم کے خاندان میں زمانہ دراز سے چلی آتی ہے بناؤ علیہ  
 تحقیق مصون ماہوا المذکور کو خدمت معنوی و سعادت اُخروی سمجھ کر اظہاراً للحن اس کی تحریر کا  
 ارادہ کیا اور زیادہ تر خیال پر ایمون حال دس روز سے ہوا کہ جب سے خاکسار کو خواب میں اشارہ  
 فیض اشارت خاتم الخائین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سترہ کی جانب سے ہوئی۔ وہ خواب  
 یہ ہے کفی باللہ شہیدا۔ اذیل ماہ سوال ۱۵ سالہ ہزار و صید و بانزدہ سحری کو دیکھا کہ میں مسجد  
 فتحپوری میں ہوں اور جانب راست مسجد کے جو حجرہ و نشیگاہ بنی ہوئی ہے ایک بزرگ لباس  
 سفید پہنے ہوئے شریف درماہین۔ خاکسار نے خدمت میں حاضر ہو کر بسلام دنیا عرض کی متجاہد  
 یہ اٹھا ہوا کہ سپہ بزرگ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز حسب ہین۔ ان ہر قدم مبارک کی صحت کا حال  
 دریافت کر۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور اس قدم مبارک کی نسبت آب کبارتاد فرما رہے ہیں؟ حضرت  
 نے فرمایا کہ تو ایک سوال لکھ کر مجھ کو دے میں بہت تحقیق سے اس کی صحت کا حال لکھوں گا۔ خواب سے  
 بیدار ہوا اور اس کی بعض اساتذہ کرام و سر دل میں یہی بیدار ہوئی کہ ارباب عفیدت کا تجربہ کر  
 اصرار ہو رہا ہے اور حضرت مولانا صاحب دس سترہ کا اشارہ بھی اسی جانب ہے۔ بہنہ یہی ہے  
 کہ ایک رسالہ اردو عام فہم مبارک کی اسناد و صحت میں لکھا حواسے تاکہ فائدہ اس کا عام ہو بہا آں  
 بہر جب اوراق اظہاراً للحن لکھ کر نام اس رسالہ کا الاستشفاع والتوسل بیکار الصابر  
 وسید الرسل اور لقب استاد تبرکات رکھا۔ اشارہ تجرین حضرت مولانا قدس سترہ کی  
 وجہ پر فوج سے اسی امداد ہوئی کہ جس کتب و روایات کا راقم کو علم بھی بہتادہ ما فضالہ لہائے  
 ملا تردد و کد و کاوش ہم یہ نہیں۔ چنانچہ وہ عبارات بموقع خود جبر عزیرین آئین گی اور اگر خلیفہ

سیف السلول علی من انکرا اثر قدم الرسول و حضرت ملا دی اوستادی جناب مولانا محمد کریم لہنہ  
 صاحب علیہ الرحمۃ نے رسالہ برہان محکم علی حد لائن من لہنی اثر الہدم بتزیدہ بیہوات مسکرن فیل ایام  
 عدد تصنیف فرما کر شایع کر دیا تھا۔ وہ دونوں رسالے اگرچہ کیا بپ بن مگر تجسس و تلاش و تنبیہ  
 ہو سکتے ہیں۔ اور خاکسار حق نے بھی ۳۰۰۰ بکھرا دے اور صدر ہجری میں حضرت جدی و مرشدی  
 امام اللہ پڑھانے کے ملفوظ و سوانح عمری کتاب ریاض الالوار میں چند اوراق یا سناد قدم مبارک  
 و مضمون ماہو الرسول درج کر کے شایع کر دیا ہے بہر شواہد ثلثہ اہل صدق و ایقان کے لئے  
 رد ابطال لرباب انکار پر محنت تو تیرہاں ساطع کافی ہو سکتے ہیں۔ حضرات موصوفیں نے کہا  
 کہ فی الواقع پہلے صحیح ہے مگر عام ناواقفین و ما استنایان علم کو ان رسائل ثلاثہ سے منزل  
 مقصود پر پہنچنا بھر مال و ور ہے اور ہر شخص اغلاق عسارت و مطالب علیتہ کی وجہ سے اوسکے  
 اور ایک نواہد سے محروم و محذور ہے۔ بناءً علی ایک رسالہ خدا گانہ بعبارت سلیس خاطر نہیں  
 اُردو عام فہم اسی کے بیان میں لکھا جاوے تاکہ عموماً ناظرین اسکے ملاحظہ سے فائدہ مند ہوں  
 جبکہ امر مصرین کا اس غایت کو پہنچا۔ خاکسار نے بمقتضائے آزدین دل دوستان جہل است  
 باوصف عدم فرصت اشتغال اوقات کے اس محنت شائق کو باین وجہ و جہہ تسلیم کر کے مستغفر  
 اس کی تحریر کا ہوا۔ اول یہ کہ خاکسار کے جد امجد و مرشد بار شد حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد العزیز  
 السلف شاہ مغول احمد قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عرصہ ہزار سے آستانہ قدم مبارک کی حضری  
 و ختم فاتحہ کو اپنا شرف و امتیاز جہک نام بعد نماز مغرب تشریف فرما ہو کر مراقبہ کرتے تھے چنانچہ  
 زمانہ غارتک ہر روز و بعد غار کے ہر شب شبہ و یازدہم و دوازدہم کو یہی معمول رہا۔ دوم حصر کے  
 استناد عالی شرا و حضرت آخوند برہان صاحب علیہ الرحمۃ کا دوازدہم ہر ماہ کو یہی معمول تھا۔ سوم  
 خاکسار کے والد ماجد جناب مولانا محمد فرید الدین صاحب مغفور رجعت و غیر رجعت حضرت جدی و مرشدی

خاص نبی شیء من المعجزات والكرامات الاولیٰ كذا انما انصواعه - اور فانی عیاض رحمۃ اللہ علیہ  
 شفاء امین فرماؤ ہر نبی معجزہ الاولیٰ وعدہ سینا مثلہا اور ماہی بلع منہا و قس امین  
 علی ذلک - خلاصہ ترجمہ - یعنی کہا صاحب مواہب و شفاء جس سب کرامات اور معجزات کیساتھ  
 اور انبا علیہم السلام مخصوص تھے ان سب کے مجموعہ بلکہ زاید و فائق تر ان سب معجزات و کرامات  
 سے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اختصا و امتیاز رکھتے تھے - جیسا کہ تنبیہ فرمائی ہے  
 بات پر اکابر دین نے - اور بھی مواہب اللدنیہ مطبوعہ مطبع مصطفیٰ آفندی شاپین جو اس سال  
 مسطیع ہوئی تھی اس کی جلد اول صفحہ چار سو پچانوے <sup>۹۵</sup> میں لکھا ہے - الفصل الثانی فما حصہ اللہ

تعالیٰ من المعجزات اعلم انما لعلہ قلبی و ذلک و قدس ہنری و ترک ان اللہ تعالیٰ قد حصہ نبیاً صلی  
 اللہ علیہ وسلم ما یشاء لم یعطہا لنبی قبلہ من ما حصہ نبی شیء الاولیٰ کان لنبی ما یشاء علی اللہ علیہ وسلم  
 اور شرح مواہب اللدنیہ مطبوعہ مطبع مرہ جو سنہ ایک ہزار دو سو اٹھتر میں مسطیع ہوئی تھی جلد  
 پنجم ص ۲۲۶ دو جہتیں میں تحت قول صاحب مواہب لہ یعطہا لنبی قبلہ کے لکھا ہے اولیٰ رسول

و لا ملک اور لفظ منہ کے بعد لکھا ہے مجمع ما و تنہ الانبیاء من معجزات و فضائل و لم یحج  
 ذلک لیرسل احصی کل شیء - خلاصہ ترجمہ - و شرح کا یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے خاص کیا  
 ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ان معجزات کے جو نہیں دیا گیا کوئی نبی اور نہ رسول اور  
 نہ فرشتے علیہم السلام - اور جو معجزات کہ کسی نبی کو ملے تھے مثل انہیں معجزات کے ہمارے حضور  
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک  
 میں سب معجزات و فضائل جمع کئے گئے ہیں اور انبیائین متفرق تھے - یہ فضیلت ہمارے پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی اور کسی میں نہیں تھی - علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ میں لکھا ہے

و قد کاتب اللہ مایا ای الرسل معجزات محمداً ای وہو صلی اللہ علیہ وسلم اکثر الرسل معجزات و اعظم

عمار عربی کا ترجمہ بھی بطور خلاصہ مضمون کے لکھ دیا ہے تاکہ شخص کو نفع ہو۔ اللہ تمہارا دوست  
 و احل سعی مشکلہ و دسی مغفولہ و احلہا وسیلۃ لمعرفی و سبیل النجاة فی بحر منہ حدیثک رسولک  
 سیدنا محمد بن المصطفیٰ و آلہ المحمندی و اصحابہ الرضی اللہ عنہم اجمعین برحمتک یا ارحم  
 الراحمین و احرر دعواتنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ناظرین نصفت آئین کی خدمت میں عرض ہے  
 کہ اس مجال کو بنظر انصاف و دیدہ حق بین ملاحظہ فرما کر اور حوائج کتب کو بطرافت حاصل عبادت  
 مطالعہ فرما کے راقم اتم کو بدعائے خبر باد فرمائیں اور بعد سلی و تشفی تام کے آثار مستندہ و تشرکات  
 مصححہ العلماء کی تعظیم و توقیر کو لازمی جان کر ہر مونی و دنیوی میں استمساک و توسل تبرکات میں  
 طریقت سلف کو مرعی کرہ ہیں۔ و ہا انا اشترع فی المصنوع سو فیق اللہ العزیز الکریم الودود۔ اصحاب  
 صدق و الیقان و ارباب ایمان پر واضح ہو کہ علماء دین حضرت سید المرسلین و فضلاء امت  
 محمدیہ علی صاحبہا الف الصلوٰۃ والسلام کی جامع کیا ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ علی نبیت  
 و علیہم الصلوٰۃ والسلام تک جو انبیاء و مبعوث ہوئے اور متفکر معجزات و کرامات سے موعود  
 و منوت تھے وہ کل معجزات و دیگر معجزات و کرامات مزیدہ کے ہمارے حضور سرور عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو عطا کئے گئے بلکہ حضور ان کل معجزات سابقین سے بطریق قابل و اتم و اکمل ختم  
 و امتیاز رکھتے تھے۔ چنانچہ کتب معتبرہ اس بیان پر مملو و شحون ہیں۔ چنانچہ بعض نقول اس مقام  
 پر مختصر ارب تجربہ ہوتی ہیں۔ کتاب سلسلہ شہادتین میں حضرت مولانا شاہ عبد الغنی قدس سرہ اقا  
 فرماتے ہیں۔ اعلم حکم اللہ تعالیٰ ان الکلمات التي تفرق فی الانبیاء علیہم السلام قد اجمعت فی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم انی ان قال وعد زبدہ کلمات اخر۔ ترجمہ۔ جو کلمات اور خوبیاں  
 مجاہد اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو سب ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ من بالکل یکجا ہو گئیں۔ پس  
 ان سے زیادہ اور بھی کلمات ہمارے حضرت میں تھے۔ اور کہا صاحب مواہب اللدنیہ نے

صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت تادمہ عطا ہوئی اور جن جن معجزات و کرامات کے ساتھ اور ایسا علیہم السلام  
موصوف و معنوت تھے وہ من حیث المجموع بلکہ مع شے زائد و فائق موافق تصریح ائمہ دین و علما  
اعلام آپ کی ذات پاک میں جمع ہیں پس بنائین قاعدہ منصوبی و ضابطہ کلی بلا ربا سبب اسرئال  
ہو گیا کہ جو حجرہ کسی نبی کا انبیاء علیہم السلام سے بلند صحیح ثابت ہوگا اسی حجرہ کے مثل حضور پر  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اقرار اوس حجرہ کا لازم ہوگا۔ منجملہ ان معجزات باہرات کی جو محدثین و  
اہل سیر نے تصریح فرمائی ہے کہ جن کا بیان اس مختصر ترین گنجائش نہیں رکھتا سچہ نقش قدم ہے  
کہ محدثین ماخوذ اکابر اہل سیر کے یوتوفی تام اس کی تصحیح و توضیح کی ہے۔ چند عبارات ان محققین  
کی اس مقام پر نقل کی جاتی ہیں۔ قال صاحب المصابہ القسم الرابع فیما احض علی اللہ علیہ وسلم

من العصائل و مہاترات صلی اللہ علیہ وسلم کما ادا منی علی الصخر عاصف و دماہ فیہ کما

مشہور قدیم و حدیث علی الان لسنۃ و لطقہ الشعاع فی مطوعم و البلقا فی مشورم مع اعتضا کا

یوجود اترقدی الخلیل ابراہیم علیہ السلام فی حجر المقام المسوی فی السری فی قوله وہ آیات تنبأ

مقام ابراہیم و عاقی الخاری من حدیث ابی ہریرۃ عن حجرۃ ما نثر ضرب موتی فی الحجر ستا و سبعا

اذ ضربتہ لما غتسل ادم ما خض من لبنی من المعمرات و الکرامات الہی و لنیا مثله کما نصوا

علیہ مع ما یؤید ذلک وجود اثر حاوی علیہ علی ما نقل فی مسجد بطیبۃ حتی عرف المسجد بہاجبت

نقال لہ مسجد العلقۃ فی ما داک الہ من سرۃ الساری دہا لکوں دیک اوی فی الہیۃ و واضح فی الہیۃ

علی انبیانہ ہذہ الامۃ الہی او فیہا الخلیل فی حجر المقام علی اوجہ علی فیہ اہی ملخصاً خلاصہ

ترجمہ کہہ صاحب ابواب نے اور بعض معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم جب تہریر چلتے تھے تو آب کو دونوں قدم مبارک پیٹھ میں دھس جاتے تھے چنانچہ

یہ امر مشہور ہے اگلے پچھلے علماء کی زبان پر۔ شعر اور ای نظم قان اور صحابہ و انبیاء شریفین اس معجزہ

ایضاً دیکھا گیا کہ اور علی السید محمد ربی و حلمان علیہ الرحمۃ نے سبق نبوی میں لکھا ہے و اما کو ذلک لود

أحد من الذين يبيعون أنفسهم للمعجزات الزاهية وعندئذ تنكس ما عليها أو يبيعونها فيها فقد لصدي العلماء ليبيان ذلك

قال ان الله عليه وسلم اعطى ما اعطيه جميع الانبياء وعلينهم السلام واحصوا ما يتيسر من اعطائها احدية

وَبِحَمْدِ اللَّهِ (الْبُصَيْرِ) حَتَّى دَاخَلَ إِلَى الرِّسْلِ الْكَرَامِ لِيَهْمَا - فَاِذَا الصَّلْبُ مِنْ لُورِيهِمْ - فَاقَامَهُ

شمس فضل هم صواكبها + يظهرن الواجر للناس الظلم - فلم يؤت احد منهم كرامه او وصيلة الا

و ما اعطى صلى الله عليه وسلم منها فخرج فسه ما دون فهم - اسه ملفظاً - علامه جلال الدين السيوطي

رحمۃ اللہ علیہ! یہ رسالہ کے اول میں لکھتے ہیں ما اونی احد من الانساء فصیلة الی وانی

صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً و زادہ لم یؤتیہا غیرہ۔ اور اسی رسالہ کے آخرین کچھ توہین ماواتی نبیؐ

فصيلة الاواولى سينا محمد صلى الله عليه وسلم مثلها او اطهرها وهذه الهالدة تلحق عليها من يطبخ

الإمام الشافعي رضي الله عنه - يجوز له معادو مال ابن عبارات كالجينة مفادو مال عبارات سابقه كما

تھکا یا بن جبٹ خریمہ بہین لکھا گیا۔ اور کیا خوب کہا ہے کسی صاحبِ صدق و یقین نے

هر چه با سباب جمال است در خوبی  
همه بوجه جمال است کما لا یغنی

خوبی و شکیل و شمایل حرکات و سکونت  
آنچه خوبان همه دارند و تو داری تنها

ارباب ایمان و اہل صدق و ایقان پر ظاہر ہو کہ مجسموں پر فست شیخون روایات صحاح الہ اللہ تعالیٰ

فصل محمد اعلی الایبیاء علی اهل السماء وانی فصلت علی الانساک وکسب وان الله بعسی بنیام

الأحلاق ومحاسن الأفعال - یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ

نے فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور آسمان والوں یعنی فرشتوں ہر اورے شہبہ

میں فضیلت دیا گیا ہوں اور انبیاء پر چہرہ چہرہ یوں مین۔ اور بیشک بھی محمد والدی نے ابیہ

علیہم السلام کے اخلاق اور حویلی افعال کے تمام کرنے کے واسطے۔ جبکہ جناب رسول مقبول



و اصطرحت تحت قدم سيار و لانت | فامسكتما الملائكة لما تحركت ولما

نزلت اصدت ترجمہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرم رومی بیت المقدس کی پہر کی طرف لوہ فرما کر  
ترق کی جانب بڑھے تھے کہ حضور کے قدم فیض شیم کی بیعت و برکت ہو وہ پہر نرم ہوا اور کانپنے  
پر نہ تھا اگر فرستوں سے اس کو تھا م لیا۔ واضح ہو کہ یہی روایت حضرت علی بن ابی الدین رحمۃ اللہ علیہ  
نے سر ت جلیبہ کے آخر صلا ال میں نقل کی ہے اور اس سے پہلے اور عبارت باتبات محفہ نقش ندرم حسا  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے مختصر کر کے ہم اس کو یہی نقل کرتے ہیں قال الامام ابو یوسف

عن ابي جعفر في ترجمہ لہذا ما لک صحیح میں الملائک من عجايب الله تعالى فانها صحرة و ساء  
تساعی وسط المسجد اذ قصصه دل القطع من علی حوتہ لا یسکرا الا الذی عسک السمار شیخ

عن الامام الزیاد فی اعلانہا من جہہ لخصوب قدم البی علی اللہ علیہ وسلم حبس رکب الرق و لہ  
لک الحمد لہبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحمتہ الاخری اصابع الملائکۃ الی امسکما لما مال

فی معلف بن السمار الاخری استقی ملخصاً - خلاصہ ترجمہ حضرت امام ابو بکر بن سہلی  
رضی اللہ علیہ نے شیخ سوطا امام مالک رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے کہ سنگ بیت المقدس کو حرقہ اللہ  
نے اس پر لکھا ہے کہ یا نبی محمد بن کو کر و اود ہے وسط سجد قصے میں خلق ہے رکابہا  
و کواوس فلا یسا ابک ملتانہ ہے سہنے آسمان نوز میں پرگرنے سے روک کر کہا و اوس  
پہر کے اوپر کی جانب جنوبی سمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کرستان میں جس وقت  
آپ نے راق سے پہر پر چڑھے کا فصد کیا اسی وقت وہ پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت  
سے جہک گیا تھا اور دوسری جانب کو ملائکہ کے ہاتھ کی انگلیوں کے نشان میں کر جیکے وقت  
ملائکہ نے اس کو تھا م لیا تھا۔ پہر اسی مقام پر علامہ مذکور لکھتے ہیں و عادت صحفہ سبت الملائک  
کھیندہ ابھس و اناس ملتسون ذلک الموضع الی الیوم - استقی ملخصاً - ترجمہ یعنی آنحضرت

کوسیان کیا ہے بنائید و تقویت اس امر کے کہ نشان ہو کر دولون قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پنج پتھر یعنی مقام ابراہیم میں وہ نشان کہ میان فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں کہ فیہ آیات نیات مقام ابراہیم اور تقویت ہے اس معجزہ نقش قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس معجزہ کے کہ واقع ہوا ہے۔ ثبوت اس کا بحاری سرفہر و است ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تاتہر صرب عصا چپہ پایا نشان ہو گئے اور پتھر وہ تھا کہ جو وقت غل کرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آپ کے پڑے لیکر بھاگا تھا۔ اور ولید عبد المعزہ نقش قدم جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب مواہب نے اس طرح بیان کی ادھما می لسی الی آخرہ یعنی اس واسطے کہ نہیں خاص کہ گبا کوئی ہی اس واسطے سے ساتھ کسی معجزہ کے گم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مثل ہی معجزہ کے تھے جبکہ تصریح کہ بات علماء اعلام و محدثین کرام نے و جہذا نائیک کرنا ہے اس معجزہ کی نشان ہونا دولون قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پتھر میں ابک سجد طیبہ کے کہ ایک نام تہر مدہ منورہ کا ہے بہان نک کہ وہ مسجد امام مسجد لعلہ کے مشہور ہے۔ اور نہتا بہ نشان خیر کا مگر اسرار بیوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اکثر گویا تھا اس خیر میں تاکہ یہ نشان خیر دلیل واضح و اتوی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ پر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے معجزہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم حشر کا ہوتا ہوا اور مقام ابراہیم میں خاص حضرت ابراہیم کے پاس رہنے کا نقش تھا۔ فقط دویم فصل ہر حال برکی حمزہ اللہ علیہ وسلم الدر و الجان میں کہتے ہیں لا علی معجزہ الا واریہا۔ خلاصہ ترجمہ نہیں تار کے پتھر یعنی نہیں چلتے پتھر پر مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا نشان کو اس پتھر پر جو جانا تھا۔ سوئم۔ علامہ حافظ شمس الدین دشنی معراج سبعین افادہ فرماتے ہیں

تصعد من جهة الشرق و علاھا

تم توجہ ہو معجزہ بیت المقدس و جاکھا

قدم مبارک کے سچے نرم ہونا چاہئے۔ یثیم۔ ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وكان لا يمسك في الرى : والصخرة عاصمت به قدماك

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے سٹی میں نشان نہ ہوتے اور پتھر میں دو نون قدم آپ کے دھس جاتے تھے۔ یثیم۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ سولہ البسی میں فرماتے ہیں

ومن اياته الساب والمجرات السماوية والفرد كلاله في حيزه وخبره الجوى وسلام

العرالة كان اذا مشى لا يرى ظله ولا يورق الرمل لعله يوان الصخرة في اول امة - یثیم

ترجمہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرات و آیات بیانات میں سے پہرہ شہم کہ

شق ہونا چاند کا۔ کلام کا پہن ہون کا۔ رونا لکڑی کا یعنی شترانہ حناء کا آپ کی نہایت عین

سلام کرنا ہل کا۔ دھوپ میں سب سے پہلے زمین پر اور ریت میں نعلین بشریف کا نشان ہونا

اور برت دم فیض شہم نرم ہونا پتھروں کا۔ یثیم۔ اور مثل اسی روایت کے سیرت حلیمہ جلد ۱۰

میں ہے۔ یثیم۔ انہ اذا مشى في الشمس اوى الفم لا يلد له صلى الله عليه وسلم ظل لانه كان لو كان اذا

وقع شتى من شعرة في الساب لا يورق الا في الصخرة والساب لا يورق على ثباية فضله على

حسده الشرف ولا يمتص نحو العوص والقمل دمه۔ یثیم۔ یثیم۔ یعنی جب آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم دن کو دھوپ میں بارات کو چاندی میں چلتے آپ کے جسم شریف کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا

اور اگر سوے مبارک آگ میں گر جاتا تو جلتا نہ تھا اور اگر آپ کسی تپہ پر چلتے تو قدم مبارک کے دوسرے

نشان ہو جاتے۔ کہی آپ کے لباس پر بھی نہ بیٹتی تھی جسم اطہر کا کوئی کہنا نہ۔ اور ہندی

جانور سل نجیر کھٹل۔ خون آپ کا خون نہ چوسے تھے شہم۔ صاحب فتح السدال فرماتے ہیں

کان اذا مشى على الصخرة عاصمت به قدماك : یعنی جس وقت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پتھر پر چلتے آپ کے دونوں قدم مبارک اس پتھر میں دھس جاتے اور جب ریت

صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے سنگ بیت المقدس مانہ خمیر کے نرم ہو گیا تھا  
آج تک لوگ اسے ترک سمجھ کر مس کرتے ہیں۔ اور بھگوان مہا کو راو ایل جلد اول میں لکھتے ہیں

وذكر بعضهم ان شفا صلى الله عليه وسلم اثره في الحجر الصفا فذكر في محرابه باب المقدس ليلة

الا سباع وال ذلك الا من وجد في اكلان - خلاصہ ترجمہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا  
نشان نہر میں ہونا تھا اور بیت المقدس کے پتھر میں شبہ حراج کا نشان قدم آج تک موجود ہے۔

چہارم - قصیدہ ہمدردی بین علامہ مشرف الدین بومیری رحمہ اللہ علیہ صاحب قصیدہ برودس  
طرح فرماتے ہیں ۵ ان یلتم التراب من قدم + لای حواء من منها الصعواء ترجمہ

یعنی سائبہ حوسنے پتی کے قدم مبارک سے بہرہ ور ہو گیا کہ وہ ہوا جانا ہوا علامہ ابن حجر حوسنے علیہ  
اسی تصریح میں افادہ فرماتے ہیں ذکر الحافظ النیرزی المحلی نے بعد اس القم اما الامتداح حید

لدا ان دعه الصلوة والسلام حال الامتداح بدین معروفہ بالمارق قد ان الله تعالى الخجادة

لحم صلی اللہ علیہ وسلم ولا يعرف لیس الخجاء بالمارق لا غیر ہاں ہذا الملعون أعجب من هذا

كان اذا مشى على الصخرة كانت تحت اقدامه واداس على الرمل لا يورمه حرقا للعاذة الخجاء

انہی - خلاصہ ترجمہ - حافظ تبریزی جناب علیہ الرحمۃ جو شگرد ابن قیم محدث رحمۃ اللہ علیہ کے

ہیں لکھتے ہیں کہ لوہے کا آگ سے نرم ہونا تو مشہور ہے مگر پتھر نہ آگ سے نرم ہوا کہ کسی چیز کی

اللہ سبحانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پتھر کو یہی نرم کر دیا اور عجیب بات یہ ہے

کہ جب آپ پتھر پر چلتے تو آپ کے قدم کے معجزہ سے پتھر نرم ہوتا اور اس پر آپ کے قدم کے نشان

ہو جاتے اور جب ریت پر چلتے تو نشان یہی نہ ہوتا - پنجم - حافظ حسن دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ

حمیس فی احوال النفس نفیس میں لکھتے ہیں کان لا تترقی للرمل لعلہ ویلین الصخرة تحت قدمہ

یعنی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لعلیں شریفین کا ریت میں نشان نہ ہوتا اور پتھر

و تعظمه صفا فی القدس و نقل منه لم یبق اما کی معدّ ده حتی جبل الی السلطان قایتائی اسر ۸۴

لعرس الف دیار و اوصی محله عبد قیو و هو موجود الی الکان و انما صلی اللہ علیہ وسلم اذا سنی

علی الہف احانا لا لکون لقدمہ ۸۵ - خلاصہ ترجمہ - حضرت علامہ شہاب خاکی رحمۃ اللہ علیہ

شرح سفاسن لکھے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیرون پر ملتے تو بعض اوقات اس کے

نشان قدم سفید پیرون میں ہوتا کرے اور اس وقت تک وہ نشان باقی نہیں ہوتا

اور لوگ اس کو تترک جاں کر زمارت کرتے ہیں اور تعظیم سہلانے ہیں - سلطان قانبا لی نو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے سال دم کو میل ہر دیار کو خرید کر وصیت کی کہ میری قبر اس قدم

مبارک کو رکھنا - جب وصیت وہ نشان قدم آسکے اس کی قرر موجود ہے - ۸۶ دوازدہم جسٹ

سخ محدث دہلوی مولانا شاہ عبد الحق قدس سرہ مایح النبوة میں فرماتے ہیں - اراکھ

کہ چون برسنگ برقت درویرفت ہر دو جا اور ان - سیزدہم - مایح میں ہے - دیگر کہ ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سفند چرامیکر داشت قد میں شریفین طایر شد - چہار دہم - شراحو

میں لکھا ہے - حوں برسنگ میرفت می پذیرفت سنگ اثر قدم آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم -

۱۵ پانزدہم - نوادر القصص میں حضرت ابو صر علیہ الرحمۃ افادہ فرماتے ہیں - معجزہ دوازدہم مزی

از عکرمہ رضی اللہ عنہ گفت کہ بود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقتیکہ برقت برسنگ نرم می شد

آن سنگ سخت دم و سے پنچان کہ حدید در دست دلو و علیہ السلام - شانزدہم - منتخب التواریخ

میں لکھا ہے - درین ہنگام شاہ البو تراب واعتماد خان گجراتی کہ باہم لھر مجاز دہ بود ندر سبدند

وسنگے گران دزلی کہ میلے قوی پہل می مایست تا آنرا بردار و لعش پاسے بران ظاہر بود ہمراہ

آوردند و شاہ البو تراب سگفت کہ این لعش قدم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم است

۱۶ بر لوح سترت تو نوشتش تو کنیدیم | تا نور قیامت سبر او قدم تست

پر چلے تو کچھ نشان نہ ہوتا۔ ہم صاحب فتح التعالیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سئل الحافظ

المحدث سیدی الشیخ محمد بن محمد المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ عن مردان الدائم کہ فی

علیہ ولا یرى له الخلق فی الشمس امر لا یرى کان اذا مشی لا یرى له الخلق فی الشمس ولا یرى له الخلق فی الشمس

فی العصر الحمد ویکون کذا فلما جاب نعم۔ خلاصۃ ترجمہ نبی حضرت حافظ محدث شیخ محمد بن احمد

مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی کو سوال کیا کہ یہ بات صحیح ہے کہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم

کے جسم شریف پر کبھی بڑبشتی نہ ہوتی اور نہ آپ کا سایہ قباب میں معلوم ہوتا تھا اور بیت پر چلے قیام

قدم کا نشان نہ ہوتا اور نہ سخت ہر اس کے قدم کے نشان مجسور ہوتے تھے۔ ان سب سوالات

کا حضرت شیخ نے جواب دیا کہ نعم یعنی ہاں فی الواقع یہ سب صحیح ہے۔ اسی سبب سے

ہوا تھا کہ بیت میں قدم کا نشان نہ ہوتا اور نہ آپ کا سایہ قباب میں معلوم ہوتا تھا اور نہ

بیت مبارک میں فتح التعالیٰ کی تل اس پر مار کے ہے۔ اس کی سیرت علیہ السلام

بیان فرمائی ہے۔ گویا یہ روایت بائناں مجرورہ میں قدم نہیں شمس و دیگر معجزات مبارک

ما سبق کی تائید ہے۔ دہم صریحاً شیخ التعالیٰ فرماتے ہیں حدیث بمصر المحمدیہ

المجروح انی انصرفت فی المحمدی بحرقہ اثر قدم لعل انہ امر القدر المسموۃ والی

وحد برائے برکات۔ خلاصۃ ترجمہ صاحب فتح التعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں سے تان الی امر

قائمتی محمود کی قبر میں نے ایک پہر دیکھا اس پر قدم کان ان تھا اور نہ بھرتی کہ یہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا نشان ہے۔ لوگ اس کی نیابت کرنے بیت اور برکات دیکھتے تھے۔

یاد دہم۔ اس سے صریحاً ترجمہ کنایہ سیرۃ النبویہ میں حضرت سیدی احمد حلاسی رحمۃ اللہ علیہ

لکھتے ہیں۔ قال السہاب الخماخی فی مریج الشفاء علی اللہ علیہ وسلم کان فی بعض الاعیان ادا می

خاصہ مدنی الخماکہ محدث نقی دیک الی الان وانہ فیہا مثالہ لعلیہ والاس متوک سورہ کا

اب قدم مبارک کے اصلی نشان کہاں باقی ہیں جن کی تصدیق کی جاوے۔ جواب پیشہ بہرہ  
 بوجہ مردود و معذوش ہے۔ اولاً یہ کہ معترض کو یہ چہر کہاں سے ثابت ہوا کہ سوائے شب غار  
 اور کسی جگہ یہ معجزہ نہیں ہوا۔ فعليه الديان وعلينا الجواب۔ دوم یہ کہ مثلاً ان نقوش کا اس  
 وجہ سے ہکا لکھا ان نقوش سے سماع جو ہو کر آپ کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 کے خلیفہ وہ نہوں۔ اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ بعد اس واقعہ خاص کے پہر معجزہ نقش قدم  
 ہوا ہی نہیں۔ کیونکہ مکہ معظمہ کے مقامات مختلفہ میں حضور کے نقش قدم کے نشان متعین کے  
 نزدیک ثابت ہوئے ہیں۔ جابجہ تفسیر کشف الاسرار میں امام ابراہیم رحمہ اللہ علیہ تحت قولہ

وله ايات بآيات مقام ابراهيم کے تحریر فرماتے ہیں و الصحيح ان مقام ابراهيم هو الحجر الذي قام عليه  
 ابراهيم عند بناء البيت و فيه طهر اتروا منه كما طهر ليتساوتوا في سعاب مكة۔ ترجمہ

اور صحیح یہ ہے کہ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت سناؤ خانہ کعبہ کے اس پر  
 کھڑے ہوئے تھے اور آپ کو دونوں قدم کے نشان اوس میں ہو گئے تھے۔ جسے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے نشان قدم مکہ معظمہ کی گھاٹیوں میں ظاہر ہوئے ہیں۔ لفظ شتاب جمع شتاب  
 کی سبھی گھاٹیوں کے ہے۔ صرف عارث و پراطلان نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک مقام خاص ہے بلکہ بقا  
 جمیع تکبیر مختلف گھاٹیوں میں متعدد نقوش قدم مضی شیم کے مابین ہوئے ہیں۔ بوجہ معلومت خاص کے  
 ایک جگہ خاص میں مشاوینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب جگہ سے معدوم ہو گئے۔ سوم شب  
 معراج میں سجدات فی صخرة اللہ کا نام ہونا اور آج تک اوس نشان کا باقی رہنا بروایت  
 انسان الصیون معروف بسیرۃ حبیبی کما مر ذکرہ محقق و ثابت ہو چکا ہے۔ جو منکرین کہ خاصہ ابراہیمی  
 کہہ کر معجزہ نقش قدم جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نفی کے معنی ہیں ان کے دفع و کسوں  
 کے لئے صخرة اللہ پر ان قدم موجود ہونا محسوس نہ کافی ہے۔ عینیت ہر منکرین سے کہ معجزہ نقش قدم

و تا پہا کر وہ راہ با استقبال رفتند و آسرا را موب و مسودنڈا برداشتہ چند قدم راہ میرند و باین  
 دستور نہر رسا نہند۔ انتہی آیت دو صد و چہیل و یک طبع و لکھنؤ مصنفہ مولوی عبدالقادر  
 بدایونی رح۔ ہفتہ چہم۔ امام محمد دوی رحمہ اللہ علیہ جامع المعجزات میں فرماتے ہیں۔ مامی علی الحجر  
 الاکان محدث و صاحبہ اریکھا دوی علی بکر الصدی رضی اللہ عنہما ہ قال لیلہ الغار اشرود  
 السی صلی اللہ علیہ وسلم علی الحجر کما یمسی علی الطیث فعلت فامر رسول اللہ ان الکمرۃ لعرقون انما  
 قد مسک منظر و انما قال صلی اللہ علیہ وسلم امح یا ابابکر مسحہ و ذهب الامر ان اللہ۔ خلاصہ  
 ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بنہر پر چلتے تو آپ کے قدم مبارک کو نشان پتھر پر اس طرح ہوتے  
 جیسے مٹی پر نشان ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ عاتقہ بن ابی اسفہر صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم دیکھ کر بن نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے  
 قدم میں عیسٰی کے نشان اور دیکھ کر کنانہ اشراف لگا کر ہسکو بیان لین گے مصور نے فرمایا ابوبکر  
 ان نشان ان کو پھاڑ دے۔ آپ کو موافق ارشاد کے میں نے اون کو مشاہدہ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 وہ نشان برہ ہو گئے۔ محمد رحمہ۔ موافق ہی روایت کے حضرت شیخ محمد بن محمد الحامی رابض النجفین  
 میں لکھتے ہیں۔ شجرہ ششم آن بود کہ ہر سنگ کہ رسول علیہ السلام قدم مبارک خود بر آن بہاد  
 آن سنگ دور نیز با سے نشان نرم شد۔ چنانچہ مدنی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ در شہار  
 نشان قدم مبارک رسول علیہ السلام دیدم کہ ظاہر شدہ بود چنانکہ کسے بروے گل رُو  
 کہتے آری رسول اللہ قرآن نشان فہم تو خواہم دید و بدو بر ما شفر خواہم بدامت۔ مسود با ابابکر رو آسرا  
 محو و رفع و آسود و مکر دم۔ نشان قدم او کا کہ ان نشان حق تعالیٰ آنحضرت رضی اللہ عنہ  
 کہے کہ سب آثار میں جو نشان قدم مبارک کے بطریق مرقی وادہ و منجورہ کے ہوئے تھے وہ سب  
 با جازتہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ



شجرہ نعلش قدم سے فضل و اعلیٰ ہے۔ اس کو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خالصی جگہ پر سنبہ پا پس پتھر  
 پر کھڑے ہوئے تھے آپ کے دونوں قدم کے نشان شجرہ سے اس پتھر میں ہو گئے اور ہمارے حضور پروردگار تعالیٰ  
 علیہ افضل التسلیمات کے قدم کو نشان بار بار بلا قیصر ننگے پاؤں کے یہی اور نعلش پہنے ہوئے کے یہی  
 ہر طرح ظاہر ہوئے ہیں۔ بلکہ اس میں شکر کہ یہ کلا کے خچر کے کسم کا نشان یہی موجود ہے اور جیسا کہ حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام کا نشان قدم باوجود مٹائے کفار کے آج تک نہیں مٹا ہمارا یہ خواب رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان قدم فیض شیم ہی سنگ بیت المقدس بر اس وقت تک موجود ہے۔  
 اور امام محمد باقری رحمۃ اللہ علیہ نے جامع المعجزات میں اور دہلی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث مرویہ  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں لیلۃ العارین نشان قدم کا شایا جانا بیان کیا ہے اس سے  
 یہ لازم نہیں آتا کہ اور جگہ کے یہی نشان بر شادے گئے جیسا کہ بعض مردود جہاں کو وہم ہوا ہے  
 کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کہیں نہ قطع نہ ہوں گے جیسا کہ فاضل عباس رحمۃ اللہ علیہ  
 نے نفاذ شرف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں و معجزات گم نہ ہوں گے اور ہمیشہ  
 رہیں گے۔ اور سید کیا اپنے اس قول کو ساتھ ارشاد صاحب بیضاوی علیہ الرحمۃ کے کہ اور بیبا  
 علیہم السلام کے معجزات بعد اوں کے انتقال کے رفت و گذشت ہو گئے اور معدوم ہو گئے فقط  
 قائم رکھ۔ واضح ہو کہ مردود جہاں تعبیر کرنا حسب تفسیر و کمون کا حالی از کرامت و خرق عادت نہیں  
 کیونکہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے سے بطریق کشف و معلوم ہو چکا تھا کہ ایسے معجزہ یا برہ  
 مصححہ العلماء کے شکر سپاہ بنو ہارے ہیں اور ان کا استیصال ضرور ہے۔ یا پھر جو علامہ ابوبکر احمد بن  
 محمد بن عباس ملکی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عثمان بن تحت قولہ تعالیٰ 'فیہ انکتاب معام ابراہیم' کے  
 لکھے ہیں۔ قوله تعالیٰ فیہ ای فی السب انکتاب ای علامات واصحاح معام ابراہیم ہوا معجزہ الصلی  
 و طہر فیہ ابراہیم الدی قائم علیہ عند سماع البیت او عند غسل امرہ او عند غسل راسہ ابراہیم او جس دہلی

کے وجود کے تو مقرر ہوئے۔ حاضراً رہی کی فیہ روائہ میں کے اقرار سے رفع ہوئی۔ انشاء اللہ العزیز  
 آیت رہ آیت قوی ہے اگر ذرا الصاف کو کام فرمائیں گے تو انکار دیگر نقوش معجزہ مستبثہ و علماء سے  
 بھی مناسب ہو کہ حرف انکار زبان پر نہ لائیں گے۔ چوتھے تفسیر و مکتون میں ابو الشجاع بنی  
 مالکی رحمۃ اللہ علیہ و اتحدوا من مقام ابراہیم مصلیٰ کی تفسیر میں کہتے ہیں ظہر اشد قد مبینہ  
 کما ظہر فی الجحش فہذا معجزہ طاهرۃ الی ہما الخلیل لعایت اللہ و جس لوفیہ و لا طار و لا  
 من الشر ان یأتی علیہا الام حصۃ اللہ تعالیٰ بالسقۃ و اما ما اتی بہ حبیبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 فہو ابلغ و علی مسئلہ طہر اشد می الخلیل ابراہیم علیہ السلام علی البحر قرآن و احداہ حادہ غیر ناعی عقد  
 طہر اشد می حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ قرآن بعد احری و اعلاہ و غیر ہا عل لا تزحار فذلہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم البضاً فکما اتوقد می خللہ کما علی الحرم کح و لم یضحیٰ من ایدی الکفار فکذا اتوقد صلی  
 رکب الموان لیلة المعراج و اما ما روی الفاضل العلامنا السیم محمد الراوی صاحب جامع المعجزات  
 و لدی حدیثاً مرویاً عن ابی بکر الصديق صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح انزلہم لیلۃ الغار من لا یجوز  
 علی دہاب انزلہم منہ الشراعیہ من صبح اخر کما و ہم بعض الحاصلۃ من المرد بن لای البجڑ  
 نبیالہ یقطع علی ما فی التقلد للعاضی العاص و آیۃ لا یضحیٰ بل لیسر علی ما فی البیضا و ک  
 معجزات الرسل الما حنیۃ العرصۃ بالقرآن و بعد من عدم و وانہم۔ خلاصہ ترجمہ علامہ ابو الشجاع  
 بنی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر و مکتون میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں قدم کے  
 نشان چتر ہیں اس طرح ظاہر ہوئے جیسے خبر میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ معجزہ حضرت خلیل الصلوٰۃ علیہ  
 علیہ کا اللہ جلالتہ کی عنایت و حسن توفیق سے ایسا ظاہر ہوا کطافت بشریٰ ہو رہے ہوا برگزیدہ  
 حق کے کہ جس کو صعب نبوت عطا ہوا ہو اور کسی سے ظاہر نہیں ہو سکتا اور جناب حبیبہ حاضر ہو رہے  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معجزہ نقش قدم مبارک کا ظاہر ہوا وہ معجزہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ثابت ہوگئی۔ حسب التفسیر  
 متکثرین کو سبب یہ فرمایا کہ میں بس بظاہر ہو گیا قول اوس شخص کا کہ کہتا ہے اس معجزہ سرفہ کی اسناد ضعیف  
 ہیں۔ الحمد للہ علی حسانتہ لا اعتراض عرض کا بالکل ہر روز باطل ہو گیا و صحیح الحی و دھق الما طل ان الما طل  
 کان ذہوقاً۔ سہ یا پھر جواب اگر معترض نظر انصاف ملاحظہ کر لگا تو انوار اللہ العزیز دل و دماغ اور  
 حواس خمسہ معترض کو ضرور جلا کا لٹخ نشین گے۔ آدم پر اکہ نور دم۔ حافظ عبد اللہ حنفی و شفی رحمۃ اللہ علیہ  
 موارد النوار میں لکھتے ہیں۔ اما معجزۃ انزلہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصخرۃ فقد بلغت عندی  
 مبلغ الشہیدۃ لعل المکر لم یطرق کسیر حرالبیش۔ خلاصہ ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 معجزہ دم مبارک کا برے نزدیک از اس شہوت رشاد متکثر نے کتب سبر کو جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کے حال فرض شمال سے ملاحظہ نہیں کیا۔ جواب یہ معجزہ مشہور کا منکر ہوا۔ لستم  
 حضرت محمد عبد العزیز صاحب خلال لکھتے ہیں۔ عن داسم القرطبی ان معجزۃ اثرود صبیح الصخرۃ معجزۃ  
 ماہرۃ وذا اثبتھا المحققون فی قصائنیغهم من النصاب وما لکم انص الجملۃ الا عودا لمسا لعل علی عدم  
 سد هذه المعجزة فهو من موطئہ علی ما رستہ بروایات المتحدین الماہرین للحدیث والاحادیث و  
 نروایات۔ خلاصہ ترجمہ۔ قاسم قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 معجزہ نقش قدس میں شریفین خرب شون و واضح ہے۔ علماء و محققین نے اس کثرت میں اپنی اپنی تصانیف  
 و ثقات مستبرین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ اور جو کہ بعض جہلا و کور چشم فضول گو نے اس کی صحت  
 بن کلام کیا ہے۔ وہ ان کے مرد جبل اور ناواقفیت کی وجہ سے ہے کہ تخریش ماہرین کی کتب کو  
 میں دیکھا۔ بکثرت و کثرت حضرت رزین صاحب محل خصائص میں فرماتے ہیں کان ادا علی الصخرۃ  
 رفیا۔ یعنی جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پہر چلتے تو اس پہر میں نشان ہو جاتا تھا۔ نقطہ  
 اسلام متبع سنت سنیہ حضرت خیر انام علیہ افضل التحیتہ والسلام پر واضح ہو کہ جو روایات کتب

الناس بالحق والواهم ان الحمر الصليب صار محمداً براهم حملنا كالحسن والظن فما والحق عليه  
 تحملى الله عليه وسلم مع ان افضلنا على جميع النسيب والمرسلين بل على امام المخلوقات ثابتنا الوفا  
 قلب ان ليس الحمار تحت دم سينا صلى الله عليه وسلم بل تحت درعه وساعده الصبا ثابت يا ذا الجلال  
 الامارات والحق العاراب كمانه يدك الكمله في لقما مفهم مثل امام الى سلمان احمد بن محمد بن ابراهيم  
 الخطابي ومحمد بن المكي واسحاق بن ابراهيم كذا مع معاوية بن صالح عن سعيده بن سويد في ان  
 وثبت افضلنا صلى الله عليه وسلم لهذا الوجه الضا وبهذا الوجه ظهر لبطان ول من قال ان  
 اسلافك المنجزة السراعه اساداً صعيفاً - خلاصه ترجمه - خاند كبرين نشانيان واضح بين منجمله  
 اخمين بن سہم ابراہیم ہے کہ وہ ایک پتھر سخت ہے - ظاہر ہوئے اوس میں نشان قدم حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام کے جیسے کہڑے ہوئے حضرت واسطے بناؤ خاند کبر کے یا کہڑے ہوئے تھے جیسے حضرت  
 اسخیل علیہ السلام کی بی بی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سرکڑ ہوا تھا یا جس وقت کہ حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام نے اس پتھر پر کہڑے ہو کر مخلوق خدا کو حج بہت اللہ کے لئے لگایا تھا - یہاں پر صاحب  
 تفسیر غمان حضرت کی تفسیر بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی ذہبی وہم کرے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم  
 کے منجڑ سے پتھر سخت نرم ہو گیا تھا اور مثل خمیر و کچھڑ کے نرم ہو گیا تھا تو حضرت علی الدین علیہ السلام کو  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فضیلہ ہے (کہونکہ حضرت علی الدین علیہ السلام کے لئے کوئی پتھر نرم نہیں  
 ہوا) اس سبب کا جواب حسب تفسیر فرماتے ہیں کہ جواب دینا ہوں میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ہر قدم میں شیم پتھر کا نرم ہونا لو کہ جڑ ہے بلکہ آج کے بارود اور کلائی کے نیچے پتھر کا نرم ہونا دلیل بارود  
 و حج قاطع ثابت ہو چکا ہے چنانچہ کملہ محمد شین نے اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے - اور نام اولن محدثین  
 بانگیں کے یہ ہیں - امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم خطابی اور محمد بن مکی اور اسحاق بن ابراہیم  
 اور معاویہ بن صالح نے سعد بن سوبہ سے کتاب عجا ز البیوتہ بن - پس ان محدثین کی تصریح سے

فرماتے ہیں۔ اجمعت الامم علی ان لعن الایماء فصل من لعن وان محمد اصلی اللہ علیہ وسلم

افضل من السکک۔ ترجمہ یعنی اجماع کیا ہے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعن ایماء  
علیہم السلام بعض انبیاء سے افضل ہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ اور حدیث  
صحیح میں آیا ہے۔ ان اللہ فصل محمد علی الایماء و علی اهل السماء۔ ترجمہ۔ بیشک وہیہ اللہ تعالیٰ

نے فضیلت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع انبیاء علیہم السلام اور اسکان آسمان یعنی ملائکہ  
واصح ہو کہ لفظ انبیاء و لفظ سما و مٹی بلکہ استغراق مفید اس مٹی کو ہے کہ جو انبیاء و مرسلین میں ان کا  
دُیامین مبعوث ہوئے اور جنہر ملائکہ آسمان پر ہیں آپ سب سے افضل ہیں۔ پس مصداق آیت

نفسہ وحدیث کا بدولت فضیلت تاتہ کے کو نکر صحیح ہو سکتا ہو۔ آکار دین و فضلہ احوال علم پہلے ہی  
سے مسکرتی شش قدم کب لے تہنیا ارشاد فرما گئے ہیں۔ گویا یہی ایک معجزہ خصوصیت المرسلین  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ علماء و شریعت متعین اقدام حضرت خیر الانام کو انکار نہ کریں پر کشف ہو  
اور ان سے احتراز و اجتناب کے لئے مقرر فیصل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فضلہ و وقت و تعذراً  
اُمت اپنی اپنی تصانیف عالیہ میں تنبیہ و تائید ناکہ یہہ باعث احتراز و اجتناب کا قدر انام ہو۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ شرح قصیدہ یزید بن تنبیہ فرماتے ہیں۔ ہذا لک علی ابہ ہستی لک ایھا القلی

ان لستی من مخالفتک ما جاء من نیک علی اللہ علیہ وسلم لیک اداعلت ان الحجارہ صم اتی صہ ان

مقی علی صلاتہ مع مشیہ علی اللہ علیہ وسلم مقی علیہ صلاتہ فلا ان لستی لیل علیہ مشیہ

قاب اولی مالہ سخیاء مہ ان مقی علی مخالفتک مع علمک بحلیل او صافہ علی احادہ صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصہ ترجمہ اسے عاقل و تجکولایت ہے کہ شرم کر حق لغت کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

جلال و شان سے۔ مابود اس کے کہ تو حضور کی عظمت و علو شان کو خوب جانتا ہے جبکہ تہ

سخت و محض جبار و ناشنوا حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیا کرتا ہے اور اپنی صلابت

ائمہ اعلام کی بنا بر صورت معجزہ نقش دم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الطبع نے نقل کی  
 ہیں بنظر غور و تعمق ملاحظہ فرما کر بحسب انصاف دیکھیں کہ یہ کیسے محشین معتبر و علماء و ماخبر تھے کہ  
 سترہوں نے معجزہ نقش قدم جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کس تختی و توثیق سے ثابت  
 کیا ہے۔ اب یہی اگر مسکرا س معجزہ کو نہ مانے اور فطر جہل سے کہے کہ معجزہ نقش دم آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے متوہمای نہیں اور یہ معجزہ خاصہ ابراہیمی ہے تو سوائے مضمون آیت فیض ہدایت  
 ہم نسب و حکم من بعد دلائل فی الحجارة او استدلال صوفیہ کے اور کیا تصور کیا جاوے۔ کیونکہ جب  
 ائمہ مسلم ہو چکا ہے اور علماء دین اس بات پر اتفاق بیان فرما چکے ہیں کہ جو معجزات اور انبیاء  
 علیہم السلام کو دئے گئے ہیں ان سب کے مجموعہ بل معجزات زائدہ ان سب کے ہمارے فضل اکمل جناب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات یا ک اختصاں و امینا زکریٰ ہے۔ پہر کوئی تکرار یہ معجزہ یا جو  
 تصریحات علماء دین کے خاصہ ابراہیمی ہو سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض یہ ہانا بھی جاوے تو صورت  
 سرور کائنات صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کے لئے بحیثیت جمیع معجزات کے فضیلت نامہ اور انبیاء  
 علیہم السلام کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔ حالانکہ یہ ایتر متفق علیہ ہے کہ حضور پر نور جناب سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات فیض سمات فضل و اکمل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و رفع لهم درجات

ای محمد ا صلے اللہ علیہ وسلم درجات علی غیرہ لعموم الدعوة و جمیع السوۃ و الفضیل ائمہ علی سائر الانبیاء  
 و المعجزات المصاۃ و الخصائص العددۃ۔ انتہی مافی الحلالین۔ علامہ ابو سعید بن ابی یزید  
 نے شرف المصطفیٰ میں لکھا ہے۔ ان عدد الدی حصص علی اللہ علیہ وسلم ستون حصصہ۔ ترجمہ  
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار عموم دعوت و ختم نبوت اور معجزات کثیرہ و خصائص بن شایعہ  
 جمیع انبیاء علیہم السلام پر فضیلت و توفیق رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ تادم خصیصہ اور معجزات  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ ہیں کہ اور انبیاء علیہم السلام میں نہیں ہیں۔ حسب تفسیر کبیر

لوہڑنا قرض و لغاۃ، اگر کوئی صحیح ہو سکتی ہے؟۔ جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ فی الواقع علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو اولاً اس معجزہ کے ثبوت میں کوئی روایت معتبر نہیں ملی تھی اسی واسطے علامہ نے فرمایا کہ لم اقف لعلی اصل ولا سند یعنی میں اس کی سند و ثبوت سے واقف نہیں ہوا۔ ولہذا سند میں حرجہ فی سنی میں کتب الحدیث اور محدثین کی کتب میں من نے کوئی حدیث دیکھی۔ لہذا تحقیق و تنقیح کے جب حضرت موصوف کو اس کے ثبوت میں روایت معتبرہ ملا حظہ میں آئی معاً قول اول سے رجوع فرما کر سحرہ نقش قدم کے مضمون پر اور خصائص الحسب حوالہ دنا و انکاری کے تصنیف فرمائی اس میں اس طرح رقم طراز ہوئے۔ و جماعہ اوردہ رزین حصتا الصحاح فی خصائصہ کان اداوٹی علی الصحاح اوردہ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر اب میں سورہ معجزہ ہے کہ رزین صاحب صحاح نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہرر طے لڑا پکے پائے بڑا رک کا نشان اوس پر ہوتا۔ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مہذبہ شامی کے استاد میں معجزہ نقش قدم کے فخر محقق بنو سبکی و دیگر سے اپنا عدم وقوف بیان کرتے تھے۔ جب ثبوت کامل مل گیا اور سند صحیح حاصل کر لی لو حصائص الحسب میں حوالہ دنا و ای کو لکھی ہے اوس میں اس معجزہ کا ثبوت رزین صاحب صحاح کے قول سے نقل فرما کر مضمون ہوئے۔ فی تحقیقات علماء اہل حق کی یہی مثال تھی کہ جنہا کسی مسئلہ کی محقق نہ ہوئی قول اول پر قائم رہتے۔ اور جس وقت کوئی سند صحیح اوس کو حلال من حاصل ہو جالی قول اول سے رجوع کرنے میں رینغ نفرماتے امثال اس کی صدائیں قلیہ کتب نفہ میں موجود ہیں کما لا یحیی علی من شاہد کتب القلعة ردھا اللہ تعالیٰ انعم۔ سلامہ علی برائے الدین رحمۃ اللہ علیہ صلد اول میرٹ جلی میں اس واقعہ کو لکھا ہے۔ وہ عبارت مجتبئہ لعل لہابی ہے ذکر اخلاص السوطی ام لم لعل لک لای الا بیرون مہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المحر علی اصل ولا سنا تال ولا راٹ میں حرجہ فی سنی میں کتب الحدیث و محدثین کی کتب میں من نے کوئی حدیث دیکھی۔ لہذا تحقیق و تنقیح کے جب حضرت موصوف کو اس کے ثبوت میں روایت معتبرہ ملا حظہ میں آئی معاً قول اول سے رجوع فرما کر سحرہ نقش قدم کے مضمون پر اور خصائص الحسب حوالہ دنا و انکاری کے تصنیف فرمائی اس میں اس طرح رقم طراز ہوئے۔ و جماعہ اوردہ رزین حصتا الصحاح فی خصائصہ کان اداوٹی علی الصحاح اوردہ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر اب میں سورہ معجزہ ہے کہ رزین صاحب صحاح نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہرر طے لڑا پکے پائے بڑا رک کا نشان اوس پر ہوتا۔ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مہذبہ شامی کے استاد میں معجزہ نقش قدم کے فخر محقق بنو سبکی و دیگر سے اپنا عدم وقوف بیان کرتے تھے۔ جب ثبوت کامل مل گیا اور سند صحیح حاصل کر لی لو حصائص الحسب میں حوالہ دنا و ای کو لکھی ہے اوس میں اس معجزہ کا ثبوت رزین صاحب صحاح کے قول سے نقل فرما کر مضمون ہوئے۔ فی تحقیقات علماء اہل حق کی یہی مثال تھی کہ جنہا کسی مسئلہ کی محقق نہ ہوئی قول اول پر قائم رہتے۔ اور جس وقت کوئی سند صحیح اوس کو حلال من حاصل ہو جالی قول اول سے رجوع کرنے میں رینغ نفرماتے امثال اس کی صدائیں قلیہ کتب نفہ میں موجود ہیں کما لا یحیی علی من شاہد کتب القلعة ردھا اللہ تعالیٰ انعم۔ سلامہ علی برائے الدین رحمۃ اللہ علیہ صلد اول میرٹ جلی میں اس واقعہ کو لکھا ہے۔ وہ عبارت مجتبئہ لعل لہابی ہے ذکر اخلاص السوطی ام لم لعل لک لای الا بیرون مہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المحر علی اصل ولا سنا تال ولا راٹ میں حرجہ فی سنی میں کتب الحدیث و محدثین کی کتب میں من نے کوئی حدیث دیکھی۔ لہذا تحقیق و تنقیح کے جب حضرت موصوف کو اس کے ثبوت میں روایت معتبرہ ملا حظہ میں آئی معاً قول اول سے رجوع فرما کر سحرہ نقش قدم کے مضمون پر اور خصائص الحسب حوالہ دنا و انکاری کے تصنیف فرمائی اس میں اس طرح رقم طراز ہوئے۔ و جماعہ اوردہ رزین حصتا الصحاح فی خصائصہ کان اداوٹی علی الصحاح اوردہ۔

سختی رہا باقی بہن رہنا اور شرم و حیا سے نرم ہو جاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانتا بھرتا  
 دوسرے پہل ہو جاوے تو تو او لے وہ بہتر ہے کہ جہاں شرم کرے کہ کو مکہ کو انسان ہے جسکے پیہر سخت آپ کے  
 قدم کی بہت عظمت ہو مگر شرم ہو جاتا ہے تو باوجود انسا بہت اور رفعت نشان سے واقف ہو  
 کے نرم نہوا اور حجرہ ماہرہ سے انکار کرے۔ تیز ادل تساوت دشمنی میں پیہر سے ٹک رہا ہوا۔ یہ کمال  
 ہی غفلت ہے بلکہ دوراء عقل ہے۔ فقط۔ لیست و دوم۔ سرہ سوسہ بن علامہ زنی احمد و حلال  
 فرماتے ہیں فی شرح المواہب اللامہ الرقائی وان اردتمہ صلی اللہ علیہ وسلم وان اصابکم

علی صحیحہ سب المقتدس وفکر التبتوی فی التخصیص فی حصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ما علی

علی صحیحہ الا واثریہ بعد المعجزة ثانیہ مستحقہ عند الامة الجہانیدہ من اهل الحديث خلاصہ

لا نکار بعض القاصین لہا۔ انہی ملقطاً۔ خلاصہ نہر حمہ۔ علامہ احمد و حلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں علامہ رتقائی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم

واگشتان مبارک کے نشان سنگ بیت المقدس میں موجود ہیں۔ اور ذکر کیا علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنی کتاب خصائص میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معجزات میں یہ ہے کہ آجیب

تجھروں پر چلتے نوبائے مبارک کا اوس میں نشان ہو جاتا ہے بہر معجزہ صحیح و ثابت علامہ محققین کے

کے نزدیک جو کوتاہ نظر کہیں کا انکار کرتے ہیں اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ فائدہ صلی

لغرض معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ علامہ بلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ معجزہ نقوش قدم حضرت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل نہیں۔ چنانچہ اپنے مناوی میں لکھتے ہیں۔ الی لم اقص

علی اصل ولا سد ولا رأی من خرجہ فی سئی من کتب الحديث یعنی میں نہیں واقف ہوا معجزہ حقیر

قدم کے ثبوت اور سند برابر کوئی روایت کتب محدثین میں اس کی ثبوت میں پای علی ہذا حصہ

سرہ من علی علیہ الرحمۃ کہ سبھی اس شجرہ شریفہ میں کلام کرتے ہیں۔ پس روایت معقولہ سیوطی



لوہیں ان دونوں قول کی ہمہ پہ ہے کہ کائنات وحی جس بن ان کو انکار ہے وہ پہلے کی تصنیف ہے  
 لہذا جب تصانیف اس سبب درین حصہ صحاح کی دیکھی فوراً قول انکاری سے رجوع فرما کر قابل  
 ہیئت ہوئے اور حصہ نص میں اس کی تصحیح بیان کی۔ اس تحقیق کا سبق سو واضح ہو گیا کہ اہل سیر  
 و محققین باجر کے رد تک معروض قدم ضاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماہ ہے اور اس کے  
 ثبوت میں بہت سے علماء دین اپنی اپنی تصانیف میں تصریح فرما گئے ہیں اس ماہ و صفت اس متصفح و تحقیق کے  
 اب بھی اگر کوئی مسکوتہ معجزہ نص درم کو حاضہ ابراہیمی کہے اور جو سیرت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ  
 نص قدم سے منکر ہے قطع نظر اس کو چل و نادالی کے بمقابلہ اسے محققین مارش لیتے غراؤدہ شخص  
 ہرگز قابل خطاب نہیں بلکہ بیفادہ آیت نہیں ہر ایت وہم لم یجمل اللہ لہ لو ما فی الدوس لو حشتم بصبر  
 تو کیا حشتم سے بھی بالکل بے نص ہے۔ اللہ سبحانہ البتہ شخص سے حفظ و امان میں رہے۔ اہل اسلام  
 دار باب ایماں اس معام پر بخور طاحطہ فرمائیں کہ کسی ناخلف شناسنا سدا العقبہ واسطے غواہ و ناواقفین  
 و دھوکہ دہی حوہں کو ایسی تجرأت و چالاکی کی ہے کہ کوئی عامی و ناداری ہی کم کرنا ہوگا۔ وہ بیہوش  
 کہ صاحب مارک التشریل صلی الدسب رحمہ اللہ علیہ نے جو آیت قبض ہدایت وہ آتات کتاب معام لہم  
 کی نصروائی ہے۔ اس بن حشر ابراہیم علیہ السلام کے نشان قدم اور متعلق اس کے جوہر ہے اس  
 نشان تشریف کے بن اس کو اس طرح فرمایا ہے لاں اثرا لعد مر فی الصحرة الصماء اسہ و عوصہ فیہا  
 الی الکعبس اس۔ والاس۔ بعض الصحرة دون بعض انہو الیہا دون سائر امارا لا یبیا انتہ۔ لاہم  
 خاصہ۔ خلاصہ ترجمہ۔ وہ تہر جسٹ ان قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے محض نشان  
 ہی نہیں بلکہ وہ معجزہ کئی معجزوں میں شامل ہے۔ ایک نشان قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی  
 تہر ہے۔ دوسرے دھس جانا آپ کے پاس مبارک کا اس تہر میں ٹخنوں تک تیسرے ہی تہر  
 کا دم ہو کر تان ہونا اور کسی تہر میں نہ ہونا۔ چوتھے مانی رہتا اوس لسان کا عرصہ دراز تک

قال فی الحصار فی مصری و لاوی علی عیض الی اثریہ ہذا کلامہ و احدثہ لہ صحت دیک بعد انکار کیا  
 خلاصہ ترجمہ - حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 نقش قدم کی تاثر پتھر میں ہو جالی کا محکمہ نبوت نہیں ملا اور نہ کسی محدث کی کتاب میں جن کے سند  
 مائی۔ اب صاحب سیرت علی رحمۃ اللہ علیہ کے حوا میں کہتے ہیں کہ تعجب ہے حافظ جلال الدین سیوطی  
 سے کہ ان کے فتاویٰ میں نہ ہوں۔ ہاں قول انکاری ہے مگر خالص جوان کی کتاب ہے اس میں  
 فرمانے میں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پتھروں پر چلے گئے آپ کے قدم کے نشاں پتھر  
 میں ہو گئے۔ بس ان کے قول مصطرب کی یہی تاویل ہے کہ پہلے سند نہ ملنے کی وجہ سے انکار کیا  
 تھا جب صحت وثبوت اس کا حاصل ہو گیا تو معجزہ نقش قدم کے قائل ہوئے۔ علامہ مسانی رحمۃ اللہ علیہ  
 نے اس واقعہ کو تفصیل لکھا ہے وہ عبارت قائل دہر ہے ومن العجب ان الحافظ السامی لم یصف علی ما ذکرہ

اس سبع و السباویہی و عمرہما من تاثر قدمہما الترویج فی الصحاح الدلی و قف علیہ لہذا علی صفہ او غیرہما

معلقہ و انجمتہ عندہ و قف سجدہ الحافظ السلطی علیہ و اصطراب قولہ فی ما لبقہ بحث لعی فی العناد

و حردہ ما لکلیہ کما قد ماسا و ذکرہ فی الحصار عن زین و عمرہ الا ان یعال ان الصاوی معصیۃ

علی الحصار فی و حوق العناد لعی و قف عنہم عشر علیہ لعلہ کما و اسہ عنہ فی الحصار فی یعد فقط

خلاصہ ترجمہ - تعجب ہے حافظ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ان سچ و مشا پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقا

سے واقف ہیں ہوئے کیونکہ ان دونوں محدثوں نے بسند صحیح لکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کے قدم فضیم کانسائیں تھیں رہا تھا۔ اگر حافظ شامی اس امر سے واقف ہوتے تو اس

روایہ کی صحت یا ضعف میں ضرور کلام کرنے اور زائدہ تعجب ہے ان کے اوتا حافظ جلال الدین

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ان کی عبارت میں عجب اضطراب و لغاض ہے۔ اس لئے کہ اپنے فتاویٰ

میں اس معجزہ کو انکاری ہیں اور حصار الحسیب میں اس کو ثبوت میں اقرار ہی ہیں پس تطبیق و

فرمائی ہے۔ پس موافق اس قاعدہ سلمہ کے جو معجزہ مسندہ بہ سند صحیح کسی ہی کا اسباب علیہم السلام  
 یا نہیگا۔ بلا طلب نہ وقت مناسبت ہی معجزہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انوار اس معجزہ کا لازم تھا  
 صد اعلیٰ کہ اس قاعدہ سلمہ صحیحہ العلماء کو تختی تسلیم کر رہا ہے باہین اگر تسلیم ہے تو تصریح بالکل غلط  
 ہے۔ وگرنہ تحقیق محققین کے خلاف ہے۔ اوپر طرہ یہ ہے کہ بعد اس عبارت مصنوعی کی لکھا ہے  
 واجہم ولا یتزعج جو شعر ہے اہل مرکہ جو لوگ معجزہ نقش قدم حضور سرور اکرم سید عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے مقربین اور علماء دین محققین کی تحقیق کے موافق معجزہ سرفیضے قابل ہیں وہاں اللہ  
 یعنی ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اہل اصناف ملاحظہ فرما دیں کہ اس مغتری سہی  
 کے کسی حرات کی ہے۔ اول تو نصیر فرمائی میں بہ نصرت کیا کہ ایک عمارت مصنوعی بطور تفریح کے  
 محل شہادی۔ دوسرے مفسر خفائی مذہب منفرد خصال احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حیرت کبابے عیدہ  
 قاسدہ کا کیا۔ تیسرے معجزہ معجزہ مسندہ کا انکار کیا۔ چوتھے عمران معجزہ جناب بول اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو مدعی فرار دیا۔ سبائش! (س) اس کا راز تو ابد و مردان پسین کنند۔ اس بندہ خدا  
 کو بہ نہ سوجھی کہ کوئی پڑھا لکھا آدمی اس حاشیہ کو دیکھ کر کہا کہ بیگا۔ اور نسبت کر بابت کا ال حق  
 عمران خصال احمدی کی طرف کس مال حال نگاہ میں مبتلا کر لگا۔ حق یہی ہے ادا الم استعجلی فاصنع  
 ما شئت۔ جب نرم و حیا کو مالے طاق رکھ دیا جو جاہا سو کیا اور جو ٹھہر میں آیا سو کہا۔ اللہ تعالیٰ  
 اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اب واضح ہو کہ عمارت جسب مدارک سے محشی کو یہ تصریح بیان کرنی  
 خلاف تحقیق اور سمجھنی ہے اس لئے کہ نرم ہوتا پتھر کا خاص اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہوتا  
 کسی ادنیٰ کے لئے انبیاء علیہم السلام میں سونہ ہوتا لوٹا یہ بہ حنی صحیح ہوتا۔ در صورتیکہ اور  
 انبیاء علیہم السلام کیلئے بھی پتھر کا نرم ہوتا معجزہ ثبات ہوا ہے تو بہرہ حنی کو تو صحیح ہو سکتے ہیں  
 حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مروج النبوة میں لکھتے ہیں سنگ و آہن نرم کردہ شیوہ انبیاء

مجموع من حیث المجموع خاصہ برابر آہی ہے۔ فقط اور یہ عبارت مدارک کے حاشیہ تفسیر جلالین میں  
لکھی ہوئی ہے۔ اس عبارت کے بعد کسی ذات شریف محشی خوش فہم نے یہ عبارت اپنی طرف سے گھڑا کر لکھ کر  
تقریر و تہجیر کے ایسی لکھ دی گویا بزرگ خود یہ بات ثابت کر دی کہ معجزہ نقش قدم سے اسے حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے اور کسی نبی سے نہیں ہوا اور معجزہ نقش قدم جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا جو عند المحرثین و اکابر اہل سیر ثابت و مشہور ہے غلط ہے اور بعد اسکے اپنے اخفا نام کے  
لئے حرف تم لکھ دیا تاکہ ناظرین کتاب کو بہرہ دھوکا رہے کہ شاید یہ عبارت بھی مدارک التanzil کی  
یا اور کسی کتاب معتبر کی زینت ہے۔ چنانچہ وہ عبارت مصووعی یہ ہے۔ - تعلم مہال الدین

البشرو في الملأ صد الشرف من نبيا صلى الله عليه وسلم كاد يكون له نصا لولم لان الخاصما  
 ابو حنيفة في المسوق والابن جدي عزا - خلاصة ترجمہ جو دگر کر سنہرون میں مٹ ہو کر کرتے ہیں کہ  
 یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سحرہ نفس قدم نہیں شیم ہے وہ لوگ بہوٹ ہیں۔ اس کے  
 قول کا اعتنا نہیں کیونکہ ختمہ ابراہیمی تھا اور خاصہ کی تعریف یہ ہے کہ جو شخص میں ہوئی  
 سے وہ اسی کے لئے مخصوص ہے دو ستر میں نہیں ہوتی۔ استفہر اللہ آلہ رما الیراحون  
 اس محنتی کو بہت ہی سبجنا قابل عبرت ہو۔ اس لئے کہ جب بیہ فاعہ سلمہ ہے کہ حضور نے اسے رو عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل ہیں اور جو جزات و کرامات کہ انبیاء علیہم السلام کو عطا عطا  
 ہوئے ہیں ان سب کے مجموعہ بلکہ جزات زایدہ آپ کو عطا فرمائے گئے ہیں سر کہو نکر ما جاسکتا  
 ہے اور جن میں آسکتا ہے کہ بہت عجز آپ کے نہیں ہوا اور خاصہ ابراہیمی تھا۔ صاحب سرائر الدینیہ  
 رحمۃ اللہ علیہ فادہ فرماتے ہیں ما حصی فی لثی من المعجزات والکرامات والنبیاء کا نصو  
 خلاصہ ترجمہ جس جن جزات و کرامات کیسا نہ ابیاء علیہم السلام مخصوص تھے ان سے عجبت  
 سے ہمارے حضور پر نور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شخص و مساز میں جس کہ علماء و تفریح

الف کا شخص سے ازجانب فیہر رسالت روک بک بزدا آمدہ بودار نخل لعجب مام کردہ گفت در بعضے  
 از خیمہ ہر حاضر حاضری علی علیہ السلام در درے مقول است و ما ہر سال ار را بہا دور باریت آن حاضر  
 میروم و ندرو طاقت سے بریم و تعظیم آن میکنیم بطریقے کہ شما کہ تعظیم کہہ سکتید۔ اور عبارت علی  
 الت ب صوات کی یہ ہے و ما فعل برید راس الحیس مام کہاں عدد۴ رسول قصر فعال معنی اں عدد  
 فی بعض الحرات فی در حاضری ہر عسی فحی فی الیہ کل عام من الاطوار و سذر الدن ران لعظمہ کما  
 تعظیمون کہ یکم فاشند انکم علی ماطل۔ مقطوع۱ مطوعہ۔ مصدر سطر ۱۲۹۵ھ۔ حضرت مولانا شاہ  
 سلامت اللہ علیہ الرحمۃ تخریر الشہادۃ نس مرحۃ تملک الشہادۃ ذین میں فرماتے ہیں۔ را بہا کہ یہ بک بک  
 ہے اور بہا مام قریار کہ ست التہدء مسکد رسول قصر و م حاضر بود کہف در بعضے از حرات زن ان سطر  
 حضرت علی علیہ السلام بانی است ما بان ہر سالہ باریت اں میرویم و در و اور جو اسر و لالی و زویم  
 ہمراہ سے یریم و مراتب لعظیم و نکیم اں بجائے آریم ہما کہ شما لعظیم خانہ کہہ سے کیند و حرمت و احترام  
 اں بجائے آرید۔ حکیم نامہ سطر و فحی اپنے سفر نامہ میں کہتے ہیں و ستر دیک دلو را ما دازہ ستر سے  
 ہر دوش بستہ لب بر آن دلو را نہادہ و آن لغت ستر او ست۔ انہی۔ م۹ مطوعہ دہلی۔  
 اں عبا را سحر نایت ہوگا کہ زم ہونا پتھر کا اور سحر لغت قدم خاصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کا نہیں صبا کہ مفاد عبارت مدارج النبوۃ کا ہے کہ سگ و آہن رزم کردہ میشود برائے انبیا۔  
 تس لوجہ اس محقق ہو گیا کہ جو معنی محشی نے زعم خود سمجھے ہیں وہ غلط ہیں۔ صحیح و مقبول معنی ہیں  
 کہ یہ سحر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یا بن ہبٹ مجموعی یہی اول لوسان ہونا اسی تہریر دوسرے  
 حصہ جاتا آ کے بائے مبارک کا ٹخنوں تک۔ نیز سترے حاصل سی پتھر میں نشان ہونا اور سی  
 پتھر میں ہونا۔ جو کھنے مانی رہنا اوس لسان کا اسے عرصہ تک باوجود س کرنے عام خلاق و  
 زحام مخالفین کے مجموعہ اس حدت المحمور خاصۃ ابراہیمی ہے۔ اس ہبٹ مجموعی کے ساتھ

لعل انبیاء جمیع ہے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کے  
 شامل ہے۔ ضرب الزہیم علیہ السلام دیا جس کی سی ہی کے واسطے مخصوص نہیں تھوٹ جس شجرہ کے ذریعہ  
 خاضہ لاراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی پر حضور موقوف ہو۔ پس نول غشی کا لادن الحاق  
 مالاوحد فی السی و لا لوجد فی عمرہ یا ککل غلط ہے۔ محققین اہل سیر نے حضرت الوالیہ آدیم علیہ السلام  
 کے نفس قدم فصیثم کا لسان معام سراندپ میں موجود ہونا ہی لصانف من کلبا سے ہے۔  
 حافظ حسن دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ حمیس من لکھے ہیں بھیط آدم لسا الیہ یوقد ارقہ  
 آدم معوضۃ فی الحری علی حد الحل کل لسلہ کھٹہ الیہ من عمرہ یاب و لا مدلہ فی کل یوم و  
 یصل دم آدم۔ خلاصہ ترجمہ۔ ضرب آدم علیہ السلام کا بہتہ سراندپ ہے اور اس میں جھڑ  
 آدم کے قدم کا نشان تہیز میں گرا ہوا دکھائی دے رہا ہے اس کے وقت مائیدگی کے حکمتا ہوا اور  
 و نان ایراکر آ کے قدم کے لسان کو رہونا ہے۔ علاوہ ازیں بخاری شریف میں ہے حدیث روایت  
 حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وقت غسل کرنے کے ایک کپڑ  
 میں ہر پر رکھے تھے وہ پتھر کے بکڑے لکڑی کا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھر پر عصا  
 آپ کے ضرب عصا کی تاثیر سے اس پتھر میں نشان ہوا۔ صا مواہب اللدنیہ نے اس حدیث کو نقل  
 سلین الحجر مواہب من میان کیا ہے چنانچہ وہ روایت حوالہ اول میں ہم نقل کر چکے ہیں جس میں  
 صریحاً ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا نشان معجزہ اس پتھر میں ہوا اور وہ پتھر آپ  
 تانبہ صریح مرم ہو گیا۔ و بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نشان ہم حرا بعض خوارزمین ثابت ہونا  
 نشان سپر عثم سرگوار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا جگہ میں مایا جانا کتب محمد بن  
 ارباب نوارخ سے مشہور ہے۔ ترجمہ صوافی محرقہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ میں افادہ فرماتے ہیں  
 فضل است در میانیکہ پریدست لستراک صیق علیہ السلام این نوع بے ادبی کہ مذکور ختمیم لعل

محرہ نفس درم خباب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بقیۃ تابیہ ہو گیا۔ اب بھی اگر کوئی منکر فضائل  
محمّدی وخصالہ اہل احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اعجاز نفس قدّم جس شہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم الکتاری رہے تو بحر  
آیت فضل ہرابت میں لیضلل اللہ قتالہ میں ہا د کے ارکما کہا جاوے اللہم اعطنا من نور النور

میں ستیاک اعمال کا۔ نتیجہ یہ ہے۔ اگر کوئی راہِ اعراض کرے کہ محدثین نے جو باثبات معجزہ نفس درم  
میں ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض روایات کو کلمہ آذا بیان کیا ہے اس میں بہت بات معلوم نہیں  
ہے کہ جب آپ نہ ہوں برنشریف لجانے آ کے معجزہ درم سے وہ تہرہم ہو جاتا اور اس پر درم  
کانتان ہو جاتا اس لئے کہ کلمہ آذا کلام عرب میں کثیر الوقوع کے لئے مفعول ہے جیسا لفظ کلمہ کہ  
اس کا مفاد بھی کثیر الوقوع کے لئے ہے۔ خاصاً جب ادا نام رد نام عمرو و لعدنہ کلمہ قائم رد نام عمرو

کے ہم ہی ہے۔ حال فی الاصلان و استعمال ادا لاد شملہ ادا اعلیٰ ادا نام رد نام عمرو ادا اعلیٰ ادا اعلیٰ  
نام رد نام عمرو۔ کس مفعول نفس سر کے بہت بات ثابت ہو گئی کہ یہ معجزہ کثیر الوقوع ہو۔ حالانکہ یہ  
معجزہ کثیر الوقوع نہیں۔ و علیٰ ہذا لفظ کلمہ کہ یہ کثیر الوقوع کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ پس  
اس کا یہی ہی مفاد ہوا حوالہ ۱۰۸ کا ہے کہ یہ معجزہ کثیر الوقوع ہو۔ حال فی الاصلان و ثانی معنی اللہ

والا سندہ۔ دوسرا اعتراض۔ اگر یہ معجزہ صحیح و کثیر الوقوع ہونا صحیح ہے تو اس کا ذکر  
حالانکہ کتب میں اس کا وجود ہی نہیں پس اس کو صحت و وجود کا اعتبار و وثوق کو نہ کر کیا  
جاسکتا ہو۔ تاویل بحول اللہ و قیۃ۔ یہ دونوں اعتراض بوجہ مردود مفعول ہیں۔ اولاً یہ کہ اگر یہ  
روایات بکلمہ آذا لفظ کلمہ کے بعض محدثین کو کلام میں ہیں۔ لیکن اکثر محدثین نے بلا کلمہ آذا  
و کلمہ کے تصریح کی ہے۔ جیسا کہ عبارات کتب حوالہ سابقہ سے بخوبی واضح ہے۔ پس حرج بعض کی  
اکثر کیونکر ہو سکتی ہے؟ ۹۔ دوم یہ کہ کلمہ آذا عند الوضوء اگر یہ کثیر الوقوع کے لئے مفعول ہے مگر  
کلام عرب میں استعمال کثیر الوقوع کے لئے عموماً نہیں لینے۔ بہرہ راز نہیں کہ جس حکم آذا داخل ہو چل

اور کسی ہی کا انبیاء علیہم السلام میں سے نہ ہجرت نہ ہیں بلایا یہ بیچہ صفت ابراہیمی اور کسی ہی کے سمجھو  
 تمہیں حجر کے لئے ساتی نہیں ملکہ احسن استرجوہ کے جو اس واقعہ کے لئے ہی نہیں بلکہ  
 جیسا کہ نشان سپہیم زرگوار جناب رسول مقبول سے اللہ مدینہ وسلم جو الہک بے مزہ نہ دھروں  
 سے معلوم ہو گیا اور آئیدہ دیگر حوالہ جات سے ہی واضح ہو جائیگا۔ اور نوید اسی ہی کے جو ہے یا  
 کے قول حسب تعبیر ظہری کا ہے کہ حضرت قاضی صاحب نے کس توثیق کے ساتھ مان فرمایا ہے  
 عبارتہ ہلک ا مقام ابراہیم متنا محمد و حرارہ امدل من آیات بدل النص من الكل هو الجراح  
 قام علیہ ابراہیم لساء البیت من اربع ساء و کاں بہ ارون مہ وادہ میں کثرت المسبح بالودی  
 کا اور الصحیح الصلوٰۃ ووصفہا فی الکعبین وخصصہا عندہ الذکاة من من العتار وعلقہ  
 اما سائر الامیاء و عظمیاء کثرت اعدادہ الوقت ستہ کل ذلک اسد۔ خلاصہ ترجمہ سماء ابراہیم  
 وہ پہرے کے وقت بلند ہونے دیوار یا خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام پہرے کے سرے  
 آپ کے دونوں بائیں مبارک اس میں نشان ہو گیا تھا اس سال ہوا بہر رحمت بن اور  
 دونوں پاؤں کا خون یک اور حال ہونا اسی پہرے کا سامنے نری کے اور کسی پہرے کا رہا اور  
 رہنا اسی نشانی کا اور اسیا علیہم السلام کی کسی نشانی کا باقی رہنا، محفوظ رہا اسی نشان کا  
 سال یک یا وجود ازدام خدایت اور کثرت یمن کے مجموعہ من سب الخمرع ایک ان ہے۔  
 برصا۔ اسعد ادم معلوم کر سکتا ہے کہ سفرہ نفس قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خاں بن بیٹا  
 مجموعی ہی ایک نشان ہے جو مقام ابراہیم سے تعبیر کیا گیا ہے مان بہت مجموعی و صورت  
 کسی نبی سے صاف نہیں ہوا اس ادنیٰ تعبیر البیان۔ بس نواں صریح حسب تعبیر ظہری کے ہی معنی  
 صحیح و مقبول ہوئے جو ہم نے راہ انصاف لکھے ہیں۔ وہ معنی نہیں ہیں محوشی سے رعم و دیکھے ہیں  
 کہ یہ ہجرت نہ صاحب ابراہیمی ہے۔ بس لفظ محوشی کی مکمل ہو گئی اور تہ حیات ہی نہیں بلکہ پہرے کے



اگرچہ کلمہ آذا کثیرا لدفع کے لئے موضوع ہے مہم سانی مدعا نہیں اس لئے کہ یہ امر بالتحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ آذ کے ذمہ میں شیم کے نشان متغیر مقام برطا ہر سوئے ہیں جیسا کہ عبارت تفسیر کشف الاسرار سے واضح ہو گیا۔ طهر لیسنا صلے اللہ علیہ وسلم اخرون منہ شغاب مکہ۔ یعنی انھیں صلے اللہ علیہ وسلم کے دم مبارک کے نشان مکہ معظمہ کی گھاٹیوں میں بائے گئے ہیں۔ لفظ شغاب جو جمع تکبیر ہے باطلاق مافوق الثلث کے غیر محدود و غیر محصور بردالالت رکھتا ہے و لامعاۃ جہاں بر اہل علم معنی نہیں کہ کلمہ آذا امارات نصیبہ مہملہ سے ہے اور قصبہ مہملہ فوب حزنیہ میں ہوتا ہے جیسا کہ سہر قادیان کا حروماں لکھتا آذا مقول ہوئی ہیں و ہاں حملہ حرفا للعادۃ او علی طریق المعنی مفہور ہوگا۔ اس سے بھی ہوں گے کہ طہور اس معجزہ کا ہمیشہ اور بطریق استمرار نہیں تھا بلکہ بطریق عجز از خرق عادی گاہ گاہ ظاہر ہوتا تھا۔ جیسا کہ معاد عبارت کسا سہر علیہ کیا ہے کہ کان ادا مشی ای حرفا للعادۃ۔ ولم یسک دیک ساہ فی کل حجر مشی علیہ۔ تاخیر آذا کہی زائدہ بھی آتا ہے۔ صاحب الفان درالہیں وعدتانی ادا نا اذۃ۔ یعنی آذا کہی زائدہ ہی آتا ہے پس اعراض ہی غلط ہے۔ تبیین یہ واضح ہو کہ معترض نے صرف ایک ہی معنی کو کہ کلمہ آذا استمرار کے لئے آتا ہے دیکھ کر اعراض کسا تھا۔ چونکہ اسات سو اہم تھا کہ کلمہ آذ متغیر معانی کے لئے مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ طرا حط عبارت تفسیر الفان سے واضح ہے اس لئے اعراض اس کا مطلق ہے۔ ولی ہا لفظ کان کہ سہ بھی مثل آذا کے معانی متعدد کیلئے آتا ہے۔ چنانچہ اسی تفسیر الفان میں یہی صراحت موجود ہے جو کہ عبارت اس کی زبان ہے صرف اس بعد اشارہ کافی ہے۔ قال ابو بکر

الردی کان فی القرات علی خمسۃ اوجہ معنی الاول والآخر فی المعنی المسطوح ومعنی الخال فی معنی الاول سعال ومعنی صاۃ اور اس کو آگے کہتے ہیں و کان یعنی معنی ومعنی حقر و حقد ولذا کید و فی الزائدہ اسی ملخصاً۔ سائر علیہ لفظ کان و لفظ آذا کے اعتبار سے یہ امر من بالکل بوجہ ہاں





اخیر صرتن کہ صاحب الفان کار۔ اکوراندہ فرماؤں تو عرض ہی ہمس بیسک۔ سن افق  
 تصریح محدثین ماجد زلال میر کے ظہور مجرہ قدم سہرت کا حرا ملقاہ صحیح ہوا اور نظیرہ باب کشفہ لبسفی  
 مبارک وارہ بکرا آدا و کال و مد کمرہ دروکان و مدہ طالعہ و اتح ہوئیں۔ جواب ہے دوم کا ہے  
 اولاً معتصم کو سہ صر کہان سے تا مت ہوا کہ فو محرات کتب سے تا س ہوئی ہیں بھی صحیح ہیں تا  
 اور سحراب جو دیگر کتب محمد بن محسن دابل سر و توارح سے باہر موت کو ہو چکے وہ سب غلط ہیں اگر  
 صر کہنے کوئی دس مسد و جمع و تہ کتب ائمہ اعلام پر عمل کر لی ضرور ہے تاکہ عرض قابل بہت ہے  
 کو کہ صریح حدس ظاہر ہے کہ خدیوی و مسلم نے ہی مامی احادیث صحیحہ کا احاطہ و استنباط نہیں کیا ہے  
 حالانکہ و صحیح سند میں اتح الکلب اعلیٰ حد کی سلمہ کی گئی ہیں۔ حضرت شیخ جلال الدین سیوطی  
 رحمہ اللہ عیینے ہی کا جامع الجوامع میں یہی دریاہ کنابون کی احادیث درج کی ہیں اور کہا ہے کہ  
 اس میں کوئی ہی ایسی حدیث نہیں ہے کہ اول کو غرضی کہا جاوے اندر منصوص و مفصل سیراب کا  
 صحیح سند میں ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ حضرت محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ تحریر فرمائی مشکوٰۃ میں  
 لکھتے ہیں "احادیث صحیحہ منعمہ شرف در بحاری کو سہ سال اسناد کردہ اسے صحیح را ملکہ  
 بعض صحاح کہ بر اسال بود بشرط البان بر بنا و ردہ اند چہ جائے خلق صحیح بخاری گفت  
 کہ ساوردہ ام من درین کتاب مگر انکہ صحیح است و رک کردم بیسے از صحاح را۔ و مسلم گفت کہ ہر چہ بین کتاب  
 آوردہ ام از احادیث صحیحہ است و مسلم کہ کہ نہ ساوردہ ام درو سے ضعف است و معلومی در جمیع انواع  
 احادیث از کتب کثیرہ آوردہ از چاہ کہ سنجاد است کہ کہ درو سے حد سے ساوردہ ام کہ موسوم بہ  
 وضع ماثر و بالغان محدثین منزو کہ مردود بود۔ بہتئی ملفظاً۔ نقطہ۔ شرح سمرقانی و در حضرت  
 شیخ اہل محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ در صحیح بخاری و مسلم اسناد بہ کون جمیع صحاح  
 و خود صحیح کہ ہر یکہ از اسان بعد احاطہ استنباط۔ و شیخ ابن صلیح نے اسناد را کہ مسند رک حاکم

آئی اس کے دیکھنے سے نورامان رہا وہ ہوتا ہے۔ قال صاحب السراج المحلہ فی باب سلام الخیر السبح

ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم الکاء علیہ مرفوعہ وھو الذی لقاب لہ رقاب المرقع وھو الخیر الذی بہ انزال اصالح

**خلاصہ ترجمہ**۔ کہا صاحب سرت جلیو نے یہ سچ ماسک کر کے مجھ کو شجر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس پہر گنہی لگا کر نیکہ کہا تھا اس جگہ کا نام رقاۃ المرقع ہے۔ اور انک

دوسرا تپہ ہے کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولگیوں کا نشان ہے۔ اور صاحب سیر النبوت

لکھتے ہیں والداس یتبرکون لمسہ۔ یعنی لوگ میرے جال کر اس کو لمس کر لیں۔ اور عبد العلی

الی دار الجوب میں حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ معجزہ یاد کر کے معجزات کے اس تفصیل سے لکھا ہے

سجدہ بنی ظفر وادرا الا ان سجدہ بنی ظفر نامند ثوب سجدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در محل بنی ظفر ہاجر

ار صی پیش ابن سعود و معاذ اس جبل و غلر ان رسیدہ نماز گذارد و پیر سنگے کہ در آنجا است نشستند و

بعضے از علمائے تاریخ نوشتہ اند کہ ہر نے کہ حمل نگرفتہ باشد چون بر آن سنگ نشینہ حال گردد۔

و این خاصیت پیش ہل مدینہ مطہرہ قدیمًا و حدیثًا مسجد شہر رسیدہ است۔ مطری میگوید کہ حجرہ

کہ در جانب قبلہ این مسجد است سنگہا است کہ برو آنجا است میگویند کہ آن اشعار فرمودہ آنحضرت است

و بر سنگ دیگر نامند اثر مرقع واقع است۔ گویند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروئے بکے فرمودہ بود

و مرقع مبارک را بروئے ہزارہ دیگر سنگے دیگر آنجا اصالح است و مردم بہ بہ انہا تبرک می جویند۔

انہی ملتقطاً۔ علامہ محمد الدین حسینی قاسم کتاب مخاض المظاہر فی فضائل طایبہ میں کہ عبارت مذکورہ

جذب القلوب گویا اسی عبارت عربی کا ترجمہ ہے لکھتے ہیں و فی عربی ہذا المسی اثر کاہ انور مرقع

ذکرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الکاء و وضع مرفوعہ الشراعیۃ علیہ علی محمد الاحقر اصالح۔ **خلاصہ**

**ترجمہ**۔ جانب غریب اس مسجد کے نشان ہے کہ نبی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اوپر

تکیہ لگایا تھا اور دوسرا تپہ ہے کہ اس پر نشان انگ سان مبارک کا ہے۔ علامہ نور الدین بنی



ہو گیا اس پر بن آپ کے بازو اور پہنچے گا۔ اور مجھے معمرہ ابسا منہور ہے کہ تاج اس کی زیارت کرنے کو جانے ہیں اور یہ بھی آپ سے معمرہ ہوا کہ سنگ بیت المقدس مثل خمیر کے نرم ہو گیا ہے اب انہی سواری کو اس سے باندھا تھا۔ آج تک مخلوق خدا اس جگہ کی زیارت کرتی ہے معمرہ اور بکس حاصل کرنی ہے۔ علاوہ ان معجزات کی جو مذکور ہوئے علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ سے کبھی نے معمرہ خندق کا حال پوچھا اور جناب موصوف (جو اب دیا ہے واقعہ کو صحت)

فتح المعال اس طرح نقل فرماتے ہیں۔ **ہل ما ذکرنا لعلی بن الطرس فی التفسیر ما ان اللہ علیہ**

**وسلم ما حصل الخندق وطهره الصحیح وعمرہ الصحاحۃ عن کسرها** صل علی اللہ علیہ وسلم الی الخندق وصریحا ثلث ضربات واما الامت وقعت صحیح ذلک وہ ضعیف۔ **تس جواب دیا** صریح شیخ نے

اما حدیب الصحیحۃ التي طهرت فی الخندق وعمرہ الصحاحۃ عن کسرها وطهر بها ثلث ضربات کسرها

فانہ صحیح وروى طرف بالفاظ معددة ما خرج البیهقی والولیعیم فی دلائل النبوة من حدیث

عمرہ عرف المزنی وروى حدیث سلمان الفارسی ومن حدیث رابعین عارب واصلہ فی الصحیح من

حدیب حانوقال انہ لم الخندق۔ خلاصہ ترجمہ۔ **نعلی او طرس** نے جو اپنی تفسیروں میں

بیان کیا ہے کہ عروہ خندق میں وقت کھودا خندق کے ایک تہہ نکلا اور صحابہ اس کے ٹوٹنے

سے عاجز تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **نشر لعلی** فرما ہوا اس پر تین ضرب ماریں وہ پہرہ ہر کم

ریزہ ریزہ ہو گیا۔ **معجزہ صحیح ہے یا ضعیف؟** (شیخ کا جواب) حدیث اس پہرہ کی جو خندق میں نظر آئی

ہو اٹھا اور صحابہ اس کے ٹوٹنے سے عاجز تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین ضرب سے

ٹوٹ گیا اور نرم ہو گیا۔ بہرہ حدیث صحیح ہے اور متعدد طریق سے وارد ہوئی ہے۔ اس حدیث

کو بیان کیا ہے بیہقی اور ابوالنعیم نے دلائل النبوة میں عمر بن عوف مرنی سے اور حدیث سلمان

فارسی سے اور حدیث سراہین عارب سے اور اصل اس حدیث کی جابر سے ہے کہ کہا جابر نے

رحمۃ اللہ علیہ، فاروقانی اخبار دار المصطفیٰ من فرماتے ہیں۔ **دلائل** مسجد البغدادیہ  
 اسطرح داخل ای عمود و صحراب سے اترے لوگوں نے حاکم بعدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **صلی اللہ**  
 ترجمہ مسجد کو بنام بعدہ شہور ہے اوس کے ایک سو نو میں نشان ہے **سُحْم** حجر حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا۔ یہہ دونوں روایت مولانا صی الدین الوائجی عبد المجید فادری نے رسالہ  
 مرتجی بالقبول خدمت قدم الرسول میں لکھی ہیں۔ **مدارج البیوہ** میں حضرت محدث دہلوی رحمۃ  
 علیہ فرماتے ہیں۔ چون در آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ما را مال گردانید سر مبارک خود را بر  
 سنگ تہنہاں کہ شخص خود را بس رم کر خدا عالی آل سنگ را۔ انتہی **صفا قرۃ النثر**  
 لکھتے ہیں **طلب** یلین لذلک کہ الغلو بہ کما کانت تلمس لتعلہ الجلامد۔ **خلاصہ ترجمہ** یعنی رم  
 ہو گئے **غلو بہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے جیسے رم ہو جاتے تھے بہتر آنحضرت کے کس  
 بارے مبارک سے۔ واضح ہو کہ ترجمہ بہتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے  
**ہجرہ** سے بہتر اور بلند تر ہے اسلئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کس پائے سے بھی  
**پتھر** رم ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام با برہنہ تھے۔ الحق **ذلک** صل اللہ علیہ وسلم من لساء۔  
 ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ علیہ وقایین لکھتے ہیں قال الوعیم الحافظ لما دخل رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم الناصر مال براسہ الخجل لحنی شخصہم ملاں اللہ تعالیٰ الخجل حتی قیل لاسہ واسترجع الخ  
 من الخجل الازہم ملاں لا حتی اثر فیہ مد راعہ ساعدہ وذلك مشہور **لصعدہ** الحاج و برتہ وعاد  
 صفحہ بینہ المقدس کھنڈۃ الخمن مرط بہا دابنہ والاس ملتہمون بملک الموضع **السرک الیم**  
**خلاصہ ترجمہ** کہا حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے جب دہل ہوئے جناب رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم عاز بن جبکا با اپنے اپنا سرٹن پہاڑ کے تاکہ گھارے اپنے تئیں پوشیدہ کرین پر  
 نرم کیا اللہ تعالیٰ نے اوس پہاڑ کو اوڑھ لیا اور غار من دہل ہوئے اور آرام لیا اور نشان



دارِ نیابِ موافقِ محققِ محمد بنِ کرام دہل سب عظام کے صدور و وجود اس حجرۂ کا یقیناً تابہ ہے۔ اب  
 بھی اگر مگر اس کی نگذریہ کرے اور خاصۂ ابراہیمی کہے تو سوائے آیت ہم فسب فلوکم من بعد ذلک  
 فی کا الحادۃ انا سلت مسیحا کے اور کیا کہا جاسکتا ہے حفظنا اللہ وایاکم من مساوۃ القلوب و  
اساءۃ الاعتقاد۔ احقر الطلیہ۔ خادمِ انام نے چند روایات ماثباتِ مطلقِ صدورِ حجرۂ نقشِ قدم  
 حنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موافقِ کتبِ معتبرہ و محدثینِ محققینِ اہل سیر سے نقل کر دیں جو  
 اطباءِ انہیں روایات پر کفایت کے اظہارِ نقشِ قدم حضرت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشتبا  
 صحیح اسناد میں حوسرون شہر شام جہان آباد دہلی۔ کوئلہ فیروز شاہ بادشاہ سالق دہلی بن رمارنگا  
 انام و مرجعِ ماس و عام ہے چند افعالِ صلی اکرم و سوحین ذوی الاحترام کی نقل کرتا ہے۔ طالسینِ حق  
 سوارِ مخلصانِ درست کردار پر واضح ہو کہ نقشِ قدم فیضِ شمیمِ خیابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ  
 ہی ہر علم کا تفریحِ علمادین و محدثین یا تمکین و سوحین صدقِ آئین و صلحا و ائمتہ حضرت رسولِ امین  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام الی بوم الدین ملازنیاب صحیح و مستند ہے اور صحتِ اس نشانِ قدم مبارک کی  
 اہل نفس کے نزدیک اس درجہ بایہ تموت کو سوچی ہے کہ اصلاً ابار و انکار کو گنجائش و دخل نہیں ہے و بلا  
 اشتباہ روایات اکابر و اہلِ دوار و راجعِ سبب اس سنگِ حالِ نقشِ قدم شریف کو حضرت مخدوم جہانیاں  
 جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ رماہ سلطان فیروز شاہ بین مہرہ طبعہ زادہ اللہ نرفا و عظماء سے دہلی میں  
 لائے اور سلطان مذکور نے کمالِ عظمت و احلال سے اس قدمِ فیضِ شمیم کے لئے کوئلہ یعنی چوٹیاں سا  
 قلعہ سنگین باحصارِ ستین و دروازہ کا رفیع و سجد و حطیرہ تیار کر کے بتظیم تمام و تکیم و احترامِ عینہ  
 قبر شاہزادہ فتح خان مہر و پرکھ بعض کے نزدیک فرزند ارشد و بعض کے نزدیک بیرو شاہزادہ و حضرت  
 ہر جیس کہ ناظرین رسالہ ہذا کو ملاحظہ روایات آئندہ معلوم ہو جاوے گا لیکن نصب کرایا اور سی زمانہ سے  
 آج تک علامہ دارموشانج کبار و مسلاطین ذوی الاقتدار و اطر سے دلائلِ ہر اس کی تعظیم و تکریم کو

من حاضر تھا غزوہ خندق میں۔ اسی میں الناصحین میں حضرت محمد بن شیخ محمد الجابی فرماتے ہیں

جوہر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمد و سنگ در دست داشت و گفت یا محمد ابن سنگ

است از سنگ ہاے داؤد۔ رسول علیہ السلام آنرا بدست گرفت در دست و انچہ دم نرم شد۔ یہودی

ابن معجزہ دید و حال مسلمان شد و ایمان آورد۔ آری اب القان یہ ہمہ امر مخفی نہیں کہ خصوصاً بہتر

عالم صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام کے لئے نرم ہوا پتھروں کا حتیٰ کہ نشان مرگ

انبیاء جمیعہ کہ نشان ستم خجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ساری حضرت عیسیٰ علی نبیہا و علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا موجود ہونا حوایجات سابق سے بوجہ حسن ثابت ہو چکا ہے حضور پر نور سرور عالم صلی

علیہ وسلم کے اکابر امت بھی میرکت اتباع اقدام ایسی قسم کی کرامات و غازی سے ممتاز ہوئے ہیں

جنانچہ نشان سپریم بزرگوار جو بحوالہ سفر نامہ ناظر خسرو لجنی کے بابہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ اور حضرت

سید نواز تہجد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ برحق حضرت سلطان العفراء سلطان نصیر الدین شاکر

دہلی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات و احوال الکام میں حال فیض شتمال حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہے۔

کہ کہ در باب مجاہدات سلف صالح بود فرمودند خواجہ احمد میفرش لود جامی ازان میگویند اور دین

خشب شراب بر لاشہ پاکر دہ دوشہر آورد سے دفع و ختہ۔ روزے جبکہ شراب بار کردہ ہر لاشہ سے آورد

کنارہ آپ رسید لاشہ ندر سے درنگ کرد یک جا یک حکم زد۔ چاکہ دگر حکم ترازان زد لاشہ

سرس کرد و گفت کہ کم احمد صلی اللہ علیہ وسلم میگویند مرو۔ و احمد میگوید مرو من گفت کہ سبب

یہا بخا خشک شراب پاره کردہ راہ کوہ گرفت۔ دوازده سال ہمدان باد یہ بالائے کوہ لود۔ آیت

کہ از شیخ منقول است ہمدان کوہ باگستان بر سر سنگ نبستہ است و بنفش پر سنگ برآمدہ۔

انہتہ عبارت۔ جبکہ متبعین اقدام حضور و انام علیہ النبیۃ والہم کے لئے خرقا العادۃ نرم ہوتا

تھوڑا سا کفایت ہوتا ہے تو حضرت سید کا نشان صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا ملتا ہے۔ بلا خشک



ہاں سرف وافی حاسے آئے اور منہ نظر اس صہ - - - - -

ہیں - چنانچہ قتل واپس آئندہ سے لڑا جس اس بکا - - - - -

بزرگ سے کہیں کف مائے وود [ ] سہا سہی - - - - -

خاکسار را قہم آہم اولاً لعنہ حالات حضرت محمد صیب میو صوفی اکبر و - - - - -

کے لکھیگا - بعد ازاں حال لائے لعنہ دوم مبارک کا و کھس - - - - -

سنگ مقدس نشان قدم مبارک کا بد سا ہر ادہ فتح - - - - -

ہو ملوے کہ لقی حق قدم مبارک کے لائو لڑ کیسے عالی رتبہ - - - - -

مفتویٰ حقے اور لعنہ کر کے والے یکے سہا سہی - - - - -

تفہیم و احترام نشان قدم مبارک بن اپی جان و مال کو سار کر کے شک - - - - -

جائیں گی کہ جو آستانہ و گرد و لوح آستانہ شرف - - - - -

اول کی قور کو درگاہ قدم شرف و اتصال سے - - - - -

و درویش فلان مقام پر فصل درگاہ عرض شہاہ کے آسودہ - - - - -

کہ زمانہ دراز سے یہ مقام برکت انعام درگاہ قدم شرف - - - - -

نام سے شہور و معروف ہے اور لے اس ساداس - - - - -

مین دین ہو نیکی و سبیلہ نجات جاننے - - - - -

حال فیض اشتمال حضرت مخدوم جہانگیر

شیخ المتعین حضرت مولانا شاہ عبدالرحمن محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ راجا اجبار مین لکھتے ہیں

تا آنکہ مخدوم شیخ نصیر الدین محمود خود فرستند و فرمودند اسے فیروز بہت خوشین و بادشاہی قبول  
 کن۔ فیروز ناظر ہوتے شد و از فرمودہ ایشان پیچ گزیر نہ پید گفت کہ حضرت مخدوم چند النما سزاوار  
 مخدوم فرمود انچہ کہ گفتنی است بگو۔ گفت یک النما س من آن است کہ بادشاہی باین شرط قبول  
 کنم کہ بیچ فردے اندازہ اوکل عالم از دست فیروز جو رہے و سب سے نزد کہ سبب آن در قیامت خود  
 گردد۔ مخدوم فرمود کہ اسے فرمان میتود کہ از دست فیروز بر پیچ احدے و بر پیچ فردے جو رہے و  
 ستے اندر کہ پیش نخواہد رفت۔ فیروز گفت۔ النما س دوم آنست تا آنکہ بادشاہی فیروز با سزا  
 در مملکت فیروز اساک باران نشود و قحط نبیست در تاحلق عالم را سگی ساش نہ باشد۔ مخدوم فرمود  
 آسے فرمان پیشور تا آنکہ بادشاہی فیروز است در ولایت فیروز اساک باران و قحط نخواہد شد۔  
 باز فیروز را تہاس کرد تا کہ بادشاہی فیروز باشد اگر بر ولایت فیروز را تہاسمانی نامزد شدہ باشد آن  
 قحط و بلا بر سر فیروز نازل شود و نہ بر ولایت فیروز۔ مخدوم فرمود فرمان پیشور تا آنکہ بادشاہی  
 فیروز است قہر لال نخواہد شد بر سر فیروز و نہ بر ولایت فیروز۔ آنگاہ مخدوم باز اسے فیروز بگرفت  
 و بہت بستاند۔ نقطہ ناظرین یا نگین کو جبکہ معلوم ہو گیا کہ حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ بزرگ  
 صاحب بصیرت جامع علوم صوری و معنوی و مسلم البتہ تھے اور حضرت سعید کاظم پیر و پیام  
 صادق سلطان فیروز علی بادشاہان اولوا العزم عادل و اگستہ دین پرور بیک سیرت تھا۔ پس  
 اسے لوگوں کا قدم مبارک کی غایت درجہ کی تعظیم کرنا اور ارباب علم و اہل باطن و صاحبان قرائع  
 مستترہ کو دلق کے سارہنہ کی تصحیح کرنا اہل بعین کے لئے واسطہ ثبوت صیبت این نقش قدم  
 مبارک کے دلیل ہیں و برائی ٹوٹن ہے۔ اب خاکسار قائم الحروف کیفیت لانے اس مقدس نقش  
 قدم شریف کی کہ حضرت مخدوم صاحب سعید زائد سلطان فیروز بین مینہ طیبہ سے دہلی میں لائے  
 اور فیروز شاہ ہندو نے یہ کونڈہ سجدہ و حلیہ وغیرہ اس کے لئے تعمیر کرایا اور احوال انتقال شاہزاد

بودند و اسے شنیدند کہ یاد داری لا لغفوا ابن بیدی ولدی۔ یعنی اسے زیارت کنندگان کی طرف  
 شہید پیش دست فرزند من۔ پس حاضران دور شدند۔ مرتبہ دیگر اسے شنیدند یاد داری لا لغفوا  
 ابن بیدی تواری اسے فرزند من استاده شوش دست زیارت کنندگان من۔ انتہی  
 حضرت احمد بنی رحمۃ اللہ علیہ جو مرید حضرت مخدوم صاحب موصوفہ ہیں اسی حکایت کو زیادہ تفصیل  
 کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔ چونکہ وہ حکایت گویا ایک رسالہ حکانام سیرنامہ ہے انشاء اللہ  
 بعد حال سلطان تغلق فیروز شاہ و تالیف نامہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 کے لعل کیا جائیگا۔

### حال سلطان تغلق فیروز شاہ بادشاہ دہلی

خزینۃ الاصفیاء میں مثنوی غلام سرور نے لکھا ہے۔ فیروز شاہ بادشاہ تغلق بن سلاور صاحب  
 ابن بادشاہ بسیار نیک نام و نیکو کار و رعایا پرور و رحیم و کریم بود۔ رعایا سے ہند وجود دی جو داد  
 ار نعمتات وقت می شمرند و سے تمام حیات در تعمیر انہار و جوں و ساجد مصروف ماند و اشتغاف  
 حرایبہا سے زیادہ سلف بخوبی کرد۔ انتہی مختصراً۔ حضرت پیدنا سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ ۳۱  
 سیح سنبل میں افادہ فرماتے ہیں۔ لعل است کہ بعد از نقل کن بادشاہ گل خوارین و سلطان  
 سپاہ بر سلطان فیروز رہی گشتند کہ اکنون بادشاہ ماسکطان فیروز بادشاہ و سلطان قیسر  
 بادشاہی رہی ہمیشہ و میگفت کہ بار خجلائی بر سر خود نہاد و در قیامت از بر خود  
 جواب دادن و چندین حساب را متعجب شدن کار خود مندان نیست۔ بادشاہان خود مست  
 بادشاہی خود را ترک کردہ بفقر و مسکنت در آمدہ اند منکہ نظر و مسکنت خود را گذارستہ چاہی  
 اختیار کنم جز حاجت نباشد۔ و بیچ نوع سلطان فیروز بادشاہی قبول منکر و بر تخت نشین

آن سلطان فیروز تیز خط پرست خط خود نوشتہ بود۔ فقط۔

## واقعہ وفات فتح خان مرحوم ابن یامییرہ سلطان فیروز مغفور

کتاب طغات حاسبہ میں کہیہ کتاب حضرت شیخ العفا رشید عبد اللہ علیہ الرحمۃ عرت حضرت خواجہ خرد و قلع ارشد حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ نے مولانا محمد حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ برحق حضرت خواجہ صاحب مہجوت کو نام سے تصنیف فرمائی ہے۔ اسی کتاب میں حضرت خواجہ خرد و علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ وقتیکہ سلطان فیروز بیلادست مخدوم العالمین بفتح خواستہ بود فتح خان کردریان او سلطان عہد قدم ہمارک حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لودتا ہر کس کہ پیش از بلدیگر بجاہم بقامت تابد آن نشان والارشان بپسینہ او گذارند فتح خان مذکور بحد استماع واقعہ حضرت مخدوم جہا میاں وصحت یافتن الیتان بدعا حضرت قطب المکرمین براس تاوچا سوار شد تہا لبوسے یالی پین شتافت و بوقت شام در آنجا رسید و اسپ را بر در خانقاہ عرض شتیاہ حضرت مخدوم العالمین گذاشتہ اندرون رفت حضرت مخدوم درون حجرہ مشغول بود۔ و مخدوم شیخ زینا کا از خلفائے خاص حضرت قطب المکرمین بود حلقہ تجرہ در دست گرفته الیتادہ بسان قبل مست می جبیدہ فتح خان ما پیرسدہ دلیرانہ درون حجرہ رفتن خواستہ حضرت مخدوم شیخ زینا گفت اسے کچھ کجا پیروی نہ خواہی کہ سلامت باز آئی۔ گفت مستلا میروم و سلامت باز آیم آہنگناہ فرمود کہ اگر سلامت بیائی پیرین من پارہ گئی دالاسن جامہ ترا پارہ کنم فتح خان چون خوانان ہمین لغاؤل بود دلیرانہ درون حجرہ رفت و دید کہ حضرت مخدوم العالمین در استغراق اندہ فتح خان دست بستہ بایستادہ پس بے آنکہ کسمے حضرت را جبردار سازد از زبان بہا کہ حضرت لفظ برآمد۔ برو بگیر قدم آن سرور را۔ فتح خان شاد شد زمین بوس نمودہ آمد۔ و ہمچنان مخدوم شیخ زینا راست الیتادہ ہدیہ گفت یا شیخ چگونہ مستلا برآمد۔ فرمود اسے کچھ

فتح خان کے اس خطرو میں بہت قدم نہیں سیم اوس مرحوم کے سید بنغیب دروہد و فاضل  
 و دیگر حوایات بعدہ نوبت نامہ حضرت شیخ اجل محبت دہلوی عبد الرحمن کا یہ خطبہ شیخ سید  
 بادشاہ وقت اس مقام میں الیہام کے ہیں دستوری ہوئے سید صفیہ بینات جب ان کا  
 دربار میں نامہ حضرت احمد پرنی علیہ الرحمہ مرید با احتضار حضرت محمد رحمہ صفا صوفیہ بہ سال  
 سبز نامہ حضرت مخدوم کے زمانہ حیات میں آپ ہی کر شادت لکھا گیا تھا اور دست ب طبقہ مسلمان  
 سے نقل کر کے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ خوار و محزون میں لکھا ہے۔ نقل بہت  
 سلطان فرور مستغفر و مریدان بود و بموجب اتماس او تعین بسا مقدار یک کروڑ و ستر ہزار  
 تنگہ رواج ہند از جنس دمناع و نقد بخلیفہ مصر سائیدہ قدم بیہ عالم مصادقہ صلوات اللہ علیہ  
 علی آلہ و صحابہ را بحوالی دہلی آوردند سلطان میر و زبا عیان و اسرافت دہ کروست ہیندا رفت و بزرگ  
 نہادہ ہارا الصفا الشہر لقیہ و آباد آورد و مبلغ و نقد جنس بسا بچہ مردم داد۔ و بعد از وفات فتح خان  
 نبیرہ خود بر سببہ او داشت در سہ کچہ و حصار وسیع و جاہ بزرگ عمارت فرمود و اجہ از آب  
 زرم در سرکار بادشاہی جمع شدہ بود در اچاہ یکتہ و خرمنے اسنگ لودہن مناسب در و ترسیت  
 شود راست کرد و طعام بسیارہ تنگہ لویہ تقرر نمود و اراضی بسیار دباغات از ہی خاص کر نام آن  
 است مثل لقععات مختلفہ بعضے ارضہ و بعضے اراضا کہ تفصیل آن در زمان میرورلیست و نقد  
 کرد و در ماہ صفر حرم اللہ بالجیر و الطفر در شہ سج و کتین و سج ماتہ وقف نامہ مجہود و سخطہ علماء  
 و سنخ نامہ و فضات اسلام داعیان ممالک نظام دارالسلطنت حضرت دہلی دست کردہ مخادمان کہ  
 از مصر سہراہ آمدہ بودند حاجی شمس الدین و حاجی محمد سہرکہ حاصلات آن رئیس خفان و سکیان  
 صرف نمادہ۔ کہیرن مستعدی ابن تخر لستم ماہ ربیع الثانی سہہ خمس و العت آن وقف نامہ الزاولا  
 حاجیان مذکورین طلبیدہ و بوقت مطالعہ و زیارت دخط مخدوم جہانیاں و بزرگان دیگر کرد و سہراہ



حلال است و سلطان بہد فرزند فرزند بخدمت لشکر آن مقام شہر قیام نموده آمد۔ استہ۔

حسب سیر السازل کہتے ہیں در نواح دار الحکافت واقع مکاناں دہلی قدیم از جا کونکہ قدم شریعت

کہنا ساختہ فرزند شاہ بادشاہ است۔ و خادم شریعت صلی اللہ علیہ وسلم را ل شہر آوردنی آید

کہ تہمتا پانصد سال شدہ باشد کہ قدم شہر را خدمت عہدائش جہان گشت از رستہ سورہ آوردہ بود

حضرت شیخ اہل محدث دہلوی مولانا شاہ عبدالحق علیہ الرحمۃ تاریخ ذکر ملوک میں سلطان ورد کے

حال میں لکھتے ہیں۔ سلطان بگفتہندگان لہر فتح خان را کہ سرہ دے لود و کار با و فتح ہاے

نظیم کردہ ہم در حال حساب سلطان فرزند شاہ مرد و لستہ قدم حضرت سیدہ کائنات صلی اللہ علیہ

و سلم بر سر قبر سے نشانہ بود۔ غیاث الدین علی شاہ لعب دادہ و لہم خود گردانیدہ و کار و باطل

تمام با و لہو بعض نمودہ در ہمیں سہ تسلس و شہادت رحلت کرد۔ ملاحظہ صنادق کسری جمہ آ

علیہ السلام گرد شدہ حضرت شیخ محدث دہلوی موصوف علیہ الرحمۃ کتاب کلمات الصاوقین میں کہ چونکہ

ایک ہزار نمیشیں ہجری زمانہ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ میں تصنیف کی ہئی حضرت دہلی کی تعریف و

وصیعت میں تکرر فرماتی ہیں۔ چون ہمیشہ این شہر سکس غزبران و دیگر مدگان ابی و نفران و قیونان

بادشاہی بودہ ہر سال کا اثر سے حاصل و برتہ جدا دار و دہرگاہ حضرت رسالت ماہ صلی اللہ علیہ وسلم

و جن شہر سی و سجد شہید گاہ و سجد خواجہ معین الدین و مالقاہ حضرت سلطان المشائخ و فرور آباد دہلی

نسبت بسا را کہنے این شہر نیایوی برکت مخصوص و شہر دانہ۔ انتہی۔ مولوی محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ

کتاب مذکرہ اولیای دہلی میں کہ سہ کتاب حضرت موصوف فی زمانہ محمد شاہ بادشاہ ہندوستان

سہ ایک ہزار و کمپو پاس میں تصنیف فرمائی ہئی سلطان فتح خان مرحوم کے حالات میں لکھتے ہیں

او علیہ شجاعت نشان فتح خان بن سلطان فرزند شاہ مرد صاحب مال حب و درویشان با کمال

یود ہر گاہ مخدوم جہاں بان سنگ حال نقش قدم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دہلی آوردہ حوالہ سلطان

نیرسید رسیداری خود نصا گرفتہ آمدی اما دہلی خود سلامت سمیتوان رسید فتح خان گفت  
 با حضرت آرزو سے من ار دل و جان ہمین است سببیت ہمین نفاول درینجا آردہ بودم امدتہ و امنہ  
 کہ مرکز بشارت یا نعم پس بنیاد شکی فزارہ روی از انجا ابرسیدہ و ارشدہ روانہ گشت چون نزد یک  
 دہلی رسید ریر دستہ فرا زاد خواہش گرفت و چادر بر روی کشید و جان بکن تسلیم نمود۔ چون ابن جم  
 سلطان رسید وعدہ خود بجا آورد و نشان قدم مبارک حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پسیدہ او گدانتت۔ انہنی کلامہ۔ واضح ہو کہ ہی عبارت حسب سہر الاطباء نے صرف مخدوم  
 جلال الدین کسبر الاولیاء فردس سرفہ کے احوال صنف ستال من لکھی ہے۔ راقم آثم کے والد ماجدہ  
 حضرت مولانا حافظ قاری محمد مرید الدین سہید علیہ الرحمۃ نے رسالہ سبب السلول علی من انما اثر  
 قدم الرسول من اسی عبارت کے حاشیہ پر مضمون کہ تنبیہا لکھا ہے وہ قابل دید و لایق عبرت اہل نظر  
 ہے۔ نتیجہ یہ۔ اس جگہ سے خیال کرنا چاہئے کہ کسنا و ثوں تحقق اس قدم مبارک کا اول اولو الام  
 ایمانی اور فتح خان کو حاصل ہوا تھا۔ جس نے آریس میں وعدہ کیا تھا کہ جو پہلے جان بحق  
 ہوا اس قدم مبارک کے سببہ سر رکھے گا سخن ہو اور واسطے استعمال اس عظمت و برکت کے ہر ایک کو  
 آرزو سے قدم مرگ تہی بہان تک کہ سلطان سے ہی استدعا با جناب الکریم کیا اور فتح خان  
 آرزو سے محبت اون جو پہلے جا حاضر ہوا۔ سبحان اللہ ابک وہ اہل ایمان و ایقان ہے کہ نقش قدم  
 سینہ پر رکھنے کے لئے قدم مرگ کو گوارا اور جان شاکر کرتے تھے ایک یہ کہ مرگوار کا انکار نہ تھا  
 اس کے اصرار ہے۔ فاعتر وایا اولی الالبصار۔ بیمن لغاتہ۔ ہا ذکباست تا کجا۔ اتنی کلام اللہ فی  
 دین طبقات صاحبہ میں لکھا ہے۔ از انجملہ مدرسہ فتح خان ات کہ حالاً از احطیرہ فتح خان خوانست  
 دہن فتح خان پسر سلطان مذکور بود و گویند پیش از سلطان فیہ در تہاہ فوت کرد۔ قروے دہان  
 مدرستہ و بالاس قروے نقش قدم معلم آن سر درست کہ از مدرستہ مدید و عہدہ تعمیر زیارت گاہ

ایک فزل اسی کے پیئے سے نکالتے	پالی قسم شرف کا آب جیاتے
<p>حرب رخ السورخ سناہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی کو مکتوب منظوم میں کہ</p> <p>طریق نصیحت واسطے السرام ریارت حضرت دہلی کے لکھا تھا۔ چند اشعار اس قصیدہ کے لکھے جاتے ہیں</p>	
اشعار فیض آثار	

گاہے بید سے مستام خواجہ	آئی و شوی غلام خواجہ
آن تہ احد کہ قطب چرخ دین است	ماہ فلک و شہ زمین است
آرے آندری نہ چوں سلطان	حول خصہ منوی آب حیوان
بخشدہ جیات جباودانی	یارب کہ ہمیشہ زندہ مانی
بستزاراں بچہ سر جہر	شیخ دو جہان نظام ملک
گہہ کردہ ز رشوق پاسے ناسر	آئی سوئے مستم بہم پیسر
کوسی قدم شہ لب اورا	مالی تیغ خود بخاک آن پا
خلقتش بہ کوسہ سے شمارند	زان اہل صف شایسی دارند
آن کہ بے جوہر مقام دہلی ست	زان نگہ خور و نام دہلی ست
دہلی و ہزار جاے دلکش	ہر جاہیو بہشت جاوداں نش

اور تذکرہ لوہبہ نامہ حضرت شیخ اہل محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا جو مولانا محمد احسان الحق صاحب مرحوم و مغفور نے بغیر عنایت راقم القلم کے لکھا تھا۔ منہجہ دہلی تذکرہ تو بہت نامہ جناب مولانا مولوی محمد انوار الحق صاحب دام مجدہ خلعت الصدق حضرت بہرور کے پہلے وقت تک موجود ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے۔ این ذکر بہت دریاں آئندہ مخدوم انام سیدہ جلال الدین بخاری معروہ بہ مخدوم جہانیاں جہان گشت نمیرہ قطب احدیہ و فرج حقیقت حضرت سید

نمود و نے طلچہ ساخت و بفتح خان اقرار کرد ہر کہ اول از بن جهان رحلت نماید این سنگ در آن  
 نبی القلیں مرفرا و نصب نمایند پس فتح خان از دست صاحب دلات ہمیں تعایض است کارسما  
 ہشتہ میر و دہچیان سد و آن سنگ در قلچہ مرتبش مصوب گشت - و قاش بمعدہ و ہمدون  
 واقع شد و فوت سلطان فیروز دین بقصد و لود و لود رحمتہ اللہ علیہا - کتب مذکورہ احادیث  
 شاہ محمد اکرم علیہ الرحمہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے حالات میں لکھتے  
 ہیں - حضرت خواجہ باقی باللہ معذور ہمیشہ بوقت شب در درگاہ قدم شریف حاضر می شد - و تا  
 شب نزد قدم مبارک آن سرور مرادہ میفرمودند تا آنکہ کمال ظاہری و معنوی حاصل شد - فقط  
 حضرات العباس بن مولانا محمد رالدین سلمہ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں - و تبارک  
 زیادہ قدم مبارک رسالتینا ہر مشرف گشت - آبیکیہ مجاوران در قدم معظم سے اندر بہرین حد  
 بیست ہر گز ہر دست داد و از انجا ہمیشہ معصرت گشت - فقط - آثار العبادہ من کہا سے  
 قدم شریف یا مقبرہ فتح خان - یہ درگاہ ہیبت نامی اور درجہ صفت یہ یہ مقبرہ ہے شہزادہ فتح خان  
 بن فیروز شاہ کا - جبکہ شہزادہ فتح خان نے اسفال کیا لو اوس کی لاکش بیان دقت ہوئی  
 اور فیروز شاہ نے اوس کے گرد مکانات اور دروازے مسجد بنائی اور چھ دیواری کے ہاں ایک  
 بہت بڑا حوض بنوایا کہ ایک سو سو ہے - جناب سید محمد علیہ السلام سے ایک سحرہ سحرہ  
 کرا کے سبب پتھر نقش قدم ٹر گئے تھے - مخانیہ الترتک لون میں یہ مذکور ہے مشہور ہے کہ  
 نقش قدم کے پتھروں میں کا ایک پتھر فیروز شاہ کے عہد میں آیا کہ دار سے وہ منبر بہتر  
 اپنے بیٹے کی قبر پر لگا دیا اور اسی سبب یہ مقبرہ قدم شریف کو نام سے مشہور ہوا - میں فیروز  
 بنا دیا ہے اور اوس کے گرد سنگ مرمر کا کٹہرہ لگا باہر اس میں پانی بھرتے ہیں اور نقش  
 قدم کو دھو کر پانی کا تبرک بیچتے ہیں اور ربان حال سے بہت شہرہ ہے

نخاندانِ حضرت شیخ اہلِ محدثِ بلوی قدس سرہ

قاضي عبد الوهاب  
حامد شرع فشرع

میر عبد الرحمن

تاجی عہد الوہاب کی مہر عہد اور ملک بے عالمگیر بادشاہ کی۔ اور شیخ نورینی کی مہر عہد بیدار شاہ  
 ابن عالمگیر بادشاہ کی۔ اور رضی محمد انور خلیل الدین خان کی مہر عہد محمد شاہ بادشاہ کی۔ اور  
 محمد امین الدین خان و محمد حسین الدین خان اور میر عبدالرحمن کی مہر عہد احمد شاہ ابن محمود  
 کی۔ اور رضی کریم الدین کی مہر عہد شاہ عالم بادشاہ کی اور میر عبدالرحمن اور عبدالغفور خان کی  
 مہر عہد شاہ عالم بادشاہ کی بلا حصر سہا رست قوس معلوم ہوتی ہیں۔ اس سوا ظاہر ہے کہ تصدیق  
 واقعات عہد شاہ اجمیان بادشاہ سندرجہ محض نامہ پر ایسے پرانے لوگوں کی مہرین ثبت ہیں جو  
 بہت قریب العہد شاہ اجمیان بادشاہ سے تھے جن کی وفات ماہ جب سنہ ہجری میں ہوئی تھی

جلال الدین بخاری سیخ رحیم الدین ارماک از نقش قدس مطهر الی رکاب والا محاذ انجذاب  
رسالت آتیه المرسلمین و مالک قباب توہین صلی اللہ علیہ وآلہ اہل مینہ و محاذ اہل  
امجین باشمارت و پشمارت غیبی و لاری دیریں دبار مہند و سنان آوردند - سلطان آن عصر  
مہر و شاہ یک منزل بادہ پاسے باستقبال آن شہنشاہ دہم در انشاے راہ از حضرت مخدوم  
درخواست کہ چہیں آمار کر است باران ایرت گاہ عوام سازد و غمراہیہ عالیہ صہبت استقبالی آن  
مہداز و قانہرازان ایشان است - مگر آنکہ ہر کہ از اسلقت طلب آخرت کا در سببہ اوعاے  
الغرض علم باشد - حضرت مخدوم فرمودند چون ما را سیاحت ناگزیر است احباب آن خبر طبعین  
کہ اہتمام و نظام مہام و تملک و تولیت و تسلط و تعرف و حکومت آہی سن گل اوجوہ ہلک معزالدین  
بخاری باث کہ او شان ہر ملوک و ملوک زادہ بافضل و کمال من است و اراہود مالی من بین  
امرشمارید و احدے در سلیم و نفولین و تجوز نفیض بناورد و آن سلطان و اعاب او و دیگر سلطان  
امرشمارید ملک معزالدین مذکور و اولاد او نسل ابوبکر و ہم اولاد اہل اجداد مخدومی و صہبت  
حضرت مخدوم را با مضاء اہل اسناد و تجوز ہدام و جمیع اہتمام آن اسناد را تجوز و نفیض ہر اسے  
آہنگا گداشته آمدہ و در عہد صاحبقران ثانی اورنگ نشین خلافت و جہانباہی کار فرما کی حقایق و  
وفاق و نکتہ دانی مشاہیر و بادیہ و غفران ہاہ امار اللہ ہر ماہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
قدس سرہ و نبیر و ملک معلوم ہذا کہ ہر اسے مستترہ و در رات و احوالات آن اسنادہ و غفران  
خاص بادشاہی نیز سفر گر دانیدند - ہمیں پور خلافت بادشاہ زادہ مرزا محمد اراکشاہ نبل سواد  
درخواست خدمت لمانتہ آن نمود - آن بادشاہ حق پرست فرمود کہ ستوی راجون تنگی ہم ہمیشہ  
این گماشتن بر مالک جبریں است و خدمت لمانتہ ہم بغیرہ کہ و یہ پوہیہ بجزرت شیخ مفویض  
داشند - انتہی موضع الی جب - نقد واضح ہو کہ اس تولیت نامہ پوہیہ و میر و دستخدا و علما و نادار



راقم محمود اب رسالہ سیرت نامہ حضرت احمد برنی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کرتا ہے۔ حزنکہ یہ رسالہ طویل ہے مختصر نفس درعالم رسالہ سے انتخاب کر کے لکھتا ہے۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقة للمعتدين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه

بداکملین رسالہ است مجموعہ از تقریر قطب العالم مقتداے مشائخ صالحین سلطان سادات

آل السین جلال الحق والشیخ والدین حسنی الحسینی بن احمد کبیر الحسین البخاری شیخ ابی المسلمین

بقائے چنین گوید بندہ امیدوار جمیت پدر درگاہ احمد برنی کر کے از مریدان و معتقدان

خدا شگاران اولاد پیغمبر علیہ السلام بوقت بازگشتن سید السادات ارہم المصطفیٰ درست لایزال

دہلی حرسہا اللہ تعالیٰ عن الآفات در راہ مبارک جز بیستہ اشنی و سبعمی و سبعمی

ہنقصہ و ہفتاد و دو روز پنجپنہ بن بندہ را سعادت قدیموس بعضل اللہ تعالیٰ بوقت

نماز پیشین حاصل شدہ انواع کرم و شفقت ارزانی فرمودند۔ تا چند روز این فقیر دقت

شہارک بود انواع نوایم دار بن مشرق سے شد۔ روز سے بخاتمہ شدت کارخانہ مبارک

سید السادات چیزے از احوال سیر و طیر و بیان آور دین قدیم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جمع کنم۔ خدا شگاہ عرض کرد کہ اگر اشارت بہت چند ورق این مقدمہ بیان کنم۔ بکرم فرمان شد

بنویس نیکیو باشت تمام این مجبوسہ سیر منہادہم ناخواندگان مالذتے و ثواب پدید آید و این

رباعی را از میر جلال نوشتم۔

رباعی

مرا عزت ز خاک پایے در پیش

بدیج ممکنت ز خاک پایے در پیش

ترا عزت بتاج و تخت شاہی

ابھی امید چپارہ دل را

چون بیدار زوت سلطان محمد تعلق سلطان رفیعوز بن حبیب بادشاہ شد پاشا و مستشار



دفن کردند و آن قبر من بزرگ ربات گاه خلق است و کان فلک فی ستم خمس و ستم و ستم  
 زبدة المقامات بین حضرت ملا محمد باسّم علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے  
 حال فیض اشتغال میں افادہ فرماتے ہیں۔ بہت قریب با بابران آں موضع رسیدہ اتحار  
 حوش کرد و صوملا حندہ دو گاہ گذارده بودند و خاک آن موضع پاک بران ایشان پسیدہ  
 بود و بزبان شریف رائدند کہ خاک این موضع دامنگیر باشد لاجرم دران مکان کہ قدس گاہ حضرت  
 رسالت است و در کتب شہرہ آن شاہ اقلیم ارشاد را گنج وار سپوند کتاب مرآۃ آفتاب  
 مصنفہ عبدالرحمن خان حصا المصطفیٰ شاہ نادر خان اٹمی وزیر شاہ عالم بادشاہ دہلی  
 حضرت خواجہ خواجگان محمد باقی باللہ قدس سرہ کے حال میں لکھتے ہیں۔ خواجہ باقی باللہ  
 لب و لہجہ بیاد الہی النانی در سنہ مکیزار و دوازده و فات نمودہ متصل قدم شریف دفن شدند  
 مولانا محمد حبیب الدین احمد کاتب مذکورہ اولیا سے دہلی میں احوال اوں حضرت کے جو  
 آستانہ و حوالی مستندہ نام مبارک کہ دفن میں لکھتے ہیں۔ بہت عرق کاشانی خواجہ  
 عبد بانی ایسی مشاہیر و جہت الابرار و در سنہ مکیزار و دوازده چہل سالہ از پنجہاں فانی  
 ابوالعالم جادوانی رفتند و در حق تعالیٰ در رسول مدفون گشت مزار مبارک بے گنبد است  
 رحمۃ اللہ علیہ ایضاً فقہ سیادت و نجابت فرزند استند و طبیب حاذق با یکمین شہید الدین  
 در حوض عشق بمسجد سانی سید ابوطالب عراقی با ہم عقد اخوت بستہ در سیراجت سمورہ عالم  
 ابرافقت و مرافقت نمودہ بدہلی رسیدند در سنہ نہصد و نو و در پنج شہادت یافتند و در حرم گاہ  
 انفس و نہت رمالیہ علیہ السلام و والد و سلم دفن کردند۔ اکنون قبور اینان دیار لقاہ  
 خالی است و نہت علیہما۔ انہی محصا و منقطاً۔ ایضاً فیہ حافظ ابوالمحسن بن شیخ حسین  
 صدیق مدرسہ ایں بود۔ عوارہ ہمت خویش بر انجیل مرام صلاحین و خدمت درویشان

وسیع و حصہ لکھی عدد شمار نمود - - - - -  
 یقیناً در نظر آید سنگ تراشیدہ در - - - - -  
 بہر دم مقرر نمود و بیاغ ارجحاً چاہے کہ - - - - -  
 خرید بعضی از اشیاء کہ تفصیل آن در جدول فروزیت - - - - -  
 علماء اعلام و مشایخ کرام و قصات اسلام و عیان - - - - -  
 صفر ۱۲۶۷ سید و سمن و سیمائہ در - - - - -  
 آن دفعہ نامہ زود درندان آن جماعت موجود است و بابت - - - - -  
 مخدوم جہانباں مع وعدہ کسے دیگر برآں خط و - - - - -  
 نوشتہ است و مورخا سنا بہن نام حافظ و عالم و عاقل - - - - -  
 آتیس بار بر روار شاہزادہ سراسر دیکر و - - - - -  
 تعینات اراغی کس و دیگر نمیکردہ است - - - - -  
 حد سنگاری بآئند است و سیال بعد از ان - - - - -  
 سندہ مقتصد و نور حجت آہی ہوست و در - - - - -  
 راز باقی حضرت مخدوم جہانباں لعنہ آورده - - - - -

خاکسار ارقم الحروف اب نامہ نامی ان حضرات کے نام - - - - -  
 استاد قدیم شریف کے مدون ہیں ابدال یاری کے ان کی - - - - -  
 سے دفن ہو سکے نشان دے ہیں - اخبار الاخیار میں حضرت - - - - -  
 دوستی زادہ حضرت سیدس الدین محمد و سید ابوطالب - - - - -  
 لکھ کر تحریر فرمایا ہے - ایشان را در حرم روئے - - - - -

دہش یقیناً جان سکتا ہے کہ حضرت علما و دین و محدثین و موفین باتمکین نے اس درگاہ شریف کو کیسے کیسے الفاظ تعظیمی سے بیان کیا ہے۔ اگر ان حضرات موصوفین کو اس نقش قدم مبارک کی صحت کا وفاق نہ ہوتا تو کیوں ایسے ایسے الفاظ تعظیم لکھتے۔ وائے بر حال جہاں زنا کر بلا تحقیق رجائاً غیب اس مقام میں التیام کو بلفظ پتھر گڑھ اور اس کی ستانہ کے حاصرین کو سنگ پرست کہتے ہیں اور تحقیقات محدثین کرم و موصوفین عظام کو بے محابا غیر معتبر و عبرت صحیح بیان کر کے مصداق ضلوع و اصلوا کے ہوئے ہیں۔ واللہ درالاقابل۔ ۷

لغش ہا ہے کا چینین افتادہ ست	اہل دل راوشین افتادہ است
کے نشید بردل آن بدگہر	کیش دے ارنگ پادہ سخت تر

اللہم اعداؤنک خدا اعلیٰ صراط مستقیم۔ مقام غور ہے کہ حضرت محدث و بلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محقق مقام موصوف کے مستولی ہوں اور زمانہ فیض نشان حضرت غل سبحان شاہ عجمان بادشاہ غازی غفر اللہ لہ من ان کی نوبت متحقق ہو کر شیکاہ ہند گان عالی سے یو یہ سفر ہو۔ بعد ازاں رائے ہدایت نشانہ حضرت اورنگ زیب شاہ شریعت پناہ عالمگیر میں جن کا ہم مدین ہمد جمع صد ہا عسے متبحر و فضلاء مستدین کا ہوتا اس وقت کے علما و موصوفین سے قولاً و فعلاً کوئی امر خلافت تعظیم و تکریم اس قدم فیض شیم کی نسبت ارباب لواحق معبریت منقول نہیں ہوا۔ بلکہ بعض ملازمان خاص نے بمحصول سعادت یہاں کی خدمت کو پایہ افتخار عطا۔ جہاں تاج ہر دروازہ حلیہ ہیر دنی کے بصرف خاص تیار کر کر ایدگار خدمت کا ایک کناہ دروازہ سوئی کی بیشانی پر نصب کرایا۔ چنانچہ آج تک وہ عبارت کندہ شدہ موجود ہے شکل

محمد میر	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	عالمگیر شاہی
تخویدار	۱۳ ۱۱	چینی خانہ

کنا بہر ہے۔

فایق میگاشت در سنه یکمیزار و یکصد و شش نود سال از یحییان رحمت نمود و پیوسته دست  
 نقش قدم مدفون گشت رحمة اللہ علیہ۔ انتہی ملتقطاً ایضاً فیہ۔ شاہ بہلول تادری  
 بزرگ مرزا قاضی مجاہد نقوی شہا۔ زیادت دار بود شیعہ چہارم و بیست و یکم ہفت و دویم  
 حیات بجلالی عالم شہر دو در جوات استانہ نقش قدم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون گشت  
 رحمة اللہ علیہ انتہی۔ ایضاً فیہ مدفون در گاہ صدف حاجی محمد زخمی سلسلہ عالیہ قادریہ دیر لکھنؤ  
 صاحب کمال بہ ذوق حال بود و اصل رصمان بعد از یک و نیم ماہ از دوت شیعہ بہلول  
 یکمیزار و ہفت از یحییان برقت و نزدیک قلعہ نقش قدم بہلول تادری مدفون  
 گشت رحمة اللہ علیہ۔ انتہی۔ ایضاً فیہ۔ مقتدا سے بن احمد شیخ ولی محمد ہلوی از مردان  
 عہد الغریز صاحب حال و قال بسیار با کمال بود۔ تہ دوم جادی آخر ۱۰۰۰ ہجری  
 پیوست و در رانہ نقش قدم غیب مسجد عبدالکرم مدفون گشت رحمة اللہ علیہ۔ ایضاً فیہ۔ بدو  
 خداوان شیخ عثمان در سنہ یکمیزار و یکصد و دہ از یحییان برگزشت۔ بدو در ہجری نقش قدم  
 سیراہ مدفون گشت رحمة اللہ علیہ۔ انتہی ملتقطاً۔ ایضاً فیہ ولایت کریم بست کاہرا  
 بہ شاہ شاہ نور اللہ بنایخ نوزدہم جادی آخر سنہ یکمیزار و یکصد و بیست و پنج از یحییان برقت  
 آقامت بیرون برد و متصل بقلعہ نقش قدم مدفون گشت رحمة اللہ علیہ۔ انتہی ملتقطاً۔ کتاب  
 مرآۃ آفتاب نمائین لکھا ہے۔۔ سید عبداللہ از اقارب مخدوم جہان بیان نزدیک نقاد خانہ  
 قدم رسول در یکمیزار و ہفت مدفون شدند۔

الحمد للہ علی احسانہ کہ روایات معتبرہ و نقولہ مقرران فضایل احمدی و معتقدان نقش قدم بہلول  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وثوق غفیرت و سوغ الادب و ثبوت محبت کیواسطے  
 دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کافی و دافی ہیں۔ ان عبارات و تصریحات کو دیکھ کر ہر دلی عقل





کر نیکی لوفظ نہیں ہوئی۔ اب ہماری طرف سے اپنے سپرد و سرشد کو سلام بعد پر عرض کرنا کہ محمد  
 یہ کہتا ہے کہ فیضانِ سماوی دہلی میں اول درگاہ قدم شریف پرتا دل ہوتا ہے اور اس مقدس  
 درگاہ سے دوسرے برگزگانِ دین اور اولیاءِ کاملین مثل حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی  
 اور حضرت سلطان المشائخ اور حضرت چراغ دہلی وغیرہم جمہم اللہ کو اس فیضانِ مہادون سے محض  
 بہرہ بخشے ہیں۔ فقط۔ اندرین باب آپ یعنی شاہ عبدالغنی صاحب کیا فرمائی ہیں۔ جواب اس  
 حافظ عبداللہ نے ربانی اپنی سپرد و سرشد کے سلام اور پیغام دیا کہ در باب نزول فیضانِ سماوی  
 اولیٰ استاذہ نقشب قدم شریف مولوی محمد عمر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہی صحیح ہے رضی اللہ عنہم  
 ورحمۃ اللہ علیہم جمعین۔ فقط۔ انتہت عبارتہ ترتیبیہ ہماری اس تحریر منصفانہ اور قیاس پر  
 انصاف سے جوہتے بنامہ و تصدیق عطا و کرام و علماء و مشائخ عظام و سوجس ذوی الاثرام  
 مذکورین کے لکھی ہے عبارت رسالہ انوار النامی من الکمال السامی کا جواب یاد دہانہ تاں حال  
 ہو سکتا ہے اور بلا حظ و اذیت منقولہ کے ناظر رسالہ مذکور کو خوب ظاہر ہو جائیگا کہ مضمون رسالہ  
 مذکور کا محض خیالی ہے۔ خلاصہ اس اجمال کا یہ ہے کہ رسالہ فرع النامی من الکمال السامی مستغنی  
 لکاتب بقدر صدق حسن و احسان صاحبہ مطبع یہود پال مستغنیہ عنہ سوا یک ہجری میں چھپا تھا۔ مرقع فی  
 اس کے صفحہ سائیس میں حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں اس  
 قدم شریف واقع دہلی کی نسبت جو کچھ لکھا ہے وہ عبارت نقل کر کے جواب پڑھیں کہذا عیادت  
 و شہرت ایشان متغنی است از ذکر فضائل و مناقب عوام بلکہ خواہل بل بند میگوشد کہ آثار  
 شریف نبوی دستگ نقش پاسے مصطفوی کہ در دہلی است آوردہ ایشان است لکن روایت  
 از سنت صحیحہ نزد محدثین بدان ثابت نشدہ کہ در خور اعتماد و اعتبار باشد و در حدیثیہ بیامدہ  
 کہ نقش پاسے سبارک بر سنگ چھپیدہ یا شدہ اما مصوفیہ کہ قوس خوش عنیدہ صاف دل نیک

عبدالرحمن کے ان صاحبزادوں کے عہد میں ایسا انحراف ہوا کہ دم بم رک کو توہر تو بے اسرار  
 و موصوع کہنے لگے۔ نعوذ باللہ والہ ان وافیض۔ مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کے صاحبزادے  
 مولوی محمد عمر صاحب علیہ الرحمۃ ہیں کی نسبت حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ فرماتے تھے  
 کہ مولوی صاحب موصوف ہمیشہ دبار دم بم رک میں تشریف لاکر مراقبہ کرتے تھے۔ انہیں  
 مولوی صاحب مرحوم کو غفور کی اور حکایت مولانا محمد انور الحق صاحب دامتہ دے دست خانہ  
 لکھکھا خاک کو دعا فرماتے ہیں۔ وہ حکایات بحسن نقل ہوتی ہیں۔ حکایت اول مولوی محمد عمر  
 صاحب غفور خلع مولوی محمد حسین صاحب شہید صاحب نقویۃ الامان پر پیشکش کو تقریباً شام اپنے  
 مسکن جامع مدرسہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دیوبند سے واسطے زیارت و استغاثہ کیا  
 درگاہ دم بم شریف جاتے تھے اور جہاں تک ہو سکتا کبھی و فری استانہ موصوف کی مقام  
 دوم انہیں کو موصوف و موصوفی فرماتے تھے یہاں تک کہ رات گزرتی تھی وہاں تک کہ صبح  
 ابرہالی ہوتی رہا ہے اور بازاریں میں راہ ہر مثل اک نہر کے بنی روان ہے و کبکبا ہے کہ  
 اطراف سودا ہن پریشاں کو سمیٹنے اور اوٹاتے ہوئے آستندہ لکھکھا کو بے سہارے  
 حکایت دوم۔ جعفر صاحب راست گفاری سے سنایا کہ کوفہ عبدالعزیز نامی ایک عالم  
 مدرسہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ بن مہم تھے ان کو بہت سلسلہ سلف و سلفین  
 میں جناب مولوی شاہ عبدالہی صاحب مجددی سے تھی کہ وہ دونوں محمد خضر صاحب مدوح اللہ  
 نے حافظ عبداللہ سے فرمایا کہ تم بطور خود کو ہی اپنے سرور سے دور رہو ورنہ نقص سمانی  
 شہر و بیہن اول کس مقام پر نازل ہوتا ہے اور دو تین بار اس کو اس کے پاس کوئے کو  
 نفاذ ہی فرمایا لیکن پاس ادب اور ملاحظہ ضیق فرصت شاہ صاحب سے حافظ صاحب کو جواب  
 حاصل کیا۔ آخر لاہور مولوی محمد عمر صاحب فرمایا کہ حافظ جی تم کو اس سوال کے جواب حاصل





گنگن کپور و کس اندر لایب ابن نسیم حیرت افروز و اسرار مآب  
 اکابر دین مودت و فیض جن کا عقد سسلی ہونا افضل و شرف ہے جس و سحر و کس ہے و درمیان خوب  
 معلوم ہوتا ہے کہ مدت محبت ہمسرہ و علم شریعت و طریقت میں ہمسرہ سے وابستہ رہے ہی چلی  
 نسبت بہت مالہ میں مضمون دریا جتنے کہ حضرت سے اسد علیہ وسلم کے مبارک و نعلین  
 پہنچ و نر ہوا اور اس قدم شریعت کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں گشت و حرکت سے پہلے  
 میں رہا نہ رستہ شخص میں لائے اور نہ ہوا۔ جس کے مہر میں جو کسب و کسب  
 اور کار سے پیش قدمی رہے ہیں کوئلہ و غیرہ منہ ہر و ہر پیرا اگر کشت خان کی غرض سے کالی ہوا  
 اعلیٰ و اعلیٰ آدم اس قدم مبارک کے۔ حاصل ہے۔ سنہ ۱۰۰۰۔ ب آری اللہ و ستم  
 انہوں نے کہ ظاہر نا اراستہ اسے اکابر و نقشبندی و کھن و اول و اول و اول و اول و اول  
 آجکل کے لوگوں کی شان قابل و سند ہوتی ہے۔ وہاں سے ہی عجاوب و عجائب ہوا۔ اول و اول  
 اور سب سے پہلے کہ حضرت مولانا صافیہ کنی سے پہلے پہلے ہوا۔ اسے "ما صوفیہ نوے نور و غفر  
 صاف دل مبارک گمان کپور و کس اندر درمیان ابن نسیم حیرت افروز و اسرار مآب  
 بلکل نامشہور ہیں۔ محض افواہ عوام پر ہوتا و کس کے اعتقاد و کہتے ہیں انہوں نے۔ اس  
 جن حضرات سنی فضیلین کے نام نامی و اسناد گراں ہم لکھ چکے ہیں وہ حضرت صوفیہ حجازی و حسی  
 میں تقدس و وقت تھے۔ بلکہ ان علماء و فضلاء و مشائخ کثرت و جہان ارشاد و اہل مبارک و اول و اول  
 درمیان کرام میں سے تھے جن کی شخصیت و رایت۔ فاضل و اول و اول و اول و اول و اول

## التمار اباس

ارباب ایمان و برادران دینی و ناظرین رسالہ ہا کو لازم ہے کہ بقتضائے صدق و تقیہ و ایمان  
 مقرر و مندرکہ بالا کو بظاہر بقت کتاب ملاحظہ فرما کر اس قدم مبارک کو کہ ایسی ایسی اکابر سے

و طریق کی نصیحتیں و رسا دہندہ ہاں صحت کو بہتر بنانے کے لئے ہر قسم کے صحت مند و صحت مند چال کر امر دینی و  
و دنیاوی میں سکون و حصولِ ثواب و جہنم اور امر و نہی کے لئے پالی  
قدم شریف کو غائب نہیں اور اس میں طبعی سلف و سلف نہیں کہ یہ امر و نہی  
سعاد ہے اور الکار و لغت و سبب حرام و محرمی و وبال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی  
صاحبِ عزم نے یہ

اب سر دل سے کہیے سے بجاتے	یانی قدم شریف کا آپ حیا ہے
---------------------------	----------------------------

اب اس مقام ارادۃ الاحتمار میں دو تین حکایات عبرتیں اس مضمون کی لکھی جاتی ہیں کہ اس  
قدم شریف کی بے ادبی کرنا ہون کو جو مضبوط بیٹھ آئی اور مسئلہ سے بلا ہوئے وہ قابلِ عبرت  
و عملِ اویہ و استغفار ہے۔ راوی معتبر و حاکمانِ راس گفنا سے شروع ہوا ہے کہ قبلِ اقام  
غیر بعض مقتدرانِ سرگروہ و نابہیہ کے باسنادت و اغوائے بعض عقائد نجد پر کے نہ بات چاہی  
اس قدم شریف کو کسی ترکیب سے اٹھا کر ایسی جگہ غائب کیجئے کہ نام و نشان تک باقی نہ رہے  
اور ہمیشہ کو یہ فیض بہرہ مالک ہو جائے۔ جتنا بچہ اس فعلِ شیع کے لئے سب آدمی آمادہ ہوئے  
سمجھنے والے کے چار حصوں کے نہ نام ہیں۔ کریم بخش حجام۔ بہارِ راج۔ حاجی مقبول۔ امیرِ حنان  
چہرہ آدمی ایک دوسرے کے معاون اور امیرِ خان واسطے سرفہ قدم مبارک کے مقرر ہوا۔ جب

اس واقعہ فیتہ اندیش واسطے سرفہ کے گیا اور قریب قدم مبارک کے پہنچا حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صدقہ معجزہ کی کرامت اور ارادہ گستاخی کی شامت ہو اندھا ہوا اور اس کے منوں  
کھی اندھے ہوئے جس وقت قدم بارگاہ کو پہنچے خبر لے فوراً حاضر دربار ہو کر حسبِ پادشاهی کاری کر کے  
غیر از ہر مار کا۔ اور حضرت ظلِ شہانی شاہ دین پناہ بہادر شاہ مادر شاہ مرحوم و معذور کو اس امر  
سے اطلاع دی۔ شاہ موصوف نے دوسرا ہی ایک نجو خان دوسرا کوئی اور شخص واسطے

گمان کہیں واکس اندر اثبات این قسم حیرت باجدانہ والہ عالم۔ انتہا عبارتہ۔ انہوں نے جب  
اکابرین سومنوں جن کا تقدس و صلحا ہونا انہیں شہسوس و سلم عند الکل ہے اور یہی خوب  
معلوم ہے کہ یہ حضرات محدث و معسر و علم شریعت و طریقت و مہندس و مہندس و مہندس  
تصانیع عالیہ میں تحقیق فرما چکے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاے سمارک کا نقش  
پتھر و نبرہ و اور اس قدم شریعت کو حضرت مخدوم جہانگیر جہان گشت مدینہ طیبہ سے پہلے  
میں زمانہ فروز تہا تعلق میں لائے اور ناہ موصوف نے صفا مسدین ہونا کتب و تاریخ  
و مدار سے کرشن و تکرار ہے اس کو ٹکڑے و حیرت و حیرت و حیرت و حیرت و حیرت و حیرت  
علماء و مساح کرم اس قدم سمارک کے نبضان سے منہ مض ہوئے۔ اب اس کو صحیح و مستند  
ہونے میں کہا کلام رہا۔ اگر ایسے ایسے اکابر کی تصدیق و تحقیق و قابل اعتماد و اعتبار کے ہونگی تو کیا  
آجکل کے لوگوں کی نفع فائل اعتماد ہوگی۔ اس حدیثی عجائب و عسار ایا اولی اللہ  
او بر لطف یہ ہے کہ حضرات صوفیہ صافہ کی نسبت یہ لکھا چاوے ”اما صوفیہ کہ توے حوزہ عقیدہ  
صاف دل نیک گمان کہیں واکس اندر اثبات این قسم حیرت باجدانہ“ گو با صوفیہ علم سے  
بالکل نا آشنا ہیں۔ محض افواہ عوام پر اعتماد کر کے اعتقاد رکھتے ہیں۔ انا للہ واما الیہ راجعون۔  
جن حضرات بعضین کے نام نامی و اسماء گرامی ہم لکھ چکے ہیں وہ حضرات علوم ظاہری و باطنی  
میں مہندس و مہندس و مہندس و مہندس و مہندس و مہندس و مہندس و مہندس و مہندس و مہندس  
دوسرے بن کرام میں سے تھے جن کو ہر شخص جانتا ہے۔ فافہم و ان تدبروا۔

### التماس ادب اس

اریاب اہل دہرا دہرا دہری و ناظر رسالہ ہذا کو لازم ہے کہ مقتضائے صدق و یقین روایات  
مصرحہ و منکرہ بالا کو مطابقت کتاب ملاحظہ فرما کر اس قدم مبارک کو کہ ایسی ایسے اکابر نے اس

میں ایک پنجشنبہ کو حاضریہ وہ عورت حسب معمول آئی اور میر ولایت علی سے بولی ہرے کو کہا۔ تاہم  
 اوس عورت کو سب وسم کرتا ہوا چھری لیکر درگاہ میں گیا اور جنس برآب میں سے پالی بھڑا بھا  
 کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سجزہ کی مشامت ہوا اوس کو پہنڑا ملی کہ سر حراغان  
 چوٹی حولفاصلہ باج جاگر رکھا ہوا تھا اور اوس پر چراغ روشن تھا ایک بابک اوس سے ایک شعلہ  
 برآمد ہوا اور امبرودہ کے فریب آکر ڈاڑھی و مونچھ کو جلا کر فرو ہو گیا۔ میر ولایت علی بزبان طر  
 سترم و حیا سے چہرہ کو رومال سے ڈھانپ کر باہر آیا اور اوس عورت کو چھری دیکر یادیدہ گربان  
 اپنے گھر چلا گیا۔ حب میں آبا اور شخص مکرور کو موجود نہ پایا اوس کے گھر پر گیا اور آواز دی طوعاً  
 و کرہاً گھر سے نکلا۔ خلافت معمول اس کے چہرہ کو بندھا ہوا دیکھ کر میں نے حنیف دریافت کی  
 کمال شرم و حیا سے اس حکایت کو بیان کیا۔ میں نے خوب ملامت و سرزنش کی۔ حضور کے  
 سجزہ کی سرکت سے اللہ تعالیٰ نے اوس کو ہدایت نصیب کی اور عقاید فاسدہ سے تائب ہو کر  
 ہر روز بلا ماعہ نادم مرگ درگاہ شریف میں حاضر ہوتا رہا۔ راقم آئم نے سہ حکایت تیسری علی صاحب  
 سکئی شخصوں کے رد و منکر درج ادراک کی ہے۔ میر صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے نہ  
 تھے اب حد احوال نے زندہ ہیں یا انتقال کیا۔ سبحان اللہ و بحج حضور پر نور جناب نبوت تاب  
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم اظہر کے سجزہ سے کیا مضائقہ جاری ہوا کہ بے ادب  
 گم گشتہ راہ کو کس نسبہ و نادب سے ہدایت نصیب ہوئی۔ قسم ازل نے اون کے لئے طریق ہدایت  
 ہی طرح سے مقصوم فرمایا نہا۔ فی الواقع جن کو ہدایت دینی منظور ہوتی ہے اون کے لئے ویسے  
 ہی سامان عالم غیب ہو سکتا ہے ہین دال فصل اللہ یوتہ من لشاء۔ حضور جدی و شہدی  
 انار اللہ میرزا نہ کو حرا و چرستک اندازی مولوی آئینجیل صاحب کے تذبذب ہوا اس واقعہ عبرت و حرم  
 آمیز کو خاکسار لکھتا ہے۔ فرماتے تھے حضور پر نور جدی و شہدی قدس سترہ کہ حد انتقال

حفاظت قدم مبارک کے معروضہ مانے تا ثبوت منوبت پہرہ دیتے رہیں اور حاضر بائیں رہیں۔ اور  
 سطر آ حکام سنگ قدم شریف کو سسٹہ مصلح و فیرہ سے منحد کرادیا اور حوض خاص کو کہ قنل اس  
 واقعہ کے مرتب تھا جانب طولانی زاد کرادیا تاکہ سرپوش چوبی قدم شریف کو تیس وقت ربارت کے  
 اوٹھا کر اس مقام پر کہیں اور بعد ربارت کو پوشش کر دیں۔ چنانچہ آج تک ہی دسویں ہے کہ  
 سرپوش ہر وقت ڈھکا رہتا ہے اور وقت ربارت کے اوس کو اٹھا کر ربارت کر کے ڈھاب  
 رہے ہیں لعدہ ایام ملوہ قدر میں ہر شخص بخوف جان و مال ارکدگر خیر تھا۔ کسی ماہ خا نے بیخ  
 ابھی کے ذریعہ سے سنگ عال نقس قدم مبارک کو اکھاڑنا چاہا۔ حصول کے معجزہ کی برکت سے  
 قدم شریف قابو رہا اور بیخ آہنی کی وجہ سے سنگ شریف کو جانب اہل بغدرا ایک گرہ و گرہا ہرگز  
 حکم فادر طلق وہ عن برابر ہونا چاہا ہے۔ چنانچہ معذرا سولگست کو ابھی تک باقی ہے۔ اہل اند  
 کے دیکھنے والے اور بیان کرنے والے ابھی تک زندہ ہیں۔ ایک شخص کو ان ہفتہ ان خاص سے  
 احقر نے بھی دیکھا تھا کئی سال گزرے کہ مر گیا۔ حاکم رافتم آٹم نے بحکاب راض الاوار لفظ  
 حضرت جدی و مرشدی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھی ہیں۔ چونکہ صحیح طور پر یہیں لکھی گئی ہیں اشخاص اچھا  
 سے اس کی تصحیح کر کے مکمل کر دی اللہ اعظم من شروہ انفسا من اساعہ الاد و صوا دہ اقل  
**حکایت دوم**۔ حسین علی ولد مہر علی باستاندہ دہلی درگاہ قدم مبارک مکان علام مرتضیٰ  
 صاحب مرحوم خادم درگاہ شریف موصوف رافتم آٹم سے بیان کرتے تھے کہ بعد غدر کے ایک عورت  
 ہرچنبہ کو قدم مبارک کا پانی چھپری میں لینے آیا کرنی تہی میں اوس کو چھپری بانی کی بہر دنیا  
 تھا۔ سرواہت علی نامی ایک شخص کو طریقہ و ہالیر رکھتا تھا مہرے مکان کے قریب اسکا مکان  
 تھا۔ میں اور وہ ہر روز مسجد درگاہ شریف میں نماز پڑھتے تھے۔ اوس عورت کو دیکھ کر ہمیشہ  
 نصیحت کیا کرتا۔ عورت مذکورہ موافق اپنی عقیدت کے حاضر ہوتی اور بانی لجا یا کرنی آتھا

کا ہی معمول رہا۔ بحمد اللہ سبحانہ سپہ خادم سجادہ راقم آٹھ آج تک اسی معمول پر قائم ہے کہ ہفتہ کو بعد نماز عصر کے اول فاتحہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد ثانی باللہ علیہ رحمۃ اللہ کا مدار پر الوار پر حاضر ہو کر کرنا ہے۔ بعدہ قدم مبارک بن بعد نماز منتر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فاتحہ کرنا ہے انسان اللہ العزیز بن زبیر بن زمزم۔ بلکہ حضور پر نور ہدی و مہرندی عید الرحمن نے اس حکایہ کی تصدیق اپنے بعض مریدوں کو بیشکاہ بندگان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کرادی تھی۔ چنانچہ میر محفوظ علی صاحب مرید جناب والا کے سامنے کرنے تھے کہ حضور پر نور قدس سرہ کے قدم مبارک بن لٹریٹ لیٹریٹ کی و بعض یارانِ طریقت و برادران ہم حرمہ سے مستغاکار کو یہ حال ہو کہ اگر یہ واقعہ حضرت مرشد برحق بنفس نفس انبی رانی میں رحمان سے بیان فرمادین تو باعثِ تقویٰ و زیادتِ اطمینان محمد نبی از منہ کا ہو۔ اتفاقاً میں ایک روز بجز نماز منتر کے حاضر ہوا۔ ایک ادا تمند ملازمت والا حاضر تھے اور حضور پر نور ادا سے کلام فرما رہے تھے۔ نیاز مند کے حطرہ و سبہہ کو جناب والا باشراف باطن معلوم فرما کر ادا صاحب سے فرمایا کہ تم خپشتہ کو درگاہ قدم مبارک میں ہمیں حاضر ہوتے۔ اوہوں نے عرض کیا کہ عوائق دنیاوی مجھ سے حاضری سے فارغ رہتا ہوں۔ جناب تطاب نے فرمایا کہ یہ فقیر نسبت بڑی تنگ ہر در بعد نماز مغرب کے حاضر ہوا ہے اور بیضاں بخوی سے مشرف ہوا ہے۔ تم لوگوں کو اس دربار کی قدر نہیں۔ صد ہا اولیاء کبار و ارباب کمال اس مقام فیض الہیام سے مستغنی ہوئے ہیں۔ چنانچہ خواجہ محمد ثانی باللہ قدس سرہ و حضرت مجدد الف ثانی و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ عبدالقادر صاحب و دیگر اکابر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین قدم مبارک میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوئے ہیں میں نے حضور اقدس نے واقعہ مذکورہ بیان فرمایا۔ نیاز مند کو طلبہ ہوا۔ پھر خیال بہا ہوا اگر بتوجہ جناب امی بیشکاہ بندگان جناب نبوت ماحضہ سرور عالم

مرانا نسا و عبد العزیز صاحب درس المدثرہ کے مولوی اسماعیل صاحب کے وعظ دلربا و نصیر  
ولندہ بر سے اگر انگ صدق محقرہ نقشب قدم جناب رسول اکرم صلی علیہ وسلم یہ بات ہو گئی  
نصی اوس زمانے میں یہ فخر مس کا دگاہ مولوی صاحب کی مجلس وعظ میں جلا حاکم کرنا ہوا  
انامانی ایک روز مولوی صاحب نے اس مدام سرفعت کی موضوعیت و مصنوعیت کا سامان کیا  
فیض کے دل میں بہ وسوسہ پیدا ہوا لاجل و لا قوۃ الا باللہ شاید یہ قدم مبارک بے اصل ہو۔  
بفضل اللہ العزیز انعام و ثواب مشائخ کرام و عنایت خاص حضرت جبر الانام علیہ افضل التحیات و السلام  
سب کو خواب میں سہ و دفعہ دکھا کہ اندرون حطیرہ صف درہ کہ جہان قدم مبارک ہے جناب  
سرور عالم حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مختار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
احبابہ و اتباعہ جمعیں رحم اکثر برگزین اولوالعزم نشریت فرما ہیں دیرون حطیرہ صف درہ صحیح مجلس خانہ  
بین دیگر برگزین بین نشریت رکھتے ہیں۔ شخص نوب بنوب بمحصل شرف ربارت اندر دل  
حطیرہ صف درہ حاضر ہو کر حال جہان آرا سے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرف ہو کر  
باہر آجاتا ہے۔ جب یہ فیض ہی باسنہ سال شرف پالوسی حاضر ہوا حضور پر نور علیہ سلام تو اس  
فخر کو نہ کہیں کہ برابر حق نہ جان ارشاد فرمایا اس یہ عقیدہ کو اندر نہ آنے دو ہمارے صف درہ نقش  
قدم سے منکر ہے۔ یہ فخر سینہ نگار بد رہ۔ اشکار ملحق ہو کہ بار رسول اللہ مجاہد سے قصور ہوا آئندہ  
کہیں حضور کے صف درہ نقش قدم ہمارے جو منکر نہ ہو گا۔ جسے وہ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا  
جرت دعا لبینی ہجر کی تقصیر عفو فرمائی۔ اس وقت یہ فیتر منتقل افام و بالوسی سے شرف حاصل  
کر کے حطیرہ صف درہ سے باہر آیا۔ خواب و سہارا ہو کر شر حق بحالیاء و ربیعہ توبہ واستغفار کے لغز  
حاصل نیت کی کہ بتکرار اس جرم سہ فقہ کے نیچہ پنہ کو حاضر ہو کر شدھی احھر پر فاتحہ حاجتی تلا  
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کروں گا۔ جناختہ نادم دا سن حضور جدی و مرشدی مدثر



مجتہدین علی ستوری و لفظون القرآن عمدہ - خلاصہ ترجمہ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو بال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے بہکرنے کا اپنے گہرین رکھے جسے نہایت خوش آوازی سے قرآن شریف کا پڑھنا سنا - مگر پڑھنے والے کو نپایا - فاری سران کو ڈھونڈنے ہوئے آپ کے موے مبارک کے پاس آئے تو قرآن مجید پڑھنے کی دہین آواز سنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کف دست میں حاضر ہو کر عرض حال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابوبکر بنہین جانتے کہ ملائکہ میرے مالون کے پاس جمع ہو کر قرآن شریف پڑھتے ہیں - فقط - صاحب روح البیان اسے تفسیر میں لکھتے ہیں - تو تعالیٰ

فامسوا باللہ ورسولہ الی الذی الذی الایہ - قالوا و مع شع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وعصاہ و سوطہ علی قرعاص لیا ذلک العاصی بترکات ملک الدحرہ من العذاب داں تکنت فی

دارالناس او بلدہ لا نصیب سکا لہما ملاء بیکما لہما ولان لم یترعوا لہما ومن ہذا العبد ما و

زمرم و الکھن المسلول بہ و یطامن اساکر الکعبہ و التکھن لہما قال الامام العزالی رحمۃ اللہ علیہ

اذا امرت المذال عن خارج فاعلم ان کل من اطاع سلطانا و عطہ فاذا دخل بلدہ و مرئی فہما

من حجتہ او سوطا لہ فائدہ لعظم تلک السلطۃ و اہلہا فاملا ذکۃ یعطون لہی صلی اللہ

علیہ وسلم فاذا راؤ ذیائکۃ فی دار او بلدۃ او غیر عظموا صاحبہ و حفظوا عمدہ العذاب و

لذلک السبب شیع الموتی ان لو صبح المصاحف علی قلوبہم و سنی علیہم القرآن و کین القرآن

علی القراطیس و لو صبح فی ابیدی الموتی کذا فی الاسلہ المحمل تیتہ - اسب عمارہ - خلاصہ

ترجمہ - کہا ہے علماء دین نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کی عصا تازیانہ

کسی گنہگار کی قبر پر رکھے جاوین نواہیں کی حرکت سے وہ میت عذاب قبر سے نجات پاوے

اور اگر کسی شخص کے گہرین یا کسی شہر میں حضور کے تترکات ہوں نواہیں شہر کے رہنے والے

صلے اللہ علیہ وسلم سے بشارت اس محضرہ شریف کے صدق کی عطا کر دیجے تو کمال بندہ  
 نوازی ہے۔ مگر اس گدازش کو پاس ادب عرض نہ کر سکا۔ رخصت ہو کر مکاں پر گیا اسی شب  
 عالم خواب بہہ واقعہ دیکھا کہ ایک مکان میں مجلس ہے اور جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 افروز ہیں اور حضرت محمد بن حنفیہ تشریف فرما ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی  
 ربانہ بحر بیان سے اس قدم مبارک کو صدق کی بشارت فرمائی۔ خواب سے بیدار ہو کر شکر حق  
 بجالا کہ حضرت وکعبہ کی عیادت و کم سے پیر فراری حاصل ہوئی۔ علی الصبح باواے نماز  
 صبح آستانہ رقص کا سادہ پر حاضر ہوا حضور تم فرما کر بالائے محضرہ تشریف لے گئے۔ باز منہ  
 بوقت ظہر بعد از شہر ہی لہجہ حاضر ہوا۔ حضرت والا نے اُس پر فاتحہ جناب سرور کائنات  
 صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر حاضرین کو قلم فرمائی۔ آیات ایمان دہل اضلاص ان حکایات  
 عبرت سمات کو عبور ملاحظہ فرما کر صدق و یقین کو ضرور کام فرمائیں گے اور بقضائے حسن  
 عقبت شک و شبہ و وسوسہ و سوچین کو دل سے دور کر کہہ کر اس قدر فہم شیم کو صحیح  
 و مستند جانیں گے اور تعظیم و توفیر و عیادت حسن ادب میں طرفہ صالحین مرغی رکھیں گے  
 کیونکہ تحقیق و نتیجہ علماء دین و اکابر شریعت یہی مژا بن ہوا ہے کہ جس مقام پر پورے حضرت  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبرک ہونا ہے وہ مقام فیض انعام باعث نزول ملائکہ  
 ہونا ہے۔ اس جگہ ملائکہ حاضر ہو کر قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ اور تبرکات کی برکات سے شہر  
 اہل شہر ہلا سے محفوظ رہتے ہیں۔ امام محمد باقر جاسع المعجزات میں کہتے ہیں۔ مدوی  
 ان انا بکرمی اللہ تعالیٰ عنہ اخذ شعرت من تحتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و وضع ثلثہ نبوکا

صبح الودع من بیدہ صوت المران ما حسن الاصل و طلب العاری و لم یجد احد احنی الی

الی صبح السحر و صبح المرار و صبح الی صلی اللہ علیہ وسلم و احذر انک و الاصل لا یکر ما علم ان اللہ

ہر آب سارکہ ترکاب اسبیلہ کی نعظیم و بکرم کے لئے نص صرح ہے۔ صافحہ سرمالہ التشریل نے

نالوت سیکسہ کے قصہ کو اس طرح لکھا ہے۔ وکاتب قصۃ السالوت الی اللہ تعالیٰ اولیٰ مالوت علی

ادمہ فیہ صورۃ لیساع علیہم السلام وکان من عود السمسا دبحوا من تلثہ ادرج فی دراعس وکان

عند ادمالی الی مات ہم بعد ذلک عند سب تم تواریثہ اولاد ادمالی الی بلع ابراہیم ثم کان عند

اسما علی لایہ کان اکبر ولدہ ثم عند یعقوب ثم کان فی ہی اسرئیل لی الی صلی لی موئی وکان

موئی یضیع وہ الموراة و ماعاً من ماعہ وکان عندہ الی ان ماموئی علیہ السلام مثم نالوت

انساعوی اسرئیل لی وکان مشمول وکان وہ عصا موئی وعلیہ وعمارہ ہارون و عصارہ

و قفر من المالی کان مشمول علی ہی اسرئیل وکان مالوت عند ہی اسرئیل فلما عصوا

رعدا و اسلط اللہ علیہم العالہ و غلبوہم علی النالوت۔ اسی ملقطاً۔ خلاصہ ترجمہ

تالیوت نین کی لکڑی کا ایک صندوق تھا دو گز چوڑا نین گر لتبا۔ حضرت آدم علیہ السلام پر

نازل ہوا تھا اس میں انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ جب تک حضرت آدم علیہ السلام زندہ

رہے وہ صندوق اولن کے پاس رہا۔ بعد حضرت آدم کی وفات کے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے

پاس رہا۔ پھر رفتہ رفتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس

پھر حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسباب

اسباب رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ زمانہ مشمول کا پہنچا۔ اس نالوت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام

کا عصا اور یلعین اور حضرت کے بھائی ہارون علیہ السلام کا عصا اور عمارہ اور قدرے حسن جو ہی

اسرئیل سپنارل ہو کر ناتاہا رکھا ہوا تھا۔ نبی اسرئیل وقت جنگ کے اس کو برنگا آگے رکھنے

نھے اس کی بکرت سے فحیاب ہوں۔ جب ان لوگوں نے نافرمانی شروع کی اور اس تبرکات کی برادہ

کی انہیر و بال ہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیر عمارتہ کو مستط کیا اور وہ تالیوت ہی اسرئیل سے چہین کر

آفاستہ محفوظ رہیں ادیبی ناہر ہے آپ زمرہ کی اور خانہ کعبہ کے بردہ کی اور پردہ کو کھن ہن کہنے  
 کی گہرہ گاروس کی حرکت سے سجات پاتا ہے۔ حضرت امام محمد علی رحمہ اللہ علیہ سے اس کی مثال  
 اس طرح بیان فرمائی ہے کہ سنڈا کوئی شخص کسی بادساہ کا نا بیع اور فرمان سردار ہے اوستے کسی شہر  
 میں آکر اس بادساہ کی کوئی نشانی مثلاً تیر یا تار مانہ دیکھا تو اس شہر و اہل شہر کی اس وجہ سے  
 لعنہ کم کرنا ہے۔ اسی طرح ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان ہیں جبکہ حضور کے نزدیک  
 کو کسی شہر میں رہتے ہیں تو اس شہر و اہل شہر کی تعظیم و توقیر کرے ہیں اور عذاب سے محفوظ رکھے  
 ہیں ادیبی سبب کہ اموات بسبب قرآن شریف کو کہ اون کی قبروں میں رکھا جاوے و یا پڑھا  
 جاوے و یا کسی کا قبر پر لکھ کر میت کو پاس رکھا جاوے تو اموات اس سے نفع حاصل کرتی ہے۔ فقط  
 اور یہ بھی واضح رہے کہ سرکات کی تعظیم رمانہ حضرت آدم علیہ السلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام و سوا جنک  
 جلی آتی ہے۔ خواہ وہ تبرکات اصلیہ ہوں یا بنیائے و متشابہ اہل تبرکات اصلیہ کے ہوں اور  
 ارباب حوائج اہل کے توسل اور وسیلہ سے کامیاب ہوتے ہیں اور بے ادلی و لغو تعظیمی سبب  
 خسران و وبال جان ہوئی ہے۔ علماء دین و فضلاء امت حضرت حیر الرحمن علیہ السلام صاحبہا العالیین  
 والختہ نے اس کی تصریح بوجہ اس کی ہے۔ راقم اتم اولاً تبرکات اصلیہ و اوس کی تعظیم و تکریم  
 کا ثبوت بآیات قرآنی و احادیث مرویۃ الصحاح و غیرہ نقل کرتا ہے۔ بعدہ نشاہ و بنیائے تبرکات  
 اصلیہ کی عظمت و توقیر کا اثبات کتب معتبرہ سے بیان کر لگا۔ قال اللہ تعالیٰ عزوجل۔ و قال ہم

نیتیم اہل اہلہ ملکہ اہل نائیکم الملوک یہ سکہ میں دیکھو و لغتہ عما ترک اہل موسیٰ و آل ہارون  
 حملہ الملک لکے۔ یعنی کہا ان لوگوں کو اہل کے غی و غم میں نے کہ انسانی سلطنت و بادشاہت  
 طاووس کی پر ہے کہ آدے ہمارے پاس ایک صندوق کہ جس میں ہمارے ہر دروگاہ کریم سے  
 دلجمعی ہے اور باقی رہی ہوئی چیزیں سنو کہ آل موسیٰ و آل ہارون کی اور مٹا لاوین اور کو فرستے

چون استفتاح تصویر ذی روح کہ در انہا ممنوع نبود و در دین مابین مغبوح نہر کہ تجریم تصویر  
 جاندار نہ لایعوبت مجرّمہ است لے انکار کند اسہ علی القسط لانی فی الارشاد۔ حوالہ تنبیہ کہ احکام میں  
 قبلہا حجبت ساطعہ است ہر اسے مانا کہ در باب آل انزوت متابع مالعہ صریح مالعہ صریحاً و ابیاء  
 کلا میں صحیح است صدور تباہتہ باشد کہ ہر صریح فی الاصول و در امر ماخون فی صدرہ چون  
 حضرت شریع مالعہ مصدر نہیست لالعہ صریحاً و لا تخلفاً۔ اگر ویسئل حکام بہ تبتہ رادران جل  
 باشد ہمچو زور باوصف آ کہ غرض از اسنہا طقوشی تہوت آنست نہ نفس نہوت پچھس تہوت  
 از حضرت متابع موجود است۔ سناچہ اسعار پُر الوار در ابام حج ہما کبار و دادون حامد از کیوس  
 حاس سبغہ اشخاص ہر اسے کفن شاید عدل است بر این سخن۔ معہذا سہارے اصل علی اوست در  
 تشیبت حوار کج کہ پذیر آن بظاہر و باخفا نہادہ چون توسل منال الحال ہیبت اتصال ملجی بہ  
 درگاہ انہر و لا یزال گشتہ اند بالظہور فایزہ مطلوب و محرر ما ہوا لم غروب شدہ اند۔ کہا ہوا انہر بالمشاہدہ  
 بلارین فائی دلیل کہوں اقوی سن را کی العین چنانچہ گفتہ اند عیان را چہ بیان۔ انتہی۔  
 دوسری دلیل تعظیم تبرکات اصلہ کی یہ ہے کہ حضرت مولانا شاہ عبد الغفر صاب قدس سرہ  
 تفسیر آیتہ صراط الذین العین علیہم ہیں لکھتے ہیں۔ رکبت در کلام و در انفس و در افعال  
 و در مکانات البنان و ہم در محبتان و اولاد و نسل ایشان در ریارت کنندگان البنان بے درپے  
 ظاہرے گرد۔ دلیل سوم۔ اور قولوا حطّٰتہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ بعضے موضع متبرکہ کہ موز  
 نعمت و رحمت الہی گشتہ اند۔ یا بعضے خانہ انہا سے قدیم اہل صلاح و تقویٰ خا جیتے پیدہ کینند  
 کہ در انہا احداث توہ نہودن و طاعت بجا آوردن موجب رحمت قبول و ثمرات نیک میباشند و بہین  
 جاست کہ اس مردویہ از ابو سعید خدری حکایت کرد کہ ماروزے ہمراہ آنجناب علیہ السلام ہنگام شب  
 در غزوہ یا در سفر سے میرتیم چون آخر شب شد در شپہ کوہ سے گذشتیم کہ آن را دارا مختل میگفتند

کرے گئے۔ جب ان لوگوں نے یہی ایسے ادبی کی تب اللہ تعالیٰ نے اول برہی بلانزل کی اور حکم  
 خدا تعالیٰ ملائکہ نے اول سے لیکر بنی اسرائیل میں پہنچا دیا۔ اور یہی حصوں کو بلکہ زاید اس سے صاحب  
 عبد الجبار خان صاحب ابوالخیر مولوی رضی الدین صاحب داماد لواب وزیر ولد ولہ بہا دروائی، گوئی کے ذوالہجہ  
 میں لکھا ہے۔ عمارہ لکھا۔ درنفا سیر معتبرہ مرقوم است کہ در دجل آن نابوت عصا و تخلص حضرت  
 موسیٰ و عمارہ حضرت یارون و قدرے از من برکت انتہا کہ در جنگل تیرہ بڑی اسرائیل نازل می شد  
 بود و آن نابوت در اصل نزد بنی اسرائیل بود کہ بسبب آن در جنگ با فوجا بے شدہ باز چون  
 از ایشان عصیان سرزد الدنالی قوم مخالفہ را بر آہنگا داشت با آن نابوت ملازا ایشان ہر دند  
 بعد از ان چون مخالفہ بہ نسبت تبرکات آن نابوت بے ادبی کردن آغاز نہادند اللہ تعالیٰ نے ہر  
 مخالفہ بلا ہست ساحت و امر حق بدنیہ در او نشان از کثرت شیوع یافت۔ و برین وقت  
 رے مجوز از بنی اسرائیل کہ در مخالفہ بود باو نشان استہداسنود کہ این ہمہ بلا تا کہ بر شامی آیت ما  
 جہب بے ادبی نابوت نہ ماید کہ این نابوت را باذی بنی اسرائیل برسا ہند ناز بلا یا بر سپید پس  
 او شان جب رہنوی آن سپہ زل نابوت معلوم الحال را بر پشت دو رنگا دان مار کردہ بہی اسرائیل  
 روانہ ساختند۔ انگاہ حق نما لے چہا فرشتہ نگاں را فرستادنا او شان را را نشان راہ آن ہر دو  
 گا و از اکذ نابوت بر آن محمول بود کہ شیدہ نزد طاوت رسانیدند و آن طاوت کہ بنی اسرائیل بادر  
 شدن آن را بواسطہ عدم متول مستخضر و مستبعدے انگا شدند بہرکت آن نابوت ببادستان  
 رسید۔ ازینجا لوضوح پہچست کہ مراعات آداب با تار شریفہ بررگان موجب حصول مرادات  
 و فیتیابی بر دشمنان است و سور ادبی سبب آن مورث ابتلا بہدیت و نزول قہر قاہریران  
 اگر گفتہ آید کہ این مجملہ احکام امم ماضیہ برے ماقابل استشہاد و مستحک و حجاج نمے تواند گردید  
 چہ جانناست کہ این در ادیان آنها مدرجہ حواز و استحباب باشند و در دین ما اران لکارت اجتناب

ان کتاب قرآنی و تفسیر حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ سے بلوچہ حسن ثبات ہو گیا کہ مواضع و مضامین  
 متبرکہ و اوفاست حسنہ بین اعمال و افعال صالحہ موجب برکات و قبولیت دعا ہوتے ہیں علی الخصوص  
 ایسے مواضع و مواقع میں جس میں حضرت شاعر علیہ السلام خود اون کی تعظیم و تکریم اور قبولیت دعا  
 کا اشارہ بلکہ تصریح فرما دین وہ لطیفی اولیٰ معظم و مکرم ہوں گے۔ پس طالبانِ راستہ  
 و مشرک و ہذا کو ضرور ہو کہ جو مقامات متبرکہ شاعر کی جانب سے مشاواذ الیہا ہوں و باصلیٰ اکرام و  
 علماء عظام کے ارشاد سے شہور ہوئے ہوں اون کی تعظیم و تکریم من طریق سلف صالحین کو لازم  
 و واجب سمجھیں۔ کسب جوہر الابقان فی حفظ الاسمان مؤلف مولانا مفتی حکیم عبدالکریم حق مرحوم  
 دہلوی جن کا تبحر علمی و اعتبار اون کی سوانح عمری سے جو اسی کتاب کے اول میں درج ہے معلوم  
 ہوتا ہے۔ مولوی محمد انوار الحق صاحب نے رائے تھے کہ یہ حضرت مولانا مفتی محمد صدر الدین خان  
 صاحب مغفور صدر صدر دہلی کے تبارک و تعالیٰ اور عدالت راجہ اور کے مفتی تھے اون کی یہ کتاب  
 مطبع فصل المطالع دہلی میں چھپی ہے۔ حسب مولف مرحوم نے تعظیم تبرکات آمار مبارک میں ایک  
 فتویٰ حضرت مولانا شاہ عبدالغفر رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہے جس میں یہ ثابت ہے کہ تبرکات اصلی  
 ہوں و یا نقل و یا مثال تبرکات اصلہ کے ہوں ان کی تعظیم و تکریم علمائے ائمہ کے نزدیک خلعاً  
 عن سلف ماثور و متوارث ہے۔ عبارت فتوے کی یہ ہے :- چھ مفسر مہر علماء دیوبند و تعظیم  
 تبرکات انبیاء و صلحا و متبرک پائدار ایشان جائز است یا نہ۔ مثلاً پیغمبر کے یا پیسے درج نماز گزار  
 یا عسکات نمودہ آن مکان را متبرک دانستن و عبادت لادراں بہتر دانستن و محل قبولیت  
 دعا و عبادت فہمیدن چہ حکم دارد؟ و یا پچھروش و عصا و امثال ان اشیا استعمالہ بررگان  
 متبرک دانستن و باصتیاط داشتن و پچھن مومے و ناخن و غیرہ را چہ حکم و بقیتہ آب وضو و چہ درہ  
 و دم کردہ زررگان را متبرک دانستن و از جا بے جا بے بردن چہ حکم دارد؟۔ بینوا اوچر و ا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند مآمل صدقہ اللہ کسل الذی قال اللہ لعلی

ادخلوا الباب مسجد ان مولی اخطت لکم خطباکم - خلاصہ ترجمہ - بعض مکانون میں اللہ

تعالیٰ کی رحمت و نعمت نازل ہوتی ہے یا بعض خاندان قدیم اہل اصلاح و تعوی کے انہیں

ایسی خاصیت پیدا ہوتی ہے کہ ان میں توبہ کرنا اور عبادت بحالانا بسبب رحمت قبولیت کا

شک نہ رہے محل ہوتے ہیں اور اسی کو موافق ہے مضمون حدیث کا کہ ابن مردودہ نے ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک رات ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی

عروہ یا سفر میں چلے جاتے تھے کہ آخر میں ایک پہاڑ کے ٹیلے پر گدڑی - اس جگہ کا نام

دارا محفل تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جگہ مثل سی دروازے کے ہے کہ

تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا تھا کہ اس دروازے میں سجدہ اور عاجزی کرنے ہوئے - اور

خطہ کہنے ہوئے داخل ہو - تمہاری خطائیں معاف ہونگی - چوتھی دلیل - حضرت سجادہ صلی اللہ علیہ وسلم

تفسیر آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ میں لکھتے ہیں - ارشاد اللہ پودن محض کہیں

حضرت ماجرہ محل گشتہ کہ معیت خاصہ حضرت جن سبحانہ جل و علا در بیان ہیں دو کوہ ہیکوہ

درجن ایسان جلو گشتہ محل مشکل الشبان فرمود - ازان ما معنی شعائر اللہ پودن درجن ہر دو کوہ

بمنزلہ جوہر ذاتی آہنگشتہ - خلاصہ عبارت ہذا - کوہ صفا و مروہ کا شعائر اللہ ہونا حضرت

اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہی کی برکت سے ہوا اور انہیں دونوں پہاڑوں میں اللہ جل جلالہ

کی محبت حاصل ہو کر ان کی مشکل کو حل کیا پہر شعائر اللہ ہونا ان کا بمنزلہ جوہر ذاتی کے

ہو گیا - پانچویں دلیل - حضرت یحییٰ بن یسویٰ سورہ انا انزلناہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں - ازا

مضمون ابن سورہ معلوم مشہور کہ عبادات و طاعات را بسبب اوقات نیک و مکانات

متبرک و حضور اجماع صالحان دیا یجاب تو اب دایر اث برکات و التوار منزیبہ عظیم محل متبرک



طلق ابن علی در باره تبرک گروه بدون آب لقیه وضو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ بلا وجود  
 در شکوۃ از نسائی منقول است۔ ملا علی قاری در تخریج نوشتہ و در التبرک لفصلہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ولعلہ الی اللہ لیطرحہ وصرقہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اسجد اہ من امرہ وکے  
 لتبرک بہ اہل المدینۃ ولو خدو من ذلک ان فصلہ وارتبہ من العلماء والصلحاء کذا  
 یحییٰ شیعہ عبدالحق در ترجمہ و تخریج و دیگر تخریج نوشتہ۔ النضر کتب و سیر ازین امور پُراند شفا  
 قاضی عیاض و تخریج آن و نصائبہ سمہودی بابدید و در جذب القلوب و دیگر کتب شیخ عبدالحق  
 ہم این مطلب بحسب وجہ ادا گردیدہ است۔ نزد فقیر این امر قابل استغنا و اجازت نیست۔  
 محبت با کسی کہ واجب التحظیم است، بالطبع اقتضای محبت تعظیم آثار و مناسبات او میکند و تساو  
 و عدم اعتنا بآن دلیل است بر عدم محبت ما بیند و من آثار و کما و کما و یکہ در سفینہ روایات و انبیا  
 اصلبت آثار میکند و خالی از سوس و سیرت نیست اہل انہام این امور در علمیات است پست و علیا  
 در فضائل اعمال و غیرہ وسعت است الم کعنا ان سمعت اگر شنیدہ باشند در امثال ہمین  
 امور است بادرے نسبتہ و قل متباہیہ تعظیم بحیا آورد۔ کایس ابن رسیہ ہر گاہ داخل شد بر  
 معاویہ ابن ابی سفیان معاویہ بلحاظ آن گونه مشاہرت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داشت  
 از محبت خود دینیا باندہ بر اسلئے تعظیم فرماستہ کایس را بخنث نشانہ خود و در یادش ستہ بتوفیر مت  
 رخصت نمود و داخل مرغاب را بکایس گداست۔ در مواہب لدنیہ و غیرہ مذکور است و شیخ  
 عبدالحق در مدارج نقل نمود کہ یکے از اہل بیت کرام را کہ نام او یحییٰ بن القاسم بن محمد بن جعفر بن محمد  
 بن علی بن الحسین بن علی کرم اللہ وجہہ کہ لقب بود بشعبیہ در موضع خاتم نبوت شامہ بود مقدار  
 بیستہ احماد شامہ بچہ تہم النبوت چون در حمام سے درآمد و سے دندنا و امر دم و در دمیفر سادہ بر حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم و از حمام سے نمودند برو سے وی بوسہ زد و تہت اورا تہت کجا۔ انہی العوی

الجواب - تبرک با نارسا محسن متعارفین است خدینا و حدیثاً و کتاب و سنت ثابت.  
 انکار آن و کلام در آن غیر از اتحاد و زندقه هیچ توان گفت - و قرآن مجید وارد است یا بیکم ان تا  
 ویه سکینه من ربکم و یقیناً هم انکال سونی وال حارون و یقیناً انکال انکال انکال انکال  
 مستحبر و ولایت که بود در آن صدوق پاره ای الراح و عصای موسی و عمامه پاره ای و غیره و این  
 برست بنی اسرائیل و در وقت قتال پیش میگردند آن را و سبب آن فتحی است که شد در اعراب  
 و وقت جنگ فرشتگان بر می داشتند بالا سر گاه بنی اسرائیل و بنی اسرائیل قتال میکردند پس  
 که از آن تابوت آوردند آمد نصرت می داشتند هرگاه بنی اسرائیل عساکران و قساوندان و سواران  
 مسلط نمودند بر ایشان و مخالفه که آن تابوت از ایشان سلب کردند هرگاه بنی ادبی کردند با تابوت  
 اللہ تعالی بران کفار با تسلط نمودند بر کفریب آن بول و بران میگردید پس  
 کفار دانستند که این بلا بسبب ادبی تابوت است بر گاه و آن بناده خود روانه ساختند فرشتگان  
 بمنزل طاوت رسانیدند و در صحیح مسلم از ابن مالک مرویست - قال اصابتی فی بصری بعض  
 الشیخ فبعثت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم انی احب ان مانع فی قسطنطنیة و متربی و اتحدت  
 مصلی قال فانی التیوم صلی الله علیه وسلم من سناء الله من صحابه قتل و هو صلی فی منزلی  
 و اصحابه یحذرون بنیم الخ و در روایت دیگر مسلم آمد فعال فخطی مسیح فحاج رسول الله صلی الله  
 علیه وسلم الخ - نووی در شرح مسلم نوشته قد فخطی مسیح ای علم لی علی موضع لا یحذرون مسیح  
 ای موضعاً جعل صلواتی فیه متبرکاً ما اراک و فی هذا الحدیث انواع من العلم تقدم کثیراً منها  
 فیه التبرک با نارسا محسن - و در صحیح بخاری در باب خضاب مرویست که بود نزد ام سلمه بنوی  
 مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم در حجله از لفرقه - هرگاه بر سر پد بعضی پانجه میرفتند نزد ام سلمه  
 و عرض می کردند پس می آورد آنرا و حرکت میداد در آب و استشفاء میکردند صحابه بان و حدیث

فرلین ای جٹ کسریٰ فی ملکہ و دہم فی ملکہ و الجاشی فی ملکہ والی واللہ ما اشد

ملکاتی فومہ قطصل صجل فی صحابہ - خلاصہ ترجمہ - قاضی فیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا

میں لکھا ہے کہ قریش نے جنگ حدیبیہ میں جب عروہ بن مسعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں صلح کرنے کے لئے بھیجا تو عروہ نے صحاب کرام رضی اللہ عنہم کو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی اس طرح تعظیم کرنے دیکھا کہ جب آپ صوکرے حضور کے آب وضو کے لئے آئے تھے

کرام باہم کٹے مرتے اور اگر آپ بھوکے یا ناک پاک کرنے تو اس تہوک وررین ہی کو دوڑ کر لیتے

اور تبرکاً اپنے اپنے جسم پر ملتے تھے۔ اگر آپ کا کوئی مال زمین پر گرنا لیا تو اس کو لیکر کھاطب عام

اپنے پاس رکھتے اور جس کام کا حکم دیتے فوراً اس کی تعمیل کرنے۔ اور جس وقت آپ کوئی

بات کرتے بہت آداب سے آواز کو پست کر کے اس کا جواب دیتے۔ اور کمال عظمت کی وجہ

سے آپ ہی آنکھ نہ ملاتے۔ یہ کیفیت دیکھ کر جب عروہ واپس آئے تو قریش کو کہا اسے قریش واللہ

میں بادشاہ فارس و حبشہ و روم کے دربار میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم

کرنے نہیں دیکھا جیسے صحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تعظیم کرتے ہیں۔ منجملہ آن

### حضور کے آب وضو مرصیہ و نکوشفا

صحیح بخاری باب عیادۃ النبی علیہ السلام بہر حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔ عن اس المنکر منہج

حابر بن عبد اللہ بقول مرصیہ ما تالی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحدودی والو مکر و حکما شفا

فوجد الی امی علی فوق صماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم تم صب وضوء علی فافغت فاذا البی صلی

اللہ علیہ وسلم - خلاصہ ترجمہ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہمارا تھا۔ جب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کو تشریف لائے۔ مجھ کو پہنوس بابا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت وضو کر کے مجھ پر پانی وضو کا ڈالا۔ میں پہنوس میں ہوا

حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان ہدایت انسان میں و بالعد وقات حضور کے زمانہ  
صحیحہ و صحیح اب و صوان اللہ علیہم جمعین سے تبرکات کی جو تعظیم و تکریم کہ گنبد صحیح و غیرہ میں ناظر  
و مسؤل ہو جی ہے حاکم اراون احادیث و اقوال کو نقل کرنا ہے تاکہ ناظرین نا تمکین کو جو حاکم  
معلوم ہو و اسے کہ تبرکات کی تعظیم بلا قبل و حال مجمع عبدہ وسلم عدال کل ہے پس سجدہ تعظیم تبرکات  
حضور کے آب وضو کی تعظیم

کہ نہ سکوہ باب السنوہ میں سہرہ حدیث شریف وارد ہے۔ عن ابی حمزة قال رایت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بمسکنہ و هو بالطح من فہ حمراء من اود وراثیث بلکاح احد الوصو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رأت الماس سد رون ذلک الوصو فمن اصاب منه

شئاً مسح به و من لم یصب منه احد من بلل بل صا حہ۔ خلاصہ ترجمہ ابو حمزہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں معام الطح

خبرہ سیر چری میں تسلیت فرماتے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے آب وضو کو تبرکاً لے رہے ہیں اور لوگ بھی اوس بانی کو لینے کے لئے دوڑے جس

شخص کو وہ پانی ہاتھ لگا اوس نے اپنے سہرہ و جسم پر ملا اور سبکو نہیں ملا اوسنے دوسرے

شخص کو ہاتھ کی تری کو لے لیا۔ ایضاً قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفا یصل فی عازۃ

فی تعظیمہ علیہ السلام میں لکھتے ہیں قال عروۃ اس مسعود حسن و جہۃ فرسین عالم الفصیۃ

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رأی من لعینہ اصحابہ لہ مارائی و اندلا سو صاء الالہ

و صولہ و کاد و بعلوں علیہ و لا یصلی لصا قاولہ بنم منخامۃ الا انھوھا ما کفرھم فلیکولھا

و جو ہم و احادیث و لا یسقطہ شترۃ الا ابید روھا و اداہم بامرہ و اداہم و اذا

لکم حفصوا امواتہم عدہ و ما یحدون الہ المظر لعظماء فلما رجع الی فرسین قال لعشر

**خلاصہ ترجمہ** - علامہ ابن حجر کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بعد وفات حضرت انسؓ کے اون کے بیٹے نضر سے وہ پیالہ آٹھ لاکھ درہم کو خریدا اور امام بخاری سے روایت ہے کہ انہوں نے وہ پیالہ نضر بن دیکھا اور اس میں نیر کا پانی تھا۔ امام نووی شارح صحیح مسلم

باب ما کماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد ولم یصر مسکراً بحديث الو حارم حاج لما سهل ذلك للاح

شتر باقیہ ثم اسقوه بعد ان ذاک عمر بن عبد العزیز ہی ہوا کہ مرویہ مسلم کے کہتے ہیں جیسی

الفتح الی سرب منه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ما الذیوک ما اثر الی صلی اللہ علیہ

وسلم وما صعدا ولسہ اوکان منہ قبلہ سبب وھذا منہ ما اجمعوا علیہ واطبق المسلمون والحلف علیہ

من التبرک بالصلوۃ فی مصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مروضہ الکرمہ ودحوال عامر

الذی دخلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمر ذلک ومن ہذا اعطاء صلی اللہ علیہ وسلم انما

شعرہ لبعسہ من الناس واعطاء صلی اللہ علیہ وسلم حقوۃ لبکھن فیہ شتہ وجعلہ الخیرین

علی القریب وجمعت علی ان عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منسوخ الوضوۃ صلی اللہ علیہ وسلم وکوا

لوجہم مخامزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانشاء ذلک کثیرۃ مشہورۃ فی الصحیح وکل ذلک

ما فتح لاشک قبلہ۔ انہی حکام النووی - خلاصہ ترجمہ - امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح

صحیح مسلم ابو حازم کی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے حضرت سہل رضی اللہ

عنہ نے وہ پیالہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیاتھا لگا کر زیارت کرائی۔ عمر بن

عبد العزیز نے اس پیالہ کو اون سے مانگا انہوں نے وہ پیالہ عمر بن عبد العزیز کو بھیج کر دیا۔ روایت

اس حدیث کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد معجزات بیان کئے

ہیں وہ یہ ہیں۔ بہر حدیث سند ہے واسطے تبرک لینے کے آثار مبارک سے خواہ وہ آثار ہوں

جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جس کیا ہو یا پہنا ہو یا کوئی اور سبب ہو اور جس جگہ

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشہیف نہ راد کجھا۔ - بخلاف آن

## حضور کے پانی پینے کے پیالہ کی تعظیم

فاصلی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفا فصل فی کراماتہ وبرکاتہ میں لکھتے ہیں حدیث الفاضلۃ

عن شمعہ - انا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال کاتب عدنا فصنعہ من فضلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم فکنا نعمل بہا الماء للرضی فمستعمل لہا۔ خلاصہ ترجمہ۔ اولاقام بیٹے ماموں کے

کہنے میں کہ ہمارے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ تھا ہم اس میں پانی ڈال کر مرصیون کو

پلانے۔ مرصیوں سے شفا پاتے۔ صاحب بخاری باب السرب من دجج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں لکھتے ہیں عاصم الاحول قال دایک قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند النبی بن مالک

قال انس لعد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفیج اکثر من کذا وکذا۔

قال انس سرب ان کان فیہ حلقۃ من حديد فامر انش ان یجعل مکانہا حلقۃ من ذهب

او فضہ و قال له الوطیحة لا تضرن شیئا کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فترکہ۔

خلاصہ ترجمہ۔ حضرت مام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ دیکھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے اس پیالہ میں اکثر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا ہے۔ ابن سبرین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں اس پیالے میں

حلقہ لوہے کا لگا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا اسکی جگہ چاندی یا سونیکا حلقہ

لگا دین حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے انس سکونہ بدلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسی طرح رکھا ہے۔ حضرت انس نے اس کو ویسا ہی رہنے دیا۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مسائل

میں لکھتے ہیں۔ ثم لعد ذلک اشتری الوطیحة هذا الفیج من ملب مصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بثمان مائۃ الف درهم عن البخاری انہ لصرۃ لصرۃ ذلک الفیج ملا ذیج و سرب منه صیغۃ

دیوار میں تھک رہا ہے وہ پتھر ہمیشہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا کرتا تھا۔ لوگ اس کی  
 نجات کرتے ہیں اور ترسگنا تھک بھر تے ہیں۔ اس حجر کی عبادت نے تورات اہل مکہ کا نقل و حرکت  
 کہا ہے۔ وہی پتھر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل نبوت آپ کو سلام کیا کرتا تھا۔  
 صاحب روضۃ الاحباب فریب حائثہ جلد اول کے لکھتے ہیں۔ و مرویست کہ بعضے از متروکان  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عمر بن عبدالعزیز بود و اسرار خانہ مضبوط نگاہ مہداشت  
 و مرور بکبار مہربان و انہار بار بارت مسکرو گاہ بود کہ چون بعضے از اشراف قریش پسند آمدند  
 ایشان را با نخانہ سے مرد و آہارا بالشان سے نمود و مسکفت ہد اص میلاد من اکرم اللہ تعالیٰ  
 ان اعلم کہ وہ گویند در نخانہ سرریک و با ازادیم کہ حشوان از لہیف خرمادیک جفت مورہ و قطیفہ  
 و اشیاء و قتی و کسانہ کہ در ان چند نیز بود و در قطیفہ آنحضرت از و سخ سر مبارک بود و مروی  
 در جہت عظیم داشت و سفا نمود بابت از عمر بن عبدالعزیز انہاس نمودند کہ بعضے از ان و سخ را بشو  
 و اسعوط و دینی آن بیمار چکانست قبول نمود و چنان کردند بیمار شفا یافت۔ علامہ عینی صاحب  
 صحیح بخاری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ دلیل الشرب من وادہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و ائینہ من باب السلوک با نادرہ و کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی فی المواضع الی کان صلی اللہ  
 علیہ وسلم یصلی فیہا و بد و سنا قہ حث ادارھا بئر کمالہ فنداء و حرصا علی افتخار آثارہ  
 خلاصہ ترجمہ۔ بہرہ دہیث دلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ وغیرہ میں پانی پینے کی  
 اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھتے تھے اور جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
 سواری لیجا کرتے یہ بھی اپنی سواری کو تبرکاً لیجاتے۔ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس اتباع کی مفصل کیفیت جناب لائق  
 میں لکھتے ہیں۔ مسجد العزالہ گوشت سرد و انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دروے نماز گزار دہ دور بجا ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہو اس جگہ نماز پڑھنی اور جس عازن جس نے شریعت سے  
گئے ہوں وہ ان تعظیماً و سبیراً جانا۔ اور ہمیں تبرکات ہیں سے بے کراپنے اپنے سے مبارک  
ابوطلحہ کے ہاتھ سے تعظیم کرائے اور اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی کفن کے واسطے تہ بند دیا اور  
دو فرنگہ گارون پر پڑھنی کھجور کی رکھی تا میت کا عذاب رفع ہو۔ اور آپؐ کو پینے کو طمان نے چھ  
کیا اور آپؐ کو آب وضو اور یریش منی کو لوگوں نے تبرکاً جسم پر ملا اور اسی قسم کے تبرکات کی تعظیم  
و تکریم سلفاً عن خلف متہور و معروف ہے۔ جسے کہ صحابہ وغیرہ نے اس پر اجماع کیا ہے۔ حضرت امام  
نوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے بوجہ حسن ثابت ہو گا کہ تبرکات کی تعظیم و تکریم بلا انکار صحیح علیہ  
ہے۔ مولوی عبدالحلیم لکھنوی علیہ الرحمۃ و الرضی فی آثار حبیب الرحمن میں لکھتے ہیں

و کان عبد عمر بن عبد العزیز استاء من متروکاتہ صلی اللہ علیہ وسلم منها الحفان و القطفۃ

و الکاسۃ و غیرہا کما ہو محاطاً و منہم ہا و کان یرومہا کل لومرۃ و ادا جاء عبد

واحد من الاشراف اذ صلب هذا و ليعول هذا املین من کرم اللہ و اعترکم یہ کن او ورد

الشمخ الدہلوی و من ذاک تسلسل الحجر الذی فی مکہ فی زفاف الحجر من طریق ست احد لموسین

قد تحہ و هو مرکب فی الجدار تروہ الناس ہم متروکون ہمیح ہذا الحجر فال ابن الحجر المکی

العبشی انہ نقل متواتراً من اهل المکذا ان ہذا الحجر هو الحجر الذی کان یسلم علی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قبل النبوت۔ خلاصہ ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں متروکہ ہیں سے عمر

بن عبد العزیز کے پاس تبرکات تھے۔ جیسے تودہ۔ چادر۔ تیردان چرمی۔ آپؐ اوس کی بہت حق

رکھتے اور ہر روز ایک بار اوس کی زیارت کرتے۔ اور اگر کوئی شریعت آدمی اون کے پاس آتا تو

اون کو تبرکات کی زیارت کر کر کہتے کہ یہ تبرکات اون کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزر

عین اور جن کی بدولت تم کو اغراض حاصل ہوئے۔ اور ایسا ہی مکہ معظمہ زقانی الحجر میں ایک



عربی ساری تجارتی اسی حدیث کے تحت میں کہتے ہیں والحکمت وہ السلوک ما اراه السلفہ وهو  
صلی فی التمرک ما اراه الصالحین۔ ابنی ملطاً۔ فاضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا رس کہتے

ہیں عن اسماء بنت ابی بکر انہا اخرجتہ طالسہ وفالسہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یلبسہا ففخی لجلالہا للبرص فاستشی بها۔ خلاصہ ترجمہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر

اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس جب ابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بہن ہوا جبہ تھا۔ بعد وقت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اس کو دھو کر ماریون کو ملائی تب اس پانی سے مریض شفا پا کر

تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان کعب بن دھیر رضی اللہ  
عنہ لما التہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قصیدۃ مات سعاد رضی الیہ بوردۃ مات علیہ فلما کان

زمن معاویہ رضی اللہ عنہ کعب الی کعب انما ردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعشرۃ اذ وقیم  
قال علیہ فلما مات کعب لعشرۃ معاویہ الی اذ کادہ بعشرین الف درهم و اخذ منهم البردۃ۔

خلاصہ ترجمہ۔ کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصبہ  
بانت سواد کے صلہ میں چادر دی تھی حضرت کعب اس چادر کو تبرکاً اپنے پاس رکھتے تھے۔ حضرت

معاویہ اپنے زمانہ خلافت میں کعب کو دس ہزار دینار اس چادر کی قیمت دی۔ کعب نے منظور نہیں کیا  
بعد ان کی وفات کے حضرت معاویہ نے ان کی اولاد سے وہ چادر بیس ہزار دینار کو خرید لی۔

اس واقعہ کو تواریخ صیب آلہ میں بھی لکھا ہے۔ منجملہ آن۔  
حضور کے مٹے مبارک کی تعظیم

مشکوۃ باب الحلق میں ہے حدیث شریف وار دہوئی ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ  
منافاتی الحجۃ فرماہا تم الی صرہ یمننا و یخرسکم ثم دعا للحاق و ناول الحاق شقہ الامم فحلقہ

ثم دعا باطلحہ الا نصاری فاعطاه انا ثم ماول الشون الہ لیسر فقال حلی محلی فاعطاه انا طلحہ فقال

کہ اور انابگوں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما در آنجا نزول مفرود ہو گئے تھے امد منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و در آنجا در حے بود کہ چوں ابن عمر در آنجا نزول میکرد و وضو میساخت بقیۃ ب در چ درختی افکند و میگفت ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بروایتی آمدہ کہ برگرد درختی گردید و در رخ او آبے انداخت لغرض اتباع آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام و رضی اللہ عنہما

منجملہ آن

## حضور کے لباس کی تعظیم

مشکوٰۃ باب غسل السبت و تکعبہ بین سہ حدیب شریف ہے عن ام عطیہ قالت دخل علیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج یجسسل اسہ فقال غسلنا لئلا او جمنا او کرم من ذلك ماء و سد رقی حلت فی الاحراء کا و مگر و ششماں کا و مگر فاذا امر من واد منی فلما فرغنا ادناکہ فالتی حصوة و قال اسعربھا انما خلاصۃ ترجمہ کہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لشرب لاسے ہم آپ کی صاحبزادی حضرت زینب کو غسل دے رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ مری کے پتے اور پانی سے نہیں باریا پانچ بار یا زیادہ نہ لانا اور آخرین کا فوراً بخوت ہو ملکہ ٹھیک و بھیرا جب ہم غسل و بکفر فارغ ہوئے تو حضرت کو خبر کی حضور نے اپنا ہتھ بند دیکر فرمایا اسکو نثار کر یعنی زیر بغل جسم سے ملا ہوا رکھو۔

حضرت محدث دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں تا برکت آن بوسے رسد و درینجا استجاب تبرک لباس صاحبین و آثار ایشان بعد از موت و در قبر چنانکہ قبل از موت نیز یحییٰ بود۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

شعار کے معنی لکھتے ہیں و معنی شعر تھا یا کہ جملہ شکار لھا و هو الشوب الذی علی الجسد و لکھنا فی اسعارھا یہ ترکھا و فقہ التورک ناآثار الصالحین و لیا سم۔ خلاصۃ ترجمہ یعنی اشعار ہمارا کے یہ یعنی ہیں جو کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہمارا وہ جسم سے بلا ہے تا میرت کو برکت حاصل رہے اور صلی و اولیاء کرام کے لباس نیز کا لینے کی یہی حدیث دلیل ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حال میں لکھتے ہیں وکان قد

لتم من سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فلامتہ اطعامہ فاوحی ان یجعل فی صم و عیہ

وقال اعلوا ذلک دخلوا بیتی و بین ارجم الراحمین - خلاصہ ترجمہ - حضرت معاویہ رضی اللہ

عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک و آغوش تھے - وقت مرثیہ انہوں نے

وصیت کی کہ بیہ برگ میرے منہ اور آنکھوں میں رکھ دینا کہ مجھ کو بھی نفع دین گے اور اللہ تعالیٰ

ارحم الراحمین ہے - مشکوٰۃ باب الطب والرقی میں یہ حدیث ہے عن عثمان بن عبد اللہ بن

موہب قال اسئلنی اھلی الی امر سئلۃ لقدح من ماء وکان اذا اصاب الالسان عین ان شیء لحت

مخضۃ فاخرجت من سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت مسک فی حلی من فضۃ یخضق

لہ فشرب منہ قال فاطلعت بالجلجل حلل بیت شعرات حمراء - رواہ الثخاری - خلاصہ ترجمہ

حضرت عثمان بن عبد اللہ کہتے ہیں میری زوجہ نے مجھ کو حضرت ام سلمہ کے پاس پیالہ پانی لیکر بھیجا

اور جب کب کو نظر لگتی یا کوئی اور مرض ہوتا ایک بڑے بڑن میں پانی لیکر حضرت ام سلمہ کے پاس

بھیجتی نہیں انہوں نے ایک چاندی کی ٹلی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک

رکھ چوڑے تھے - وقت ضرورت کو ان کو نکال کر پانی میں ہلا دیتیں وہ مریض پانی پی لیتا

تھا روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے - حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا فصل و من

الطامہ واکسارہ اعطام صبیح اسبابہ میں لکھتے ہیں - وکانت فی فلسوۃ خالد بن الولید شعرات

من سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسطت فلسوۃ فی بعض حروبہ فتد علیہا شدۃ انکوع علیہا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہ من مثل فیہا فقال لم افعلہا بسبب الفلسوۃ بل لما قصیدۃ من شعر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب رکنہا و توضع فی ادی المشرکین - خلاصہ ترجمہ

قالہ بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹرپی میں جاب سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک تھے

انفسہ میں الناس - خلاصہ ترجمہ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ عقیقہ میں رہی جہاں کر کے منامین تشریف لائے اور قربانی کر کے  
موتزاش کو ملا یا اور داہنی جانب سے سر کے بال حلق کر کے سر سے مبارک ابوطلحہ انصاری کو دیے  
پھر بائیں طرف سے سر کو حلق کر کے سر سے مبارک ابوطلحہ کو دیکر فرمایا یا ابن ہالون کو لوگوں میں  
تقسیم کر دے - حضرت محمدت دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث کے ترجمہ میں لکھتے ہیں پس پہر ایک  
یک تارہ سوے دو تارہ سوے نصیب رسیدہ - گویا شاعر باین قصہ اشارت کردہ است یہ

مرا از دلف تو سوے بے بند است | فضولی می کہم پوے بے بند است

وہیچان ناخان نیز تعلیم کردہ بر حاضرات قسمت فرمود و این برکات در میان امت نائے  
یومنا ہذا باقی ماند کہ باعث تذکرہ و یادداشتے بود و از اجزائے وجود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم گویا پوے بے بند است گفتہ است انجمنی مراد است - رسالہ تذکرۃ الاحباب میں کلام  
من جنس بانوی دلکتاب میں لکھا ہے - واضح ہو کہ یہ رسالہ صاحبزادہ مولوی حاجی محمد علی صاحب  
صاحب مرحوم داماد و نواب وزیر الدولہ بہادر رئیس ٹونک کا تصنیف کیا ہوا مولانا محمد انوار  
صاحب دام مجیدہ کے کتب خانہ میں قلمی موجود ہے - حضرت مولانا مصوف نے یہ عبارت  
اوس رسالہ میں سے نقل فرما کر خاکسار کو عنایت کی تھی تعظیم سوے مبارک کی سند میں قسم  
نقل کرتا ہے - الفائدۃ السکاد ستہ عشر فی باب الخلق انا علیہ السلام فی منی

وآخر قال للخلق خذوا منی جانبدہ الامن ثم الایسر ثم جعل لعطیہ الناس قال لو کہ  
قد اء بالحق الامن فی زعمہ الشیعۃ و الشریعین بین الناس و استعبد منہ التبرک لبعثہ  
علیہ السلام و کن لک جمیع اتارہ و من عبدہ السلمان لان لکون عندی سعۃ منہ  
احب الی من کل بیضاء و صفراء علی وجه الارض و بطنہا - فقط علامہ جلال الدین جوہی

خلاصہ ترجمہ مستحب زبانت کرنی سجد اور گنوون اور اون آمار کی جو منسوب ہیں حضور  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بعیدہ باحیثیتہ اور تصریح کی ہے اس استجاب پر ہمارے  
 علماء و حضرات نے اور ائمہ شافعیہ اور مالکیہ نے۔ قاضی عباس رحمۃ اللہ علیہ فی فصل میں لکھے ہیں  
 مردی عن صفیۃ بنت سعد قال کان لابی محمد و بنو قحطانہ فی مقدم لاسہ ادا احد و اسرہا

اصابت الاحمر فقتلہ الا تخلفہا فقال لم اک مالذی کلفہا و د مسہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم مدہ۔ خلاصہ ترجمہ ابی مخذومہ کے سر پریشانی کی جانب بالون کا موٹھا  
 بندھا ہوا تھا۔ جب اس کو بیٹھ کر کھولتے زمین تک لٹک جاتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ  
 تم اسے کیوں نہیں منڈاتے۔ کہا کیونکر منڈاؤں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو  
 اسے ہاتھ سے چھوا ہے اس آئی فصل میں ہے رائے اس عمر و اصحابہ علی مصداق صلی اللہ علیہ  
 وسلم من المسلم ثم وضعہا علی وجہہ و بعد اکان مالک رحمہ اللہ لعالی لا ترکہا نہ بالملک

و کان لعلو السنی من اللہ ال اطاء نرسہ مسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحافہ اسہ ۱۰  
 خلاصہ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر پر پہنچنے  
 کی جگہ ہاتھ پھیر کر اپنے منہ پر ملتے تھے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ میں سوار  
 ہو کر نہ جلتے اور فرماتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے اللہ تعالیٰ سے کہ جس زمین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم پایہ چلے ہوں میں اس کو نالوروں کے گھروں سے روڈوں۔ انفاس ترجمہ  
 بن حضرت شاہ اہل بدر رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کے معظوظ میں لکھتے  
 ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ و رکوچہ ہمارے مدینہ گاہے سوار نشہ زیر اچہ حاکم کہ محبوب  
 رب العالمین و سید المرسلین علیہ افضل التحیات و اکل التسلیمات پایہ رفتہ بار شد آنجا  
 ستاری سو ادب است و ان امام ہام ہر جا کہ عمارت دیم سے ویداد ب تمام پوسے داد میر

اہم گزشتہ کتب کے قلم بردار گزشتہ قضاۃ القابیلہ است۔ دیگر بار آورند دیگر بار بارہ طاہر شد  
 دیگر سے تو بہ کرد۔ سبھی گھستا اس نے قضاۃ القابیلہ است تسلیم بار بار قیاب بردند دیگر بار بارہ طاہر شد  
 سبھی نیز در ملک نابیان منسک گشت۔ دیگر آنگاہ براسے ربار بر آوردم مجمع عظیم بود۔ ہر چند  
 ملک بفضل سے ہادم سعی سبک درم منسک نہ بدیدل خود متوجہ شد ہم معلوم شد کہ فلان جناب است  
 بتا من جناب اس وقت سے آبد عیب پوشی کردم وہم را تجدید طہارت فرمودم جناب ازلان مجمع  
 بیرون رفت آنگاہ بسہولت مملوح گشت دیارن کردیم۔ حضر الشان در آخر عمر تبرکات  
 قسمت مہر مودت کیے ازلان دو سو کمانب حروف عنایت فرمودند۔ الحمد للہ رب العالمین۔  
 جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منسک کیا یا استعمال فرمایا یا اپنے  
 نام سے مشہور ہو اس کی تعظیم کو علماء کرام دین مستحب کہتے ہیں۔  
 علامہ قاضی عباس رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفاء القلوب میں اعظامہ و اکبارہ اعطام جمیع اسبابہ  
 و اکرام شایہ و اکنہ من مکۃ والمدینۃ و معاہدہ و المصلیۃ الصلوۃ والسلام او عرف بہ میں کہتے  
 ہیں۔ خلاصہ ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب مشاہدہ و مکانوں کی اور جس چیز کو اپنے  
 ہاتھ لگایا یا آپ کی طرف منسوب ہو ان سب کی تعظیم و عظمت کرنی آپ کی محبت کی علامات میں  
 ہے۔ اسی عبارت کو حاشہ پر لکھا ہے۔ والمراد جمیع ما نسب الیہ و لعرب بہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یعنی عرف بہ سے یہ مراد ہے کہ جو چیز آپ کی طرف منسوب ہے اس کی تعظیم کرنی۔ حضرت ملا علی  
 قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء میں فرماتے ہیں قولہ ان عرف یہ بصیغۃ الجمول ای جمیع  
 اصنامہ الان واعظامہ فی ہذا الزمان۔ ونیز ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سالہ زیارت میں  
 میں فرماتے ہیں واعلم انہ لتحتجب زنا من المسجد والدار والامار المنسوبۃ الیہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم سواء علمت عنہا ان جہنا صرح بہ جامعہ مناک من الثانیۃ والمالکینۃ وغیرہم

برکت کی دعا فرمائی تھی۔ آپ جس سی آدمی یا بکری کے ورم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگی ہوئی جگہ کو ورم پر بھیڑ دیتے تو وہ ورم جانا رہتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرک کی ادبی سہولت و عطا الہی کا طور

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفا فصل جن اعطائے کبارہ میں لکھتے ہیں۔ ان حجابہ العظا

النجف فیصلہ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ید عثمان رضی اللہ عنہ وناولہ بکسر علی رکتہ فصباح

الناس فاحذ تنالہ صلاۃ فی رکتہ ففطعہا و مات قتل الحول۔ خلاصہ ترجمہ حجابہ عثمانی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چھیرہ کر نوڑنے کے

لئے گھٹنوں پر رکھا۔ لوگوں نے واویلا کی اوس کے گھٹنوں پر ایسا زخم ہو گیا کہ پیر کا لگی

اور اوس کے صدر و تکلیف سے اسی سال مر گیا۔ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن میں مولوی

عبدالحکیم کہنوی لکھتے ہیں۔ روی ان معاویہ رضی اللہ عنہ فی دہاب امانہ کتب الی مروان

ان یحمل ابہ المنیر فامر لقلبعہ فلما حركہ عن موضعہ انکسف الشمس واطلمت الدنیا حتی برزت

النجوم فخطب قال اما فی امر الیہ منین ان ارفعہ فذاعجا انفراد ست خراج و فوج المنیر

المشرعین علیہا ثم اراد الخلیفۃ المہدی ان یذیل علی ہذا المقد امر فہنعه الامام مالک رحمۃ

للہ تعالیٰ۔ خلاصہ ترجمہ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مروان

کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف اٹھا لاؤ۔ مروان نے بھیجا کہ اوس کے

اوتھانے کا کہا اس بے ادبی کی وجہ سے آفتاب گہنہ گیا اور تمام دنیا میں تاریکی چھا گئی

یہاں تک کہ رات کے نکلنے کے مروان نے بہت حالت دیکھ کر خطبہ پڑھا اور کہا کہ میں نے یہ کام

امیر المؤمنین معاویہ کے کہنے سے کیا تھا۔ اس ارادہ کو موقوف کیا اور پڑھائی کو بلا کر چھوڑ

آنکھ شاید آن گل بوستانِ نبوت و آن نمرۂ باغ رسالت کو دسنے رساندہ باشد۔

ایضاً اسی فصل میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ عن احمد بن فضل بن المراءد وکما

من الترمذی الروایۃ انہ قال ما مسست الفوس ببیدی الا علی طہارة متذ بلعنی ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم احذ الفوس ببک۔ خلاصہ ترجمہ۔ احمد بن فضل بن المراءد کہتے ہیں جب

سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان ہاتھ میں رکھی شیے کبھی بے وضو نہ

کو ہاتھ نہ لین لگایا۔ تورا بن حبیب کہہ رہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی بنی النصارى رضی اللہ عنہ کو

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عصا دیکر فرمایا کہ اس عصا کو بہشت میں اپنے ہاتھ

میں رکھنا وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ وقت انتقال کے اوپر ہونے اپنے کفن

میں رکھنے کی وصیت کر دی تھی۔ اسی حکایت کو صاحب روضۃ الاحباب نے بھی لکھا ہے۔

عبارتہ یہ کہ آنحضرت عصا میں داد و فرمود تھوڑے بعد فی الحقة۔ آورده اند کہ آن عصا نزد

لود تا وقت وفات اور رسید اہل خویش را وصیت کرد تا آن عصا را در کفن وے پیچیدند

صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبرد اور

عصا اور زینوار اور پیالہ اور انگوٹھی اور سونے مبارک اور تین شریفہ اور ظروف کو بعد حضور کی

وفات کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے تبرکاً استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اسی مضمون سے باب کو شروع

کیا ہے۔ فاب ما ذکر من دیرج البنی صلی اللہ علیہ وسلم وعصاه و سبیعہ و قد حرم و خاتمہ و ما

استعمال الحلقاء بعدہ الی آخر۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفاء فی کرامۃ و ہرک

میں لکھتے ہیں وضع بیدہ علی لاس حنظلہ بن خدییم و ہرک علیہ و کان حنظلہ یکتی فی ما رجل فکتی

وجہہ و التاۃ قد ورم فرعہا فوضع علی موضع کف البنی صلی اللہ علیہ وسلم فیدھب الورم

خلاصہ ترجمہ۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھ کر



مسافر نے برگئے شرعاً ابون کے پیشکش کیا۔ تراج البیوہ بن حضرت شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 افادہ فرمائے ہیں۔ بکے اراہیب کرام رانام بی بن القاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی  
 بن الحسن بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کلقب لودینیہ دروضع خاتم نون منابہ لودمدار صبیحہ  
 منابہ عاتم مروت لودوے چون سے آمد درحام و میدیدند اور مردم درو و سینفستاند بر  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واردحام سے نمودند بروے و مولوبیدند ثبت اورا  
 تشرکاء و مراد لینیہ لخص امور خواہد بود و الا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ میں شریکیدار دے

مذکر عن ہرماک بنی محاسنہ  
 نجوہ الحسن فیہ عبرہ

## مضمر کے صلی کفش پاکو مثال صبیحہ کی تعظیم

حضرت شیخ التتویج محدث دہلوی علیہ الرحمۃ من اللہ العفی شرح سفر السعادت بن افادہ فرمائی ہے  
 تسال النعل محضر صلی اللہ علیہ وسلم خواں و رکاب سبار دارد و بعضے اراکا محمد بن رسالہ  
 درسا بن آن جمع کردہ و گفت کہ لگاہ دشمن آن ماعت وجود عز و امان است از شر لغی و عداوت  
 و حسد اشرار و از شر شیطان مارد۔ و اگر زنی کہ دسوار شدہ باشد را بیدن روے آنرا لگا ہارد  
 داساں شود بروے ابن دسوار و بعضے از مجاہدان را از علما و مجاہدان اسعار و قصاید است  
 در مدح آن کہ زانی ہوا مہب اللہ تبارک و تعالیٰ۔ کتاب روضۃ الاحیاء فصل ششم در میان عادات  
 سید السادات علی افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات میں لکھا ہے۔ تمثالی از نعل حضرت رسالہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیش ابن ہضرت است ارکا غزیریدہ و آن خط ہا کشیدہ نمرد و اوہا  
 نعل جاے انگشت تروچا دو انگشت مہا نگلی دھاے دو انگشت دیگر نہر و حضرت عیسیٰ احد اند  
 و بر آن کا خط شریف ربہ المحدثین دفعوہ تحفہ سر ہاں اللہ و الشریعہ و السعوی الدرب

درجے اور نواکز بشیر شریف کو اوسپر رکھا۔ بعدہ خلیفہ قہمدی نے ارادہ کیا کہ اس کی تعظیم کے واسطے اور درجہ بنوادیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمادیا۔ واضح ہو کہ اس واقعہ کو حسبِ میننی شراحِ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی جلد تالمت باب فی الخطیۃ علیہ المنیرین لکھا ہے۔ خوفِ طوالت وہ عمارت نقل نہیں کی۔ اربابِ ایمان و صدق و یقین کو معلوم ہو کہ عمارتِ ماسبق سے کونہ اس ثابت ہو گیا کہ زمانہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے آج تک تبرکات کی تعظیم ہمیشہ علی الانصال رہی ہے۔ اکیسویں مثلِ نبی علیہم السلام و صحابہ کرام و تابعین عظام و اولیاءِ ذوی الاحترام تعظیمِ تبرکات میں مساعی حیلہ مرعی کرتے رہے اویسینے بے ادبی کی وہ غیابِ اللہ معنوب ہوا اور آنا غیظ و غضبِ الہی علی الاعلان مشاہد ہوئے۔ اللہم احفظنا من اساءۃ الادیب۔ یعنی تعظیم و کچھ اصل تبرکات کی تہی جو کتبِ معتبرہ سے منقول ہوئی۔ اب یہہی واضح رہے کہ جو چیزیں مشابہہ و مائلِ تبرکات صلبہ کی ہوئی ہیں ان کی تعظیم و توقیر بھی مثلِ تبرکات صلبہ کے صلی اُمت و اکابر دین سے ماور و منقول ہوئی ہے۔ حور و آیات کہ کنسپیر وزیر منداولہ میں بھی ہوئی ہیں مجملہ اُن کے چند روایات اس محلِ ارادۃ الاختصار میں نقل کی جاتی ہیں۔ علامۃ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفا فصل من توفیرہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں بلغ معاویہ ان کالیس بن سمریۃ لسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حل من یاب الدار فامرت راجعہ و تلقاہ و قتل من عسیہ و اطعمہ المرغاب لسیہ صورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خلاصہ ترمذی جرمہ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جس وقت کالیس بن سمریہ رضی اللہ عنہ جاتے آپ کی صورت منہا صورت جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھ کر خفتِ بر سے کھڑے ہو جاتے اور آپ کی آنکھوں کو بوسہ ہے۔ یہی تعظیمِ مشابہت کی وجہ سے حضرت

محدث تلمسائی مکتبے دار و مبسوط سہمی بہ فتح النحال فی منہج خیر النحال مشتمل بر فائزہ و چہار باب  
 و خاتمہ۔ پس در باب دوم آن سے نویسد کہ ذکر سنودہ اندر مثال مطہر را امام ابو بکر بن العربی و حافظ  
 ابوالریج کلاعی و حافظ ابن الاپار و ابن رشید زہری و ابن مرزوق و حافظ ابن عساکر و سراج  
 ملقبی و حافظ سخاوی و بسطوطی و قسطلانی و غیر ہم و سکاکی روایات و احازت این اکابر از تہ  
 تا انتہا بطریق مستعدہ بسند متصل مذکور است۔ منجملہ انہما سند است کہ تمام میثود برابر ابیہم بن عبد الرحمن  
 مخزومی کہ نو اسے حضرت صدیق اکبر سے و بود نزد دوسے اصل فعل مبارک باز پسیران اسماعیل  
 بن ابراہیم کاسنا قدام مالک و ثوری و وکیع است و در مثال آنرا با ابوالویس و ابن ابوالویس  
 چنین شخصے است کہ روایت میکند از دوسے سلم و ترمذی و نسائی و غیر ہم و توشیح کردہ اور ابوالزیر  
 و شقی۔ باز ابوالویس و او آن مثال فعل را بر پسیر خود اسماعیل بن ابی ابویس کہ ہمیشہ زادہ امام مالک  
 و استاذ بخاری است و ہمیں طوایر سناد ہا سے مستعدہ نوشت تہ و ہفت نقشہا سے مثال را نقل  
 سنودہ اول انتہا را بسیار صحیح گفتہ۔ انتہی۔ اکابر محدثین نے مثال شریفی کی توصیف میں جو  
 اشعار کہے ہیں قول السدید سے نقل کئے جاوے ہیں۔ ابن عساکر گفتہ۔

الحاکم الذی الشریب العالی

بابیہ لغل المصطفیٰ روحی الدعاء

صلی علیہ الرحمتہ گفتہ۔

ما مثلاً لعل خیر الدواب	بک نشند فجع العتاء والساہ یا
ماک نوحوا الشفا من کل داء	ماک نشتمفع الا لہ العطا یا
لک با مثل لخل مل ماکان	لہا من فضیلتہ و عزایا
و کفی شاحداً لک ما یطرح	للعبین مصراف المرابا

مولانا محمد فاضل بن محمد عارف دہلوی مزع الحسانت شرح و لائل نخیات میں کہتے ہیں و حدہ

المشهور بخواجه ابی نصر پارسا قدس سره نوشته باین طریق که تعلیم پاک آنحضرت از چند تاه اذیم  
 بوده است برهم بنجیه کرده و بر او پنجین دو الهابوده است و هم بخط شریف ایشان نوشته  
 بعبارت عربی چیزیکه مو داش باین معنی راجع است این مقدار لعل رسول خداست صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم حسب آنچه نابیشده تصحیح آن و منقول گشته با سناد صحیح مبتین گشته در کتاب تصحیح مصباح  
 تالیف العبد الفقیر الی اللہ تعالی ابی الخیر محمد بن محمد بن ابی طالب لد تعالی و بن نظم فیہ  
 مائل من خط -

ها قد وحد الی اللقا سبیلہ	باطال الباتمال لعل نلستہ
لعل یدہ و او له التقبیلہ	ما جعلہ فی اللہ من الخیر و عتقہ
یبدی علی ما مدعیہ و لبلا	من مدعی الحب الصبح فانه

و هم برتجا بخط شریف ایشان نوشته که از جمله آنچه تحریر بشده از برکات تشال سن لعل شریف  
 آنست که هر کس که از ادایم با خود دارد و در میان خلق قبولی تام باشد و البته پیغمبر اصلی اللہ  
 علیه وآلہ وسلم زبانت کد یا در خواب ببیند - فقد رآه حقاً و این تشال شریف در هر شکر کہ باشد  
 نگردد و در هر فافله کہ باشد غارت نیاید و در متاع کہ بود و زویر آن دست نیاید و در کشتی کہ باشد  
 عرق نشود و تو تسلیم بچویند حبصاً آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هیچ حاجتی الا آنکہ گذارده شود  
 و در هیچ غیبتی الا آنکہ فرجی حاصل شود و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مولوی ابوالخیر رضی الدین صاحب  
 قول اسید مین لکھتے ہیں - مثال لعل شریف حضرت رسول فخریم علیہ صلوٰۃ اللہ و تسلیم و توسل  
 کردن بآن در تحصیل حاجات و مرادات و پناہ جستن بآن عند حلول الصوام و الحوادث الصغیر  
 از عہد خیریت مہر حضرت تاملین تا آیندیم در میان جمہور ائمہ دین راجع و اجرا یافتہ است و بسیار  
 از علما و عظام و ائمہ کرام درین خصوص بکثرت رسالہ ما و کتابا بسیار مکتوبہ و اختصار چنانچہ علامہ

علیٰ موضع الوحیح و لا الہ الا انتی سرکہ۔ صاحب حدائق العسل مسفاھا اللہ تعالیٰ المحسن۔ ہی فتح مرآ

خلاصہ ترجمہ۔ یہی منافع اس مثال مبارک و مقدس کے اپنی آنکھوں سے آنے دیکھے ہیں کہ  
 جن کا بیان نہیں ہو سکتا اور رائے ایمان لے اس کے فضائل و محامد بہت لکھے ہیں منجملہ ان کے  
 صاحب موابہ نے منصفہ ثالث میں لکھا ہے کہ انوار الحق اندلسی کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد لے سامان  
 کیا کہ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعض طالبین کے واسطے میں تو اس نعل شریف کا نقشہ قطع کر کر  
 دیا تھا۔ ایک روز اس سے کہا کہ کل رات کو میں نے اس نقشہ کی عجب برکت دیکھی وہ یہ کہ  
 میری بی بی کے الباسحت درد ہو کہ قریب ہلاکت کے پہنچی۔ میں نے اس نقشہ کو اس کے درد  
 کی جگہ رکھا کہ یہ کلمات کہے اللہم ارنی برکتہ حصۃ عن النعل۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے  
 اویسی وقت صحت بخشی۔ صاحب قول السدید نے رسالہ مخفی بالقبول میں مثال نعل شریف کی  
 توصیف و تعریف میں بڑے بڑے اکابر کے بہت ہی اشعار نقل کئے ہیں۔ بخود اطباء و طباط  
 صرف حوالہ نام کتاب پر اکتفا کر کے راقم عرض کرتا ہے کہ وہ ابیات مذکورہ سے بوجہ حسن ظاہر و باہر  
 ہے کہ مثال صناعتیہ تبرکات کی تعظیم و تکریم مثل تبرکات صلیبہ کے اکابر دین و فضلا و ائمہ سے  
 منقول و ماثور ہے سمیعین اب تمام صلحا و کرام کو اس کے اسرار امتداد عظمت کے لئے کافی  
 وافی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے استماع و امتداد سے اعزاء و عزیزوں کو سعاد و فلاح سے  
 محروم رہے گا۔ قداما علینا الہ الہدایۃ المبینۃ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو جس مقام پر اپنا نصیب

جلوس فرما دیکھا اور زیار کی اس جگہ کی تعظیم و تکریم

انبار الاخبار میں شیخ اہل محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے شیخ العرفا سلطان نصیر الدین چغتای دہلی

صفہ المروصہ المآرکۃ - وینجا فائدہ آنست کہ زبانت مکہ سال ستال را کیکہ قدرت شافتمہ  
 است کہ زبانت عین روضہ قدسہ و منابہ مکہ سال شکل مبارک را از روضے محبت و شبنان  
 جلوسہ و ہد بر آن ارعابت محبت و بقیہ شوق خود را و اکثر از بزرگان برائے اس شکل مبارک  
 خواص و سرکات بسیار ذکر کردہ اند و تجربہ آوردہ اند انتہی کلامہ - اور قول السدیدین ہے -  
 علامۃ تاج الدین فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتاب فجر المنیر فی کیفیتہ الصلوۃ علی البشیر والذیر  
 کے اوایل میں لکھا ہے میں فوائد ملک ان تہذیر المثال میں لم سمكنہ دماکہ المروضہ فستاھل  
 مستافا و لمتہ کما ان حد ناب منال السعل الشرفہ ما عینہا فی المسامع والخواص لسمادۃ الخیرہ  
 الصیحۃ ولھذا جعلوا لہ الذکر صلا الاحترام ما یحلوں للمسویب عمدہ والوافی لوصیفہ سعادۃ  
 کثیرہ و ذکر خواص محترمتہ - اسی - خلاصۃ ترجمہ - جس شخص کو زیارت اصل روضہ قدسہ  
 کی ستر ہوا اس کو چاہیے کہ نقل و تمثال روضہ مقدسہ کی زیارت کرے اور کمال اشتیاق و فطر  
 محبت سے اس کو چومے - کوئکہ تجربہ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نقل و اصل منافع و خواص  
 میں برابر ہیں - بناؤ اعلیہ علما و صوہلار اکتب نے نقل و تمثال کی تعریف و توصیف میں بہت  
 اشعار تصنیف فرمائے اور اپنی اپنی تصانیف میں ان کے خواص و منافع کو لکھا ہے -  
 ایضاً قول السدیدین ماب چہام کن فی شرح المتعال سے ایک عبارت طویل نقل کی ہے مختصراً  
 یہاں لکھی جاتی ہے - ان مآفع حد المتال الکیریم المعدس لاحتجاج فیہا الی زنادۃ سال  
 اذ ائنی عن صرھا العیان وقد ذکر جمیلہ ما جماعہ من الامتۃ الاعیان ما ما ذکرہ صا الموائ  
 فی آخر لوعہ من المعصود لثالث عن الی ائنی ابراھیم بن الحاج الادبسی - والی جری العاسم  
 س محمد وال حدیثی اللو جعفر خذون حد المتال لبعص الطلیہ فحادی لوموا وال رأب  
 البارۃ من ہرکہ حد المتال عجبا واذ اصاب زوجی و حج سدید کا و بھکما فخلعت متال نقل

کے بنائے ہیں۔ دروازہ درسیانی میں سردایت اکابر صلیحیہ ہمارے مشہور ہے کہ حضور تید عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سید العرفا بہ حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ نے افاست فرما دیکھا  
چنانچہ اس واقعہ کو میان سید شرف الدین حسن نے اپنے رسالہ اسناد قدم مبارک میں لکھا ہے  
عبارتہا ہذا۔ روزے پہنچے جن رسول نما ولی کامل کہ از اولاد ہجاء حضرت علامہ السلام اندیشے دیر  
عالم خواب کہ بیداری است بعینہ آن فخر الامیاء و صلوات اللہ علیہ زیارت کرد۔ عرض نمود کہ شہنا  
و بدار لامع الانوار زبانی ازہد بیان است اگر باز خواہم کہ باین سعادت مستفیض و تسعید شوم  
چطورا بہت ما رسا دست کہ ما بدولت اکثر در حیطہ فسخ خان مینویسم یعنی مدگاہ قدم شریف۔ چنانچہ  
سید معروف رحمۃ اللہ علیہ مریان عصر خود را نصیحت ہو گئے میفرمود۔ دروازہ متصل زینہا  
واقع اندازان دروازہ وسط را بوسہ دادہ از دروازہ ہمین ویسا آمد و رفت می شد نہا بشید  
چنانچہ ما حال وصیت در آئیں مریدین آن سیادت پناہ جا رہست۔ حال صاحب نظران ابن  
لود نقطہ۔ راقم اتم نے جب یہ حکایت سنی اور رسالہ مذکور میں دیکھی مگر یہ خیال ہوا اگر اس  
صفت ام پر ایک پتھر گرہ اور چنانچہ عرض دروازہ میں ایستادہ کر دیا جاوے کو کوئی شخص اس طرف  
سے اندر نہ جا سکیگا۔ حضور پر نور قدس اللہ سرہ سے یہ حال عرض کیا۔ حضرت جدی و مرید  
نے منع فرمایا اور است و کیا کہ یہ امر عقادی ہے۔ بانی دروازہ نے یہ نہیں دروازے عام  
خلایق کی آمد و شد کیلئے بنائے ہیں ماہ ربیع الاول میں جب قدر ہجوم ہوتا ہے اس وقت  
باوجود سہ گانہ دروازوں کے کہ قدر کشاکش ہوتی ہے۔ جب تہہ رسیدہ ہوگا تو کیسی تکلیف  
و تکلف تصور ہے اون کا اسی طرح رہنا مناسب۔ خاکسار نے ارشاد و لاکو لیم کیا اور اپنے  
ارادہ کو فسخ کیا۔ مگر طبیعت میں خیال بے ادبی کا باقی رہا۔ ابک روز بتا سید اگہی دلوجہ موجب  
حضرت ارشاد دینا ہی بجائے خواب یہ واقعہ دیکھا کہ بالائے رہبر جو پتھر کے جانشین

رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت حضرت سید الکمل شیخ محمد ترک مارنولی قدس سرہ کے حال فیضی شتال  
 میں تجرب فرمائی ہے وہ یہ ہے۔ نقل است کہ کیا شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ربابہ شہاب  
 باکراہ سبحان ٹھٹھہ روانہ ساختہ بود براہ مارنول منوجہ ٹھٹھہ بودند۔ چون یک کر وہ مارنول  
 رسید از چوڑول مرد آمد و منوجہ مقررہ شیخ محمد ترک شد درون روضہ سنگیت مقابل قبر  
 رائے منوجہ بآن سنگ البتادہ بود بعد از ان منوجہ قبر شیخ شد۔ چون از زیارت فارغ شد  
 پیر پیدہ کہ چہ سر لود کہ اول بسک منوجہ شد دید و بعد از ان بقبر فرمود کہ یہ حد و نگارے کہ  
 حد و نگارش بنواغس او در حانہ او ساید و او را سلیم سازد سن روحانیت حضرت سید  
 کائنات راصلی اللہ علیہ وسلم بالا این سنگ حاضر دیدیم تا آن دم کہ آن معنی بر سن منکشف بود  
 منوجہ آن سنگ بودم۔ چون آن معنی از بصیرت من غائب شد منوجہ تربت شیخ شد۔ بعد از ان  
 شیخ نصیر الدین محمود سردمرقاہ شد چون سر از مرقاہ برداشت فرمود کہ راہمے صعبش پند  
 و اس روضہ منوجہ گرد آئید است کہ آن دشواری آسان گردید کہ از میا کان گفت کہ اکنون  
 خود شمارا شکیلہ پیش آمدہ است۔ فرمود از براے ہمن معنی ہے گویم کہ دشواری مرا حل اعلیٰ  
 ببرکت ایشان آسان گرداند و سہ منزل از مارنول نگذشتہ بود کہ بادشاہ را واقعہ شد و شیخ  
 نصیر الدین محمود بدہلی بازگشت۔ آن سنگ در مقابل قبر او ہنوز بہت و مردم زیارت او میکنند  
 رحمۃ اللہ علیہ۔ انہنی۔ اس حکایت ہی بخوبی ظاہر ہے کہ جس مقام پر حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی روح پرفروز کی زیارت سہ اہل بصیرت مشرف ہوئے ہیں وہ جگہ آج تک رباب  
 عقیدت کے لئے باعث احترام و کرام ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور محسن ادب اسکو  
 معظم و محترم جانتے ہیں۔ علی ہذا القیاس مارگاہ عرش شہنشاہ فہم مبارک برون شہر دہلی دفع  
 کوئلہ فہر شاہی ہیں کہ جہان محمد امیر تھیلدار چینی خانہ شاہ عالم گبر نے تین دروازے حلیہ لیس



رہا ہے ہر ایک مُسٹر شاپے اپنے مُسٹرین کرام کے تبرکات سے ہر امر دینی و دنیاوی میں حل  
 مشکلاتِ معصوبین متوصل رہے ہیں۔ گُتھ مُعْبُوہ میں اس قسم کی حکایات اس قدر لکھی ہوئی ہیں  
 کہ احاطہ ان کا موجب اظہار ہے۔ جنہ احوالِ مصلیٰ اور مکملہ کے بابِ احذ تبرک میں نقل کر کے  
 ناظرین رسالہ ہذا کی حدیث میں شپس کئے جاتے ہیں۔ الغاس العافین میں مولانا شاہ ولی اللہ  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کے مُسٹر شاپے حضرت  
 خلیفہ ابوالقاسم قدس سرہ کے احوالِ فیضِ شمال میں لکھا ہے۔ حلاۃ حکایت بہت بہت ہے کہ حرمین  
 شریفین میں ایک شخص کو اپنے بزرگوں سے جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی کلاہ مبارک تبرکاً ملی  
 تھی اور شخص بہت مشہور و نامی تھا۔ ایک شب اُس نے جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کو خواب میں  
 دیکھا کہ فرماتے ہیں یہ ہمارا کلاہ ابوالقاسم اکبر آبادی کو پہنچا دے۔ اُس شخص نے لفصلِ استحقاق  
 حضرت ابوالقاسم کے ایک جہتِ قیمتی خرید کیا اور اُس کلاہ مبارک کے ہمراہ بیکرِ خدمت میں حاضر ہو کر  
 عرض کیا کہ مجھ کو جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حضور سے حکم ہوا ہے کہ یہ تبرک آپ کو پہنچا دے  
 یہ دونوں تبرک حضور کے ہیں۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ اُس شخص نے عرض کیا کہ آپ کو نعمتِ  
 عظمیٰ ملی ہے اس کے شکریہ میں روسائے شہر کی دعوت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کل تم جب کے جا ہو دعوت  
 کر دینا میں کہانا پکواؤں گا۔ چنانچہ دوسرے روز کھانا پکوا کر حضرت کا فاتحہ دیکر بہت لوگوں کو  
 کہلایا۔ اُس شخص نے عرض کیا کہ آپ متوکل ہیں اس قدر کہانا کہان سے پکوا یا؟ آپ نے فرمایا کہ جبرہ  
 کو فروغ کر کے۔ اُس شخص نے لوگوں سے کہا کہ میں نے انکو درویشِ کامل سمجھا ہوا ہوں نے اس  
 تبرک کی کُھپوتِ درندگی۔ آپ نے فرمایا جو چیز تبرک تھی وہ ہم نے رکھ لی اور جو چیز استغاثہ تھی وہ فروغ  
 کر دی۔ وہ شخص آپ کو کشفِ صادق کا قائل ہوا اور اہلِ محفل سے واقعہ بیان کیا۔ سب نے کہا کہ  
 الحمد للہ تبرکِ مستحق کو پہنچا۔ چنانچہ الغاس العافین کی مُعْتَمَلِ عبادت یہ ہے :- ادا تم

دروازہ درمیانی کے حضرت مولانا علی القاری علیہ الرحمۃ من اللہ الباری تشریف فرما ہیں اور خاکِ حضرت موصوف کی خدمت میں حاضر ہے اور کچھ عرض کر رہا ہے۔ اسی اثنا میں ایک شخص قدم فیضِ شیم کی زیارت کر کے دروازہ درمیانی سے باہر آ رہا۔ حضرت مولانا قدس سرہ نے اُس کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھ کر تین بار اس کلمہ کو فرمایا غیر مدعو۔ غیر مدعو۔ غیر مدعو۔ پھر خاکِ اریسے ہلکا م ہونے لگا۔ بعد ہنوز عرصہ کے خود ہی جناب موصوف اسی دروازہ سے اندر حطرتِ شریف کو تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر خواب و سیر ہو اور خیال کیا کہ فی الحقیقت یہ امر عقادی ہے۔ شخص جس میں ادب اس دروازہ سے گذرے اور شرطِ محبت سے تعظیماً طریق سلطنتِ صاحبین کو مرعی رکھے اُس کو بہتر و انسبے درجہ بخش رہے۔ الحمد للہ عالیٰ حسناء خاکِ اربابِ حضرت جدی و مرثی انا اللہ بجز ماند و اقرار اسلافِ صالحین جس طرح یہ حضرات مقامِ قبض النیام کو متنس کر کے اور سنبہ و سنبہ پر پاتہ پہرتے ہوئے آستانہ بین تشریف لچایا کرنے کھے اسی طرح تعظیم کرتا ہوا جانبِ راست دروازہ و آستانہ شریف میں حاضر ہوتا ہے۔

**حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آثارِ شریف کو دیکھ کر درویشِ شریف بننا**

کتاب تنطاب مجمع البحار جلد ثالث کے حاتمہ فصل فی تعیین الاحادیث المشہورہ میں لکھا ہے وقد استخبر العلماء لمن رأى شيئاً من آثاره صلى الله عليه وسلم - فخلاصة ترجمہ - علماء کے نزدیک مستحب ہے درویشِ شریف پڑھیں جس وقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آثارِ شریف کو دیکھے۔ چونکہ طریقت اخذِ نرک کا حضراتِ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ ہدایت نشان سے فرقاً بعد قرن علی الاتصال چلا آتا ہے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ نبوت و اتباع اقدام کی برکات سے اولیاءِ راست میں بھی الی یومنا پڑا یہی طریقہ ملحوظ و ماخوذ ہوتا

کہتے ہیں۔ ناگاہ ازا سب فرو آمد و گویا نہ شد و بر جاک ہنہادہ آن میرین شیخ بردگشت  
 و گفت ابھی تا بروئے خدا و این حرقہ مارا برین کفار طفرده کہ ہر جہاد عیست میگیرم ہر دوشان ہم  
 ناگاہ اوجانب کفار غدرے و طلسمے بید آمد تا ہمہ شیخ در مکر گر نہادند و قتل میگردند و متفرق مشہدند  
 ناگاہ کہ اسلام طفریاد و آن شب محمود خواب دید کہ شیخ گفت اے محمود آروے خرد ما بڑی  
 بردگا ہن کہ اگر دران ساعت درخواستی جملہ کفار اسلام روزی گروے۔ ایضا حضرت اکیان  
 حرفانی قدر سترہ کی تعلیم کی برکات کی نسبت لکھا ہے۔ لعل سن کہ عضد الدولہ رایکے  
 وزیر بود و بچہ داد۔ اور اردو حکم برخواست۔ اطباء را جمع کردند دران عاجز بہانہ نہ نا آخر تعلیم شیخ  
 بشکم او فرو بیا آوردند جس بجانہ لعلی شفا پیدا۔ انہی۔ از انجملہ کتب خزینۃ الاصفیاء میں  
 حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے۔ در عہد سلطان غیاث الدین  
 بلبن در شہر دہلی اسکا باران سند بادشاہ بخندہ شیخ ابوالموید التتائے دُعابر اخی نزول باران  
 جسبت ابھی ہنود۔ شیخ بر سر آمد و در اثنائے دعا دست در استین کرد و حاکم خورد و بیرون آورد و گویا  
 آسمان دیک آن جامہ را بخیبانیہ و جزے زیور گشت فی الحال ابھی پیداشدہ باران بے انتہا  
 بارید۔ چون منزل خود آمد مولانا و جہیہ الدین کہ مرید و خلیفہ خواجہ قطب الدین و مصفا وے بود  
 گفت کہ این جامہ کہ از استین بر آوردی و بیوسے آسمان دیدی و بخیبانیہ از یہ بود گفت  
 دامنے بود کہ حضرت خواجہ قطب الدین بخیبانیہ بوالدہ ماجدہ مس عطا فرمودہ بود از برکت اوبار  
 رحمت نزول شد۔ البتہ خزینۃ الاصفیاء میں حضرت شاہ علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کا حال لکھا  
 ہے۔ در خانقاہ عالیجاہ حضرت شاہ چاہر است کہ خود تعمیر گناییدہ بود چون درست سند البش  
 شور برآمد۔ مرمیان شکایت ملی تو ب مجھو را بختاب کردند۔ اتفاقاً در آن وقت شخصے چند ہاک  
 بزرگ منرا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار بخت مست حاضر آورد۔ پس حضرت شاہ کاگ ہاے مذکور را

آہستہ کہ درجہ میں شخص سے ازا با و اجداد خود معتمد کلاہ حضرت غوث الاعظم تبرک یافتہ بود و در  
 موضع محترم و مشہور بود شبہ در واقعہ حضرت غوث الاعظم را دیدم بمقامی کہ این کلاہ را بالوالہا  
 اکبر آبادی برسان۔ ویداد خاطر آنکہ تخصیص این عزیز لایہ وجہ دارد بقصد امتحان جبہ قیمتی بار  
 کلاہ منہم ساخت و برسان برسان بالیشان آمد و گفت این ہر دو تبرک حضرت غوث الاعظم  
 است و مراد خواب فرمودند کہ بالوالہا قسم اکبر آبادی بن و پیش ایشان سہا و قبول نمودند  
 و بخانین سرور گشتند۔ آن شخص گفت این تبرک نعمتے بس بزرگ است بیکرانہ آن طلوع و افق  
 مہتابا گنبد و رؤسا بلبراد عورت نماید فرمودند فرادشا بیاباں و ہر کردار خواہستہ باشند دعوت  
 کنند ما طلوع و افق ہمین تخت۔ علی الصبح الغریز و رؤساء ہمہ آمدند و طعام و افترت اول کردند  
 و فاتح خواندند بعد از فراغ استغفار کردند کہ تمام سنوکل اید و اسبابا ہری ہر اید این قدر طعام  
 از کجا مہیا شد۔ ۶۔ فرمودند جبہ را فروختیم و حوالہ خریدیم۔ آن عزیز فرما بدہا آورد کہ من این فقیہ  
 را اہل دانستہ بودم ز راقی برآید۔ قدر این تبرک کہا ساخت۔ ایشان فرمودند آہستہ باش اینچہ  
 تبرک بود لنگاہ داشتیم و اینچہ تبرک نبود بل امتحان بود و فروختیم و ضیافت متکررہ بجا آوردیم  
 ازین قصہ مستندین شد و با ہمہ اہل مجلس حق تعالیٰ حال بیان کرد کہ گفتند الحمد للہ کہ تبرک سختی آن  
 رسید۔ ایضا اسی کتاب میں آپ ہی کے حال میں لکھا ہے۔ شخص سے را کلاہ عنایت نمودہ  
 و در وقت محاربا نرا پوشیدہ ناگاہ تیرے برآن کلاہ رسید سپکان اود و ناسد و فساد  
 انتہی۔ از انجملہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کتاب تذکرۃ الاولیاء میں حضرت اکبر  
 خرفانی قدس سرہ کو حال میں لکھتے ہیں۔ سلطان محمود غزنوی جب حضرت شیخ محمود  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے وقت رخصت کے اول کو اپنا کرنا عنایت فرمایا  
 سلطان محمود نے سونمات ہر فوج کشی کی تو انار شکست کے معلوم ہوئے۔ صفا تذکرۃ الاولیاء

کے حال میں لکھا ہے۔ جب آپ حضرت سلطان نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند روز رہے حضرت سلطان نصیر الدین عبدالرحیم نے موسم سرما میں حضرت شیخ بدرالدین قدس سرہ کو پاپا برہنہ دیکھ کر اپنی پاپوش عطا فرما کر کہا اسکو پہنو اپنے بڑے فخر سے اولن کو لیکر ایک کلاہ بنوائی اور سر پر رکھی۔ حضرت نے پہر آپ کو جب پاپا برہنہ دیکھا ریاضت فرمایا ان کفن ہمارا چھو کر دے؟ آپ نے فرمایا طاقیہ ساختہ سر نہ تھام۔ یہ حکایت بہت بڑی ہے مختصر بیان نقل کی جاتی ہے۔ نقل است کہ چوں آن مخدوم غنی از علایق دنیا و دلی بر آس حال و نیکو فال فارغ الہا لکشت لعبادت ایزد متعال لایزال اشتغال سے درزید و در صومعہ خاصہ خود بر ریاضت و مجاہدات مشاقدہ سگزرانید و انچہ مشغول از آباء کرام و از جانب سلسلہ حضرت ابواسمعیل عبدالصمدی قدس سرہ عن عن رسدہ بود بنایت فصل حضرت یاری مدخل سے آمد و صفائی ظاہری و باطنی بحصول پیوستہ روز بروز در تحصیل ترقی و تزیید میکوشید جس عقیدہ را بحضرت چراغ دہلی در دل مضمر داشت آنرا آشوبید چون انتظار و اضطراب از حد اصطبار افزو روزے باولی نعمت خود التماس بنمود کہ انچہ نعمتہا سے سورتی از آباء واجداد خود رسیدند ہمارا زانی شدند الحمد للہ علی ذلک و حالیا درین دیار غلغلہ بزرگوار حواجہ گان چہشت و کمالبت حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود ادوی چراغ دہلی قدس سرہ کہ قطب الاقطاب این زمانہ چند مدت اقامت نمودہ نعمت باہم خالوادہ چشمہ نیز حاصل وقت خود گردانم فرمود کہ این ارادت استرشاد ہر آئینہ سیمون و سبار کہ باد۔ حضرت مخدوم شیخ بدرالدین قدس سرہ ہمدان نیست صادق و عزم و اتقان در دل مقرر نمود و مذہب معتین

۱۱۳ داغ ہو سکتا ہے کتاب جواب حمزہ علیخان کے صاحبزادہ نواب غلام نصیر الدین عرف نواب بدین صاحب کے پس موجود ہے اس فقیر نے اول سے سفار لیکر بہر حکایت نقل کی ہے۔ ۱۱۳۔

مدسب خود شکستہ درجاہ انداخت و فاتح خواند و فرمود کہ آب ازجاہ یکشید و بخورد چوں کشیدند  
 و خوردند شیرین و سرد بود۔ ایضا خزینۃ الاصفیاء حضرت سلطان نصیر الدین شون چراغ  
 دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے۔ آنجناب بوقت ولادت و صیبت فرمود کہ بوقت دفن  
 خرقہ سلطان المستنجد بر سینہ من اندازند و عصا پیر و تنگبر برابر من در قبر بند و تسبیح حضرت  
 بے انگشت شہادت من بر چہ پند و تعلیم چوبی در آغوش من دارند۔ چنانچہ حضرت تمام بچپان  
 بعل آورند۔ ایضا حریمہ الاصفیاء من حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے حال فیض کمال  
 میں لکھا ہے۔ منقول است کہ حضرت سلطان المستنجد فرمود کہ روزے بحدیث شیخ فرید الملک والدین  
 ششہ بودم دیدم کہ تار موی از منس مبارک جدا شدہ در کنار شیخ افتادہ است۔ عرض کردم  
 کہ سوائے دارم اگر جناب قبول فرمایند و عطا کنند فرمود کہ بگو عرض کردم کہ از لیش مبارک شمارم  
 جدا شدہ است اگر فرمان باشد من آن را بگیرم و بجای تعویذ نزد خود لگا بدارم۔ فرمود کہ بگیر من  
 آن تار را باغزل تمام گرفتم و در جہانم بچسپیدم و برابر خود در دہلی آوردم و اذان نارا از ما دیدم کہ ہر روز  
 و در دہندے کہ سادے وارہن تعویذ خواستے من بہان موی مبارک را بوسے میدادم  
 و ایشان مے بُردند و چند روز و خود داشتند متقاسے یافتند۔ بعد شفا باز پس مے آوردند دین  
 اشک پستراج الدین ملتانی کہ از محتبان مایہ و بہاirst شدہ او بہان تعویذ از من درخواست کرد و من آن را  
 موی مبارک را در طاقے بہادہ بودم۔ ہر چند پر اسے دادن تلج الدین تلماش کردم نہ یافت۔ آن دوست  
 نامہ در گشت و لسر و در بہان رحمت و قاس یافت۔ بعد از چند روز دیگر دوستے بیامد و آن تعویذ  
 طلب کرد و چون نگاہ کردم در بہان طاق بہادہ بود یافتہ حوالہ دے کردم ازین حلوم شد کہ چنان  
 پستراج الدین باقی نبود ازین سبب آن تعویذ را از نظر من پوشیدہ کردہ بودند۔ انتہی \*  
 از انجملہ کتاب فردوسہ قدسیہ من حضرت شاہ ولایت مخدوم شیخ برالدین ہرنادی رحمۃ اللہ علیہ

وسر اور ان کفّش نر گوار بود بہان محل پوشیدم یعنی طاقیہ ساختہ بر سر تہادام چون آنجناب  
 انین قدوہ طلاب چنین کمال ادب محائتہ نمود دعا ہائے فراوان ارزانی داشت و فرمود کہ  
 کارشما بکمالیت رسید و خرقہ خلافت پوشا ایند و لقب صاحب ولایت بخشید ازان روز  
 مشہور حضرت محمد دم شیعہ بدرالدین حصّہ ولایت شد و آن کلاہ سعادت پناہ با عظمت  
 کو امت تا امروز در میان جامائے بزرگواران نجائے فرزند ان آن محروم زمان باقی راست و سہ  
 تمام اندر گاہ ملک علامت است کہ تا قیام قیامت آن طاقیہ متبرکہ سہبران پنج باہر کاب باقی نہادہ  
 باشد۔ انتہی۔ حضرت فاضل شہار اللہ پانی نبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ میں لکھتے ہیں  
 دو چادر رضائی کہ حضرت ایشان خیر رضی اللہ عنہ عنایت فرمودہ ہووند در ان تکفین نمایند  
 ان روایات فیض آں بات سے بوجہ اس ثابت ہے کہ تبرکات حضرات انبیاء علیہم السلام کے  
 ہوں و یا اولیاء کبار رحمہم اللہ علیہم معصوم کے ان کی تعظیم و تکریم سلف صالحین سے ماثور و منقول  
 ہے۔ شخص ان کتب کو ملاحظہ کر کے لبقتن کر سکتا ہے۔ راقم الحروف و دیگر مرقیاء اہل ان  
 نے جو حضرت جدی و شری انار اللہ بر تانہ قدس الدستور کی تبرکات یعنی تبرکات اعیان دہن  
 و کلاہ مبارک وغیرہ کی تاثیر و فواید چشم خود دیکھے تھے اور ان کے متعلق جو واقعے گذرے  
 وہ واقعات کتاب ریاض الانوار میں لکھ دیئے ہیں تبصرۃ للناظرین اس رسالہ میں یہی لکھی  
 جاتے ہیں۔ راقم الحروف کی موجودگی میں ایک شخص در چشم وضع ہر پریشان مجتہ کو  
 مسجد شریف میں آیا اور بعد نماز مجتہ کے کہ اس وقت تک اکثر حاضرین جماعت موجود تھے  
 حاضریت ہو کر بہت تفتیح و احتجاج سے عرض کیا ہوا کہ میری ضعف حالی پر نظر کرم فرمائیے۔  
 او عین عنایت و چشم حضرت سے تھوڑا سا لعاب دہن عطا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تبرکات  
 لعاب دہن سے مجھ کو موزوری سے نجات دیوے۔ جواب دلا ہضما لنفس اولاً انکار فرمایا

فرمود که سہمیہ بھبت گرم کردن آب بنگا و صنوس درویشان و ہنرم افراد زینہ روزینہ برای بختن  
 طعام ایشان بر سر کردہ بمطبخ آن صاحب نعمت رسانم و ما آب طاہر برائے طہارت طاہر و کل  
 صوفیان باہرے کشیدہ باشم۔ چون خدمت آن خواجہ بندہ لوازا با چندین نیاز رسیدہ تہذیب  
 مشرق شد آن عارف ربانی در حق این طالب سبحانی بغایت مہربانی نمود بعدہ این رسد  
 رغائب الماس الفاس نذر و نیت خود معروض داشت۔ فرمود کہ اینچنین مشقت با محنت  
 مہندہ بان را سے فرمایند ایشان عرض کردند کہ چون ہمدہ نذر کرد بر ذمہ واجب آید۔ اُمید  
 فرمان و دام و دستوری سخا ہم پس بھبت دلداری این مقبول باری استارت بچشمہ جاری  
 کرد کہ مستقل بخالقہ آن ارشاد پناہ بود فرمود و امر کرد کہ کوزہ خاص مرا ہم ازین عین پیکر کردہ بیٹ  
 این قدر برائے سقوط و جوب نذر کافی است۔ پس مخدوم این بقدر اراذلان سرمایہ سردی  
 شناختہ التزام آن خدمت نمودہ بدل و جان مداومت فرمود و در ہوائے گرامد سراپا  
 رسدہ سفید ریش کوزہ بر سر۔ روزے بہمن بہیت بنظر کمیہ اثر رسید لعین عنایت تقویت  
 پلانہا بت پر سید کہ اسے بابا بدالدین کہ از دنیا سے دنی بدین حدیث ارشد بد کہ نعلین و پاپوش  
 نیز در راہ دین ہتین صفت کردید۔ ایشان از غلبہ حیا سر فرو کردند۔ فرمان شد کہ پیشتر بیاید  
 قریب آمد پس یک جھت کفش خاصہ بخشیدہ بعنایت بنیت مخصوص گردانیدہ فرمود کہ  
 ہوا سے سرمایہ غالب است و شما پیر کپیور در شیوہ ریاضت خفیف و خفیف شد بدین کفش ہائے  
 پوشیدہ ایشان ابواب معاشرت بر خود مفتوح دالتہ از دوسے حسن ادب ہمدان روزانہ ان شہا  
 کلاہ سعادت بہاہ راست گسائیدہ روزانہ تہبتا ساختہ بر سر مبارک خود پوشیدہ زمین بخت  
 رسید۔ بعد از مدتے ہم بر آن شکل سابق پایے بر بہرہ ہنگام سرا بنظر خضر اثر دآمد باز فریب  
 ظلمیہ بر سید گران کفش ہا را چہ کردید ؟ عرض کردند کہ آن را در موضع و عضو کے کمالین



منذ کرمہ سابق سے بوجہ حسن ظاہر و باہر ہو چکا ہے یہ دونوں محدثین محترمین تصحیح فرما رہے  
 ہیں کہ جو چیز آپ کے نام مبارک و اسم سامی کی طرف منسوب ہو یا آپ کا ہاتھ او سکو پہنچا ہو  
 اوس کی عظمت کرنی مقتضائے شہن ارب و طریقہ محبت ہے۔ یہی ایک وجہ و حیلہ اس امر پر ڈال  
 ہے کہ توبہ اگر قیہم شریف واقع کوئلہ فیوز شاہی صحیح و مستند یہی نہ ہو صرف صلیح اکرام کی  
 تحریر و تقریر سے آپ کی طرف منسوب مشہور ہو گیا ہوتا ہم مقرر ان فضائل حضور سید العالمین  
 کو اس کی تعظیم و تحکیم کرنی لازم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کے ہمارے ابناء جنس و برادران  
 اسلام کو کہ باوجود موجود ہونے حج فاطمہ و ہارین ساطعہ کے اب یہی اگر معجزہ نقلش قدم  
 اور خاں اس قدم شریف سو منکر رہیں اور حاضرین بارگاہ عالی کو بالفاظ نا لایم یعنی گور پرست  
 و سنگ پرست و خاں دربار شریف کو تہہ گرد کہیں تو خدا حافظ ہے۔ حفظا اللہ تعالیٰ  
 من اساعة الادب و وساوس الشیطان المرحوم۔ یہ بھی واضح رہے کہ مقام موصوف کو تہہ گرد  
 کہنا سخت بے ادبی ہے اسلئے کہ بڑے بڑے محدث و اکابر دین کہ جن کے نام نامی و اسماء گرامی  
 درج اوراق کر چکے ہیں مقام فیض التیام کو قدم رسول و قدم شریف و دم محترم و غیرہ کہتے چلے  
 آئے ہیں جبکہ یہ قدم مبارک دہلی میں رونق افروز ہوا سلام و احوال و ذوی القرب  
 بمن ادب و خلوص نیت تعظیم کرتے رہے اور یہاں کی خدمتگذاری کو اپنا شرف و فخر  
 جانتے رہے۔ چنانچہ حواجات سابقہ اسکے شاہد ہیں۔ اگر کوئی مخالف اسلام و معاند دین ایسا  
 حکم کہتا یا لکھتا تو کچھ تعجب نہ تھا کہ وہ نفس نہالت کا منکر ہے تو تصدیق معجزہ کہا۔ بڑا  
 نفع کے صاحب ایمان مدعی علم سے کہ باوجود موجود ہونے بینات و انجات و تصدیق کلام  
 شریف و طریقت کے ایسا غمت اٹھا کر کہے اور کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ  
 ای نہیں ہوا اور خاں یہ قدم شریف بالکل بے اصل ہے۔ الامان الامان المحفیظ المحفیظ۔

بعدہ قدرے کُحّاب دہن اوس کو عطا کیا۔ اوس خوش عینہ نے بہت شوقِ رحمت سے  
 اوس کو آنکھ میں لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے بافضالہ اوس کو صحت بخشی۔ ازبجملہ شیخ قادر بخش سہلی تہ  
 حضور والا کے مُرید بیان کرتے تھے کہ ایک بار حضور پُروردہ سس اللہ تبارک نے لتبفقت والظہار  
 مریبانہ ارشاد فرمایا کہ قادر بخش حضرت یعقوب علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت یوسف  
 علیہ السلام کو ایک قمیص بچھڑ جان عطا فرمایا تھا یہ قمیص اپنی کلاہ بچھڑا مان مکو دیتا ہے  
 اس کو بہت حفاظت ہوا اپنے پاس رکھنا۔ حضور کے عطیہ کو اپنے حُسر تسم پر رکھا اور ہر سفر حضر  
 میں اپنے ہمراہ رکھتا تھا۔ اتفاقاً کئی ماہ بعد پنجاب کا سفر پیش آیا دن دنوں ہر دو رکابہ  
 تھا۔ مسافروں کی ایسی کثرت تھی کہ گاڑی سن بہت تنگی سے بٹھنا ہوا۔ جب ریل قریب  
 درباے بیاس کی پہونچی واللہ اعلم کیا واقعہ ہوا کہ گاڑیاں اولست گئیں تمام سواریاں صدمہ  
 انقلاب کے سرسیدہ پریشان ہوئیں اور بہت زحمت اٹھائی۔ بافضالہ تعالیٰ! و توقیر حضرت مرشد  
 بحق و برکت تبرک کلاہ متعلق کے خاکسار کو ایسا معلوم ہوا کہ کیسے ماہرہ بکا کر گاڑی سے باہر  
 کھڑا کر دیا۔ کتنی ہم کی زحمت و تکلیف خادموں کو نہیں پہونچی۔ خلاصہ کلام دلخص مرام یہ ہے کہ معجزہ  
 نقش قدم جناب سول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محدثین اہل سیر سے ثابت ہے۔ اور خاص یہ  
 نقش قدم بیرون شہر دہلی واقع کوئلہ فیروز شاہی تصدیق اولیاء امت تحقیق صلحا و  
 متین صحیح و مستند ہے اور تبرکات کی تعظیم خواہ وہ تبرکات اصل یہ ہوں یا مثالی یعنی  
 مثال و مشابہہ تبرکات اصل کے ہوں ان کی تعظیم و توقیر عظمت و جلال سلع صاحبین  
 درباب کمال ہو مائد و منقول ہے۔ حتیٰ اگر کوئی اشتراکِ سبارک سے محض چپ کے نام پاک سے شہو  
 ہو اوس کی تعظیم و تکریم ہی ارباب کمال و اہل علم سے مانور ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا علی قاری  
 رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ زیارتِ مصطفویہ کی عبارت موصوفاً و عبارت کتاب انفاں جمید

مقتدرہ میں چہلائی کی بجائے دیکھی جاتی ہیں۔ صلحا و عافریہ تفسیقین کے مقصود کے لئے وہ  
قبیلہ سدرہ نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ حکایات آئندہ اسکی شاہد حال ہیں۔ سب کا ایک ہی حال  
نہیں ہوتا جو بے جا باطن و تشنیع کے مستحق ہوں۔ **حکایت**۔ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر  
صاحب دہلوی برادر خرد مولانا شاہ محمد عبدالغفر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولوی حافظ سید محمد علی  
صاحب بگلگامی مرحوم جناب مولوی فضل حق غیر آبادی سے روایت کرتے تھے کہ ایک سال بتایا  
دوازدہم شہر ربیع الاول روز عرس قدم مبارک کہ جو محلہ کی کریم نخلات شہر دہلی میں واقع ہے  
حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی وقت شب زیارت قدم مبارک کے لئے تشریف لے  
گئے اور مولوی فضل حق صاحب موصوف غفر اللہ تعالیٰ لہ تلمیذ رشید جناب مولانا صاحب  
مردح کے اول کی ہمراہ تھے۔ وہاں فرش زیرین پیر جہان چند مقابلہ جناب جنوب مسجد واقع  
ہیں مجلس قص و سرود منعقد تھی اور تماشا یون کا اسقدر ہجوم تھا کہ راہ حلیہ قدم مبارک  
کی بالکل سد و قہی۔ حضرت مولانا موصوف پلا محلہ خلاف شروع ہونے مجلس مذکور کے آدین  
کو متفرق کرتے ہوئے بیابا کہ حلیہ قدم شریف تک چلے گئے۔ یہ امر مولوی فضل حق صاحب  
کو بد رنجہ اتم ناگوار ہوا لیکن پاس اب استاداں بارہ بین کچھ عرض کرتے کو مانع ہوا اصل  
مولانا شاہ عبدالقادر صاحب وہاں کچھ عرصہ تک مراقبہ فرماتے۔ بعد ازاں وہاں سے معاودت  
فرمائی و عند المر اجٹ پہر بطور اول تماشا یون کو متفرق کرتے ہوئے چلے آئے۔ مولوی  
فضل حق صاحب کو کہ طالع علم لوجوان تھے پہر چوٹن یا لیکن ضبط کیا۔ آخر الامر تھوڑی دور  
چلنے کے بعد اول سے ضبط نہ ہو سکا اور جناب مولانا صاحب کی خدمت شریف میں عرض کیا  
کہ واضح ہو کہ مولوی حافظ سید محمد عبدالغفر صاحب بگلگامی مولانا فضل حق صاحب غیر آبادی کو شاگرد ہیں اور حضور برادر خرد  
درستی و درستی کے شریک و خلیفہ ہیں مولوی شاہ محمد عادل صاحب کابوری کے حضور تھوڑی دور شریک اور تلمیذ و برادر طرف ہوا  
جن مرحوم ہیں ان کے لئے چکاہت و تعلق خاص ہو کہ بہرہ فاکس را رقم کو نہ روئے کہ بھی نئی بلا غلط طور اس را رقم لے لکھی ہے

مخلص من ائمتہ دین کے احوال کو دکھو کہ محض نام پاک کی نسبت کی وجہ سے کہا کیا تعظیم کرتے تھے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عمارات قدیمہ مدینہ مطہرہ کو اس خیال سے لوہے پر دیتے تھے کہ شاید حضور پرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسکو چھوا ہو جیسا کہ الفاس جیمہ کی عبارت سے واضح ہے۔ بہ جایکہ یہ تیرک تیرک قدم شریف کہ جبکو ہزارا کا بزرگویت و طریقت نے صحیح تسلیم کیا اور بیضیاب ہوئے متبعین اقدام کے لئے کیونکہ واجب التعلیم نہ ہوئے اور جنہاں شخاص لا یعلم کے امتناع سے صدق معجزہ کے کس طرح اخراج کیا جائے۔ بیشک و شبہہ و بلا ارتباب یہہ قدم لغیر صحیح ہے اور یہاں حاضر ہونا اوجہ بن اغتفاد استشفاء و توسل چاہنا اور آپ قدم مبارک کو متبرک سمجھنا موجب عادت ہے ہاں حواہر خلاف شرع ہیں مثل رقص و سرود و ارتکاب فواحش و پنکھا چڑھانا و آب یا شیمر مکتبہ حرام حوض قدم شریف میں ڈلوانا و یا اس سے سبیل لگانی و دیگر فواحش و محرمات کا ارتکاب ان سب باتوں کا مٹانا اور موقوف کر دینا بلا خلاوت مزید بران حستنا ہے حضرت جدی و مرشدی انار اللہ تبرکاتہ و حضرت والدی ماجدی مولانا محمد فرید الدین شہید فخر سترہ ان باتوں کو ہمیشہ منع فرماتے تھے۔ راقم الحروف بارہویں ربیع الاول شریف کو لہجہ بیان اسناد قدم مبارک و اتحاد عظمت و جلال کے علی الاعلان ارتکاب فواحش و محرمات سے منع کیا کرتا ہے اور قرآن مجید غلط ٹہرنے کو اور دواج و مناقب میں الفاظ بمعنی خلاف شرع شریف کو ہرگز روکتا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ نسبت زمانہ سابق کے اب بہت کمی ہے بمقتضا سے الدین النصیحتہ سوائے اظہار حق کے چہلا روعوام کا لانعام سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ مگر جہلا کے افعال شتالیخ و فواحش کی وجہ سے مقام موصوف و معلم کی بڑی تعظیمی اور حاضرین اہل غلوں کو سبب شک و تم کیوں کیا جاوے۔ صد ہا مقامات متبرکہ و مشاہد و معتبہ

پین ہی ایک مداری فقیر نے میری طرف تیز نظر سے دیکھا اور کہا کہ **س** خاکسارانِ جہان را  
 بحقارت منکر ہے۔ لوجہ دارانِ کہ درین گرد و سوارے باشد۔ **الف** مولانا محمد انوار الحق صاحبِ دامِ محمد  
 نے کوہِ آبوسے سہ حکایت حضرت شاہ احمد سعید نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کی کتابتِ قدسیہ  
 و مقاماتِ سعیدہ سے نقل کر کے خاکسار کے ہاتھ بھی پہنچا جو کہ وہ حکایت موجبِ عبرت تھی سب  
 وقت جانکر نقل کر دی۔ **ن** نقل از صفحہ ۱۶۹ یکصد و شصت و نہ کتاب مناقب احمدیہ مقامات  
 سعیدہ در احوال حضرت سناہ احمد سعید نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ تالیف مولوی محمد ظہیر  
 صاحب زادہ صغر حضرت ایشان علیہما الرحمہ مطبوعہ مطبع اکمل المطابع دہلی مولفہ ۱۲۰۷ ہجری  
 بکھزار و دو صد و ہفتاد و نہ ہجری۔ از باب ششم در بیان کرامات و کمشوقات و خوارق  
 و عادات حضرت شاہ احمد سعید موصوف علیہ الرحمہ بالفاظِ مُندرجہ کتاب مکاشفہ سیفر موند  
 کہ محبوبِ الہی حضرت نظام الدین اولیا راضی اللہ عنہ زائرینِ خود التفاتِ تہا بہست و لفقیر  
 کمالِ خصوصیت دارند کہ جیسے آن مشاہدہ نمی گردد۔ مکاشفہ سیفر موند کہ یکبار وقتِ شب  
 بجهتِ زیارتِ ایشان رفتم۔ چونکہ شبِ عرسِ ایشان بود گفتم درین شب مردمِ شور و غوغا  
 فریبِ فرار ایشان بسیار بکنند پس در شبِ سترجِ خواہم شد از راہِ متوجہ فرار حضرت سید نور محمد  
 و ہدایتی بہر حضرت مرزا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہا شدم و تہی آنجا استراحت کردہ آخر شب  
 بعد نمازِ پنجگاہ بر فرارِ ایشان حاضر گردیدم و تہیتہ و سلام و آداب ادا نمودم۔ ایشان من  
 روی مبارک خویش گردانیدند سہ بار بچپان شد۔ آخر عرض نمودم کہ چہ تصور شد۔ فرمودند کہ شما  
 بجهتِ زیارت من نیامدید بجز اسب کہ صابر و دیدہ عرض نمودم کہ سید صاحب ہم مریدِ جنابانہ و معرفت  
 و نصیحتِ بیشمار کردم۔ آخر قبول فرمودند و لطفِ ہاے را انداز سائقِ مبدول داشتند۔ انتہی لفظ  
 ناخرین با تمکین حکایتِ مُصرحہ بالا کو لہجور و بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین۔ یہ حضرات موصوفینِ کبری

کہ مولوی صاحب آپ کو کیا ضرور حیا ان امور خلاف شرع ہووین وہاں آپ نے ریت لجاوین۔ یہ کلام  
 سنتے ہی حضرت مولانا ممدوح کا جہر و مہارک بوجہ غریب و غصہ کے سرخ ہو گیا اور او کی طرف  
 پھر کر فرمایا کہ میرے اعمال کا حساب سے نہ لیا جاوے گا اور بعد فرو ہونے غصہ کے ارشاد فرمایا  
 کہ ہندوستان میں تین حضرات ایسی گزرے ہیں کہ اذن کا فیض جس طرح جس جہان جاری تھا  
 ویسا ہی بعد مابہی جاری ہے اور تاقیام نبیاست جاری رہے گا۔ اول حضرت خواجہ معین الدین  
 چشتی قدس اللہ سرہ العزیز۔ دوم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نور اللہ مضجہ۔  
 سوم حضرت شاہ عبدالحق ردو لوی نور اللہ مرقدہ۔ اور اس قدم شریف کا فیض ان تینوں  
 حضرات سے زیادہ ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ انتہی۔ فقط

### بہشت کا مولوی محمد انوار الحق صاحب غنا فرمائی تہی

مولوی حافظ سید اکبر علی صاحب بخاری مغفور اولاد حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری قدس سرہ  
 سترہ ہمشیر راہ مفتی محمد اکرام الدین خان دہلوی میرو نے بیان کیا کہ میں مع دوست  
 ہمارے ایک بار ہون تاریخ ماہ ربیع الاول کے درگاہ شریف میں حاضر ہونے کو جاتے تھے دروازہ  
 درگاہ شریف پر کثرت واردحام خلافت کے علاوہ ملاری فقراء بھی چند تن کھڑے ہوئے جیسا  
 اولن کا معمول ہے وصال کر رہے تھے کہ وہ ہجوم اور اذن فقراء کے گودنے اور وصال کرنے سے  
 اور بھی مجال آمد و رفت تنگ تھی۔ بمشکل چار چار اوگل قدم بڑھا کے جاتے تھے۔ اوس وقت  
 میں نے اپنے ہمارے ہون سے کہا کہ یہ کیا حرکت ناموزون کو دیکھی ان فقراء نے درگاہ شریف کے  
 دروازے پر اختیار کی ہے۔ نہ یہ رسم شرعی ہے نہ معمول طاعتی۔ بیفائدہ کوئی ہے اور یہی  
 زیادہ ماہ آمد و رفت کو مبراہم ہو رہے ہیں جب اور آگے بڑھا اور فریب فقرائے پہونچا اور ان

ہاں کسی جگہ خاص کی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس خاک پاک پر شریف فرما ہو  
ہوں و با کوئی اور و تعظیم و مان کر لئے پائی جاتی ہو بلکہ مطلق خاک میں طیبہ کو ردی  
اور بکری کہنے والیکے لئے تیسریں درجے مانیکا حکم فرماتے ہیں۔ حضرت قاضی عیاض کتاب

شفا فصل دس اعظامہ و اکبارہ میں افادہ فرمائی ہیں و حدائق مالک فہم خال تریہ اللہ

مرتبہ بقرہ بلاش درجہ و امر مجتہد۔ انتہی۔ خلاصہ ترجمہ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ  
نے فتویٰ دیا ہے جو شخص مدینہ مطہرہ کی خاک پاک کو ردی دیکھ کر کہے او کو تیس درجے مارو او

قید کرو۔ محض خاک پاک کو ردی کہنے کی یہ ہرگز ہے۔ اسی جگہ کہ جہاں حضور کا اصلی تبرک  
نفس دم شریف کہ جس کی نصیح و تنقیح عن الکدائم سلم ہو چکی ہو اس مقام مبارک کو تپہ گڑھ

کہنا و بدہ و دانستہ حق پوشی و ناحق کوشی کر کے خلق خدا مقرر فضل حضرت سرور عالم و سید  
انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ راست سے منحرف کرنا گویا اپنے آپ کو وبال بے درمان بن مبنیلا

کرنا ہے اور مصداق حسرات دنیا و آخرت کا ہونا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ  
علیہ وسلم کے طفیل سے توفیق رفیق نصیب کرے اور بزرگان اہل العزم و ائمہ دین متین کی اتباع

و اقتدار عطا فرماوے و ما علمنا الا بالبرحۃ المسد واللہ یعدی من لیشاء الی اہل طہ مستقیم

و آخر کلامنا و ختم مرادنا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سبب

الا بیاء و سببنا محمد و آلہ و اصحابہ و صل متبہ و اتباعہ اجمعین برحمۃ الہم الرحیم

آمین آمین آمین۔ فقط

ترجمہ نقلہ۔ محترمہ المکتبۃ لیشاء برکات الخ کوفی عبد بنی علیہ

تخریر تاریخ بہست دوم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ

دی رتبہ متبع شریعت و طریقت تھے۔ ان حضرات نے باوجود موجود ہونے خواہش و قیام کے  
 مقام مقدس کی حاضری وقت سہوہ کو موقوف و ترک نہیں کیا اور اپنے شاگرد رشید  
 مولوی محمد فضل حق صاحب جیسے عالم کو کین الفاظ واجب الاتعاظ سے تنبیہ فرمائی گویا اس  
 قدم مبارک کی صحت و اصلیت کا اس قدر رولوق تھا کہ وقت خاص، حصول غرض و برکات  
 کی ایسی توقع بلکہ یقین حاصل تھا کہ اگر کسی وقت ہر مزید برآں دستور نہوا۔ اور حضرت  
 شاہ احمد سعید قدس سترہ کی حکایت فیض آیت تو بہت ہی عبرت خیز ہے کہ اولیٰ کالین  
 کو بحال زائرین علی انھیں بحال اہل بصیرت اس قدر وقوف ہوتا ہے کہ بادلے تغیریت  
 کیسے ناخوش ہوئے کہ شاہ صاحب کو معذرت کرنی پڑی اور پھر بعد از معذرت و غفرت  
 کے ایسا الطاف و کرم مبذول فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود اس کے مقررین حق  
 سے نزدکان راہبش بود جیرانی اس تنبیہ میں گویا طالبان صداقت کو ترغیب فرمائی کہ  
 حاضرین با خلوص قیام و مشغلہ کی جانب متوجہ نہوں اور ماہر المتصود کی طرف سرگرم  
 رہیں سبحان اللہ و بھک نعم الطالب و نعم المطلوب فی الواقع عاشقان حضرت رسول اکرم  
 عجلان اولیا و کرام ایسے ہی نچتہ و قوی خیال ہوتے ہیں کہ ان کے لئے فوجت و قیام  
 سترہ واجب و مانع نہیں ہو سکتی۔ یقین کامل ہے کہ اگر متبعین اقدام اسی اتباع و خلوص  
 سے ان کو افعال حسنہ کی اقتدار کریں گے تو ضرور فائز المرام و کامیاب ہوں گے۔ رزقنا اللہ انہام  
 و لقاہم علنا برکاتہم و النواہم۔ آدم بر سر سخن بالجملہ مقام موصوف و منقوت کو  
 بہتر گذرہ اور حاضرین با عقیدت کو سنگ پرست کہنا سوائے نفسانیت و تعصب کے اور کوئی  
 امر نہیں۔ دیکھو ائمہ دین متین کے آداب و عظمت کو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے  
 مدینہ منورہ کی خاک پاک کی بے ادبی کر نیوالے کو درے مار چکا حکم فرمایا ہے۔ وہ خاک



مقتضیان آثار سلف صالحین اور ثقت بیان اکابرین کو نوید نازہ ہے اور بشارت امدادہ  
 کہ سید رسالہ شریفہ و عجائبات منیفہ متضمن بیان ثبوت صدور معجزہ نقش قدم و ظهور اثر صالح  
 مبارک حضرت رسول اکرم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع دیگر آثار مقبرہ اور با محصور  
 تحقیق و توثیق آستانہ قدم شریف واقع دہلی اور شتملہ و جوب تعظیم و تکریم و آداب زیارت  
 بطریق حضرت علماء و عظامہ است رحمتہ اللعالمین جمعین نورافرا سے بصارت اہل یقین ہوا  
 الحمد للہ تعالیٰ کہ جناب مولف رسالہ جامع الاوصاف و المناقب صاحب الفضائل و المواعظ  
 غنیۃ الکملہ و عمیق العرفان سند الاصفیاء سید الانبیاء زین العلماء و الکرام اسوۃ الفضلاء و الاعظام  
 الخیر القمقام و البحر الطمطم بقیۃ السلف تجتہ الخلف العالم الوال الکامل الفضل حضرت مولانا  
 و سیدنا المولوی شاہ محمد سرسراج الحق المعروف حافظ محمد محمد حسن دہلوی قادری سلمہ اللہ  
 تعالیٰ و الیہ اہم علی رؤس المستشرین و المستفیدین نے بحال سعی جمیل و کوشش مدینہ اس کی تالیف  
 میں سعی کامیابی حاصل فرمائی ہے کہ بعد مطالعہ اس صحیفہ شریفہ کے تصدیق و توثیق معجزہ نقش قدم  
 مبارک میں کوئی حالت انتظار اور سوکھ کا برکے کسی کو بحال انکار نہیں رہی۔ حق یہ ہے کہ جمع  
 و تالیف اس رسالہ نفیسہ کی بابت جامعیت و استیجاب لائق و قابل تحسین و تحفہ کی ایک است  
 ہے جس کا ظہور حضرت مولانا مولف کے دست و قلم سے ہوا

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید	دیگران ہم یکستہ اندیچہ سیجا میگرد
فللہ درہ و علی الدامہ جزاہ اللہ تعالیٰ عن المسلمین فی الدارین حسن الخیر و بحق الحق و اہل البیت	
۲ بین	
کتبہ العبد الفقیر الفانی محمد انور الحق الدہلوی القادری تاب اللہ علیہ و غفرلہ ولوالہ صبحۃ یوم است	
۲۲ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ	

## تفسير كتاب هذا

ازارشا وفضيل بنيا واکرم العلماء اعظم الفضلاء جناب مولانا محمد يعقوب صاحب  
خلف الصدق حضرت قدوة الکمال مولانا مولوی محمد کریم الدین صاحب دہلوی قدس سرہ

باسمہ سبحانہ اما بعد فانی تطرب فی هذه السعادة الساعية والحقالة المرافقة من بعد لها تذکرہ لطالبی  
سبیل السعادة و مصیر لمن يتبعی الا سعادته والسداد فيسرى لمن يطلب الصواب وطوبى لاولی

الادب واولی لمن لم یجد لها حللا وواحد علی من لم یجد منها سبیل ولا یجری الله هنا  
من لهما جلاء من مری من جعل سعده مشکوئاً - معہ العقر محمد لعقوب عفا الله عنه الذنوب

از حضرت اہم عال فاضل کامل فقیہ النیر عیدیم المثل محقق الاثنی مصنف  
تفسیر حقانی مولانا واستاذنا جناب مولوی محمد عبد الحق صاحب مذکرہ العالی

لسم الله الرحمن الرحیم - بحمدہ وصلی - اما بعد فانی تطرب فی هذه السعادة النافعة والمریة  
الساعية فوجد لها منی من یحبوا أهل التخصی واولی التذوق لله ذمیر المصنف حيث احبا

قما افاض والعجب کل العجب من فوه منظرون الانام والمعمران هم سكر بها واثروا من السی الكرم  
صلی الله علیه وسلم علی لا حجاب السبب بسبب من كلامه لا حجاب الا شجار واما ثوب العلم الشرف

علی الجلالی هو فی الذی یزار ولسببک به لبس معی علی حال الحقین كما اثبتہ المصنف المعفی  
لطرب اس حذاء الله حذاء من مری من جعل سعده مشکوئاً - الی محمد عبد الحق - حامدی الاحدی

از جناب طایف قبول رب الباق بقب ام اولی الالباب منظر فیض طلق حضرت  
مولوی محمد انوار الحق صاحب دام مجده انا واولاد امجا و حضرت اسوة المحققین  
زبدة الموقنین مولانا محمد عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ واقض علینا فیضاً

لسم الله الرحمن الرحیم - حامداً و مصلياً و مسلماً وافی الشیء بالحق - لسم سرى طایف معری

## نایاب تفسیر موضح القرآن بزبان اردو

تفسیر بے نظیر تصنیف فاضل اجل عالم باعمل زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلف مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلی ہر ایک عالم و جاہل اس سے فیضیاب ہے فی الحقیقت ہدایت خلافت کے واسطے لاجواب زبان الہی شستہ اور عام فہم ہے کہ عورتیں اور بچے بھی بخوبی مطلب سمجھ سکتے ہیں تفسیر آج تک ہندوستان میں نہیں چھپی قیمت کامل تفسیر ہفت منازل پنج علاوہ محصول

## امداد اللہ العظیم فی میلاد النبی الکریم

خدا را ستظار محمد بنیست محمد حامد محمد خدا بس محمد پریم براہ شانیست خدا ملح شان اس نایاب مولود شریف امداد اللہ العظیم نے میلاد النبی الکریم بگانہ آفاق کی طرز نرالی ہے۔ حبیب خدا کی کہانی ہے۔ عاشقان رسول کیلئے کلمہ کام الی سے فرشتوں کی یہی ورد زبان سے ہے کہ تقابروں میں تفسیر لکھے ہے اور مولودوں میں بھی مولود خدا اعلیٰ ہے بیان بیباک اور پرستی ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے گویا عر کے طرز کار و زبان میں نقشہ لایا ہے لائق دید مولود ہے قیمت فی جلد ۷ علاوہ محصول

## مجموعہ فردوس آسیہ

علم الرفیق فی مناقب الصلیق۔ روضۃ الاحباب فی مناقب عمر بن الخطاب۔ فقرۃ العبد فی مناقب فردوس النورین۔ ذکر الماربان فی مناقب اسد اللہ الغالب۔ مصلح المذہب فی مناقب اہل بیت۔ مرجع البحرین فی ذکر شہادۃ الحنین۔ غرضکہ عاشقان رسول کریم کے لئے یہ ایک گنجینہ فیض ہے۔ از تصنیفات و خط و خوش تفسیر مولوی محمد عبدالباق صاحب مرحوم مغفور مولوی قیمت فی جلد ۱۰ علاوہ محصول

قطعة تاریخ طبع

ابو یحییٰ زویجہدان عاصی بن محمد حسن عفی عنہ متقیم شہر کاتب الہ ہذا  
و مرید حضرت مرشدنا و مولانا جتہ مولوی حافظ محمد حبیب الملقب بشہرا الحج الخ

قادری دہلوی ادام اللہ فیوضہم

قبلہ و کبیر دین شاہ سراج الحق نے  
اسد پاک کے ہے نقشِ قدم کا اثبت  
سب بیانات ملل میں تو سنا دہوی  
غریبان اس کی بیان کیا ہوں قلم ہے قلم  
کیا ہی نایاب رسالہ یہ کیا ہے تالیف  
کیون نہ مقبولِ خلائق ہو تصنیف لطیف  
کُل روایات صحیحہ میں ہیں کوئی ضعیف  
اس کے اوصاف میں ہے گنگنا تخیلیت

لکھیے اب بے سرو سواں یہ محسن تاریخ  
ہے نقیشتیں دم پاک نبی کی توصیف

۱۹ ہجری ۱۳۰۷

کتبہ محمد حسن عفی عنہ متقیم شہر کاتب



# اعلان

ناظرین! اشائقین کو مژدہ ہو کہ درنہو لا کتاب تطایب الجوائب رسالہ فیض صاحب  
بانتاتِ صحت و صلیت م شریف شہر دہلی واقعہ کوئلہ فیروز شاہ بدلتن لائل قلعہ

ج صاحب من تصنیف انیف حضرت مولانا و مقتدانا و ہادیانا الی صراط مستقیم  
اعنی حافظ شاہ محمد صاحب الملقب ہ سراج الحق قادری دہلوی امت مسلمہ  
و افاضتہ لامعۃ ابن حضرت سید بقیۃ الخلف سلطان ابو عظیم شہید فی سبیل

جناب لانا حافظ و قاری کتاب لندہ محمد بن سید الدین صاحب شمس  
و سجادہ حسین حضرت قدوۃ العراز بدۃ الکبریٰ منہ گاہ احد حضرت لانا و مرشدنا حافظ

شاہ محمد عبدالغفری صاحب الملقب ہ مقبول احمد قادری لانا را اللہ برانہ - شہر دہلی -  
مطبع خادم الاسلام میں طبع ہو کر شائع ہوا - فی الواقع مستطاب و سلاست عبارت و صحت

و صدق حکایات و تحقیق حق و تصریح و توثیق موافق مذہب اہل حق بیرون سالحد  
و حج لامعہ حضرت مفتی ظاہر کے کمال رفعت ان لفظ

✕ فصل اللہ یوتیم من یشارف  
المستمر مجموعہ انقادری منضم  
خادم خاص خانہ دارال